e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 301 Sunday , August 02 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۰۱) لکھنؤ، بروز اتوار ۲-اگست ۲۰۲۶ء، مطابق ۱۸-صفر المظفر -۱۴۴۸ھ صفحات-۸

صدر مرمو نے اینٹی پیپر لیک ترمیمی بل کو منظوری دی

نئی دہلی: صدر دروپدی مرمو نے عوامی امتحانات (غیر منصفانہ طریقوں کی روک تھام) ترمیمی بل، 2026 کو منظوری دے دی ہے، جس میں ہر ریاست میں فاسٹ ٹریک عدالتوں کے قیام اور عوامی امتحانات کے پرچہ لیک ہونے کے معاملے میں ملزمان کے لیے سزا میں اضافہ کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ جمعہ کو جاری کردہ ایک گزٹ نوٹیفکیشن میں وزارت قانون نے ترمیمی بل پر صدر کی منظوری کا اعلان کیا۔ یہ بل، جو اینٹی پیپر لیک ایکٹ میں ترمیم کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس ہفتے کے شروع میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے منظور کیا گیا تھا۔ نیا قانون نافذ ہونے کے بعد پیپر لیک کیسز کی تحقیقات دو ماہ کے اندر مکمل کی جانی چاہئیں۔ قانون کے مطابق پیپر لیک ہونے یا امتحانات میں غیر منصفانہ طریقے استعمال کرنے کے مرتکب پائے جانے والوں کو کم از کم 5 سال اور زیادہ سے زیادہ 10 سال قید اور 50 لاکھ روپے تک کا جرمانہ ہو سکتا ہے۔

پریاگ راج میں آٹھ اگست کو طلباء سے بات چیت کریں گے راہل

لکھنؤ، یکم اگست (یو این آئی) کانگریس رہنما راہل گاندھی آٹھ اگست کو پریاگ راج کے پی گراؤنڈ میں منعقدہ چھاتر سنواد (طالب علم کے ساتھ بات چیت) پروگرام میں طلباء اور نوجوانوں سے گفتگو کریں گے۔ پروگرام میں تعلیمی نظام، مبینہ تعلیمی گھوٹالوں اور روزگار جیسے مسائل پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ کانگریس کے مطابق، اس پروگرام میں پوروانچل کے کئی اضلاع سے بڑی تعداد میں طلباء شرکت کریں گے۔ پارٹی کا دعویٰ ہے کہ چھاتر سنواد میں حصہ لینے کے لیے اب تک ڈیڑھ لاکھ سے زائد نوجوانوں نے رجسٹریشن کرایا ہے۔ پارٹی نے بتایا کہ پروگرام کی تیاریاں آخری مرحلے میں ہیں۔ اس کے جائزہ کے لیے اتر پردیش کانگریس کے انچارج راجندر پال گوتم اور پردیش کانگریس صدر اجے رائے اتوار کو پریاگ راج پہنچ کر انعقادی مقام اور تیاریوں کا جائزہ لیں گے۔ کانگریس تنظیم کی ٹیم چھاتروں کی گونج مہم کے تحت پروگرام کو کامیاب بنانے میں میں مصروف ہے۔

غیر شفاف کولیجیم سفارشات عدالتی تقرریوں کیلئے خطرہ

ججوں کی تقرری کی وجوہات عوام کو بتائی جائیں، کولیجیم کی مبہم سفارشات پر جسٹس بھویان کی سخت تنقید

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ کے جج جسٹس اُجّول بھویان نے ہفتہ کے روز کہا کہ ججوں کی تقرری کے لیے کولیجیم کی سفارشات میں وجوہات بیان نہ کرنا نہ صرف باصلاحیت ججوں کے ساتھ ناانصافی ہے بلکہ عوامی مفاد کے بھی خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ فیصلوں میں شفافیت کے فقدان کے باعث ایسے نااہل افراد عدلیہ کا حصہ بن جاتے ہیں جو بعد میں غیر آئینی اور آئین کی روح کے منافی بیانات دیتے ہیں۔ انہوں نے سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے ایسے افراد کے لیے عدلیہ میں جگہ بن جاتی ہے جو بعد میں غیر آئینی بیانات دیتے ہیں، مثلاً مختلف طبقوں کے لوگوں کا موازنہ 'چیونٹیوں' سے کرتے ہیں۔ ہفتہ کے روز ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جسٹس بھویان نے کہا، "میں نے دیکھا ہے کہ کولیجیم کی گزشتہ تین قراردادوں میں سفارشات کی کوئی وجہ بیان نہیں کی گئی۔ کیا یہ شفافیت کے اصول سے پیچھے ہٹنے کے مترادف نہیں؟

وہ قانونی تھنک ٹینک ودھی کی JALDI پہل کے تحت جاری کی گئی رپورٹ دی جوڈیشل ٹرانسپیرنسی انڈیکس: سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کی جانب سے معلومات کے انکشاف کا جائزہ کی رسم اجرا کے موقع پر منعقدہ ایک پینل مباحثہ سے خطاب کر رہے تھے۔ جسٹس بھویان نے کہا کہ وجوہات بیان نہ کر کے کولیجیم دراصل ان ججوں کے ساتھ ناانصافی کرتی ہے جنہوں نے بہترین خدمات انجام دی ہیں۔ اس کے برعکس، وجوہات کو خفیہ رکھنے سے ایسے افراد کے لیے عدلیہ میں جگہ بن جاتی ہے جو بعد میں لوگوں کے کسی طبقے کا موازنہ 'چیونٹیوں' سے کرتے

> سپریم کورٹ کے جج نے کولیجیم نظام میں شفافیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ فیصلوں میں شفافیت کے فقدان کے باعث ایسے نااہل افراد عدلیہ کا حصہ بن جاتے ہیں جو بعد میں غیر آئینی اور آئین کی روح کے منافی بیانات دیتے ہیں۔

ہیں یا ایسے بیانات دیتے ہیں جو مکمل طور پر غیر آئینی اور آئینی اقدار کے خلاف ہوتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں بچوں کو یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے جاندار کو بھی نقصان نہ پہنچائیں، حتیٰ کہ چیونٹیوں کو بھی نہ ماریں۔ لیکن اگر کسی معاشرے میں بچوں کو کم عمری سے ہی جانوروں کے ذبح یا قتل کے مناظر دکھائے جائیں تو ان سے برداشت اور ہمدردی کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے۔ جسٹس بھویان نے اپنی تقریر میں الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک سابق جج کے 2024 میں وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) کے ایک پروگرام میں دیے گئے متنازع بیان کا حوالہ بھی دیا، جس میں مبینہ طور پر مسلمانوں کے خلاف اشاروں میں تبصرہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ججوں کی تقرری مناسب بحث اور مضبوط وجوہات کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔

انہوں نے سوال کیا، "اگر ایسے فیصلوں پر معلومات پر مبنی عوامی بحث ہو تو اس میں نقصان کیا ہے؟ جسٹس بھویان نے سینئر وکیل سوربھ کرپال کو ہائی کورٹ کا جج مقرر کرنے کے لیے سپریم کورٹ کولیجیم کی سفارش کا بھی ذکر کیا، جسے مرکزی حکومت نے منظوری نہیں دی تھی، حالانکہ کولیجیم نے اپنی سفارش برقرار رکھی تھی۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کولیجیم کی جانب سے دی گئی وجوہات کافی مضبوط تھیں اور وہ ان دلائل سے اتفاق کرتے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ ججوں کی ترقی اور تبادلوں سے متعلق مشاورت خفیہ رکھی جاتی ہے، جبکہ کسی سفارش کو مسترد یا مؤخر کرنے کی وجوہات شاذ و نادر ہی ظاہر کی جاتی ہیں۔ ان کے مطابق ان فیصلوں کے لیے اختیار کیے جانے والے معیارات بھی کسی عوامی دستاویز میں واضح طور پر درج نہیں ہیں، سوائے اس محدود وضاحت کے جو میمورنڈم آف پروسیجر میں موجود ہے۔

جسٹس بھویان نے کہا کہ پہلے اگرچہ سفارشات کے ساتھ دی جانے والی وجوہات بعض اوقات رسمی یا نقل شدہ محسوس ہوتی تھیں، لیکن کم از کم کچھ نہ کچھ وجہ ضرور بیان کی جاتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے کولیجیم کی گزشتہ تین سفارشات میں کوئی وجہ درج نہیں دیکھی، جس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ شفافیت کے اصول سے پسپائی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں کو یہ جاننے کا حق حاصل ہے کہ عدالتوں میں کیا ہو رہا ہے اور ان کے جج کون ہیں۔ بعد ازاں جسٹس اُجّول بھویان نے وضاحت کی کہ کولیجیم نظام میں زیادہ شفافیت کی ضرورت سے متعلق ان کا بیان الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک جج کے متنازع تبصرے کے تناظر میں تھا، اور اس کا تعلق عدلیہ کے کسی دوسرے رکن سے نہیں تھا۔

کمرشل ایل پی جی سلنڈر دہلی میں 192 روپے سستا

نئی دہلی، (یو این آئی) تیل مارکیٹنگ کمپنیوں نے ہفتے کے روز سے 19 کلوگرام والے تجارتی رسوئی گیس (ایل پی جی) سلنڈر کی قیمتوں میں کمی کر دی ہے۔ ملک کی سب سے بڑی تیل مارکیٹنگ کمپنی انڈین آئل کارپوریشن سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق، دہلی میں سے تجارتی ایل پی جی سلنڈر 2,930 روپے کے بجائے 2,738 روپے میں ملے گا۔ اس طرح اس میں 192 روپے کی کمی کی گئی ہے۔ جبکہ، 14 کلوگرام والے گھریلو ایل پی جی سلنڈر کی قیمت 942 روپے پر مستحکم ہے۔ بین الاقوامی مارکیٹ میں قیمتوں میں کمی کے بعد سرکاری تیل مارکیٹنگ کمپنیوں نے تجارتی صارفین کے لیے جولائی میں بھی رسوئی گیس کی قیمتیں گھٹائی تھیں۔ اس وقت دہلی میں قیمت 183.50 روپے کم کی گئی تھی۔ ملک کے مختلف شہروں میں تجارتی سلنڈر کی قیمت اور کمی مختلف ہے۔ یہ کمپنیوں کی لاگت اور دیگر مقامی عوامل کے حساب سے طے ہوتی ہے۔ کولکتہ میں آج سے 19 کلوگرام والا تجارتی سلنڈر 2,872.50 روپے کا ہو گیا ہے۔ اس کی قیمت میں 209 روپے کی کمی ہوئی ہے۔ ممبئی میں قیمت 194 روپے اور چنئی میں 200 روپے کم کی گئی ہے۔ دونوں میٹرو شہروں میں نئی قیمت بالترتیب 2,691.50 روپے اور 2,906 روپے ہے۔ گھریلو استعمال والے 14 کلوگرام کے ایل پی جی سلنڈر کی قیمت ممبئی میں 941.50 روپے، کولکاتہ میں 968 روپے اور چنئی میں 957.50 روپے پر مستحکم ہے۔

وشاکھاپٹنم کو ایشیا کا معاشی مرکز بنانے کیلئے مرکز پُرعزم

پی ایم مودی نے آندھرا پردیش میں 17,900 کروڑ روپے کے ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح کیا

وجیانگرم، (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز آندھرا پردیش میں 900,17 کروڑ روپے سے زائد مالیت کے متعدد ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح، سنگ بنیاد اور قوم کے نام وقف کیا۔ انہوں نے ان منصوبوں کو ریاست کے بنیادی ڈھانچے، رابطہ نظام اور صنعتی ترقی کو نئی رفتار دینے کی سمت میں ایک اہم قدم قرار دیا۔ وزیر اعظم نے بھوگاپورم میں اللوری سیتا راما راجو (اے ایس آر) ہوائی اڈے کا افتتاح کرتے ہوئے اسے علاقائی ترقی کا رن وے" اور نوجوانوں کے روشن اور خوشحال مستقبل کی لانچنگ پیڈ قرار دیا۔

بھوگاپورم میں منعقدہ عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے، جس میں آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این۔ چندرابابو نائیڈو، نائب وزیر اعلیٰ کے۔ پون کلیان اور مرکزی وزیر برائے شہری ہوابازی کے۔ رام موہن نائیڈو بھی موجود تھے، مودی نے کہا کہ ہوائی اڈوں، سڑکوں، ریلوے اور توانائی سے متعلق یہ منصوبے آندھرا پردیش کو ایک اہم معاشی مرکز میں تبدیل کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ "آج چھوٹے شہروں کے لوگ بھی آسانی سے ہوائی سفر کر رہے ہیں، جبکہ ماضی میں فضائی سفر صرف بڑے شہروں تک محدود تھا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ مرکزی حکومت کی اُڑان (UDAN) اسکیم نے علاقائی فضائی رابطے کو وسعت دی ہے، جس سے معاشی طور پر کمزور طبقے کے لوگوں کے لیے بھی ہوائی سفر ممکن ہوا ہے۔ انہوں نے اسکیم کے دوسرے مرحلے کا بھی ذکر کیا، جس کے لیے 29 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی جا رہی ہے۔ مودی نے کہا کہ مرکز آندھرا پردیش کے پورے ساحلی علاقے کو کوسٹل اکنامک کوریڈور کے طور پر ترقی دے کر ملک کی بلیو اکانومی کو مضبوط بنانے کے لیے کام کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وشاکھاپٹنم اور کرشنا پٹنم جیسے تاریخی بندرگاہوں کو جدید بنایا جا رہا ہے، جبکہ ملاپیٹا اور رامایاپٹنم میں نئی بندرگاہیں بھی تعمیر کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا اسٹریٹجک وژن اس پورے خطے کو ایک ترقی یافتہ ساحلی اقتصادی راہداری کے طور پر فروغ دینا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ وشاکھاپٹنم-رائے پور ایکسپریس وے سمیت شاہراہوں اور ایکسپریس ویز کا جال بچھایا جا رہا ہے تاکہ بہتر رابطہ اور صنعتی ترقی کو فروغ دیا جا سکے۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست میں تقریباً ایک لاکھ کروڑ روپے مالیت کے ریلوے منصوبوں پر کام جاری ہے، جن میں مکمل ریلوے برقی کاری اور 70 سے زائد ریلوے اسٹیشنوں کی جدید کاری شامل ہے۔ پی ایم گتی شکتی نیشنل ماسٹر پلان کا ذکر کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ سڑک، ریل، بندرگاہ اور ہوائی اڈوں کے بنیادی ڈھانچے کو ایک دوسرے سے جوڑنے سے نقل و حمل کے اخراجات کم ہوں گے، صنعتوں کو بہتر رابطہ ملے گا، کسانوں کو فائدہ پہنچے گا اور کاروبار کرنا مزید آسان ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ "جب یہ جدید لاجسٹک نیٹ ورک مکمل طور پر تیار ہو جائے گا تو صنعتوں کو بہتر رابطہ حاصل ہوگا، کسانوں کو بڑا فائدہ پہنچے گا اور کاروباری ماحول مزید بہتر ہوگا۔ ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز پر زور دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ آندھرا پردیش اپنی مضبوط آئی ٹی صنعت کے ساتھ ساتھ مستقبل کی مینوفیکچرنگ کا بھی ایک بڑا مرکز بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

> وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز میسورو میں شری رام کرشن آشرم میں قائم سوامی وویکانند ثقافتی یوتھ سینٹر (وویکا اسمارک) کا افتتاح کیا۔ وزیر اعظم میسور یونیورسٹی اوول گراؤنڈ کے ہیلی پیڈ سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے آشرم پہنچے، جہاں کرناٹک کے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار اور گورنر تھاور چند گہلوت نے ان کا استقبال کیا۔

اتراکھنڈ: مسوری میں مزار پر چلا بلڈوزر، حالات کشیدہ

دہرادون (ایجنسی) اتراکھنڈ میں مذہبی ڈھانچوں اور تجاوزات کے خلاف مہم زور و شور سے جاری ہے۔ اس مہم کے تحت آج مسوری کے لکشمن پوری علاقہ میں انتظامیہ نے قدیم مزار کو بلڈوزر سے منہدم کر دیا۔ کچھ میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ انتظامیہ اور مسوری-دہرادون ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ڈی ڈی اے) کی مشترکہ ٹیم نے قدیم قبرستان احاطہ میں تیار مبینہ طور پر ناجائز نماز والی جگہ پر بلڈوزر چلایا ہے۔ اس کارروائی کے بعد علاقے میں کشیدگی والے حالات بن گئے اور احتجاجی مظاہروں کے سبب مسوری-دہرادون شاہراہ پر کچھ وقت کے لیے ٹریفک جام لگ گیا۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق مقامی انتظامیہ کی ٹیم بلڈوزر کارروائی کے لیے کثیر پولیس فورس کے ساتھ لکشمن پوری میں اس جگہ پہنچی جہاں تقریباً 200 سال قدیم قبرستان احاطہ میں مزار موجود تھا۔ افسران کا کہنا ہے کہ قبرستان احاطہ میں بنا یہ ڈھانچہ تجاوزات کے زمرہ میں آتا تھا، جس کی وجہ سے اصولاً اسے ہٹانے کی کارروائی کی گئی۔ انہدامی کارروائی کے دوران کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے، اس کے لیے بڑی تعداد میں پولیس فورس اور انتظامیہ کے افسران کی تعیناتی کی گئی تھی۔ اس بلڈوزر کارروائی کے بعد مقامی مسلم طبقہ کے لوگ احتجاج میں سڑک پر اتر آئے۔ مظاہرین نے مسوری-دہرادون شاہراہ پر جام لگا کر انتظامیہ اور حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔ ان کا کہنا تھا کہ جس ڈھانچہ کو ہٹایا گیا ہے، وہ مسجد یا مزار نہیں تھی بلکہ قبرستان میں آخری رسومات سے پہلے جنازہ کی نماز ادا کرنے کے لیے بنایا گیا ٹین شیڈ تھا۔ مظاہرین کا دعویٰ ہے کہ یہ جگہ تقریباً 200 سالوں سے مذہبی امور کے لیے استعمال میں رہا ہے۔ ایک طرف افسران اسے اصولاً تجاوزات ہٹانے کی کارروائی بتا رہے ہیں، تو دوسری طرف مظاہرین انصاف کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس معاملہ میں مسلم طبقہ کے احتجاج کی وجہ سے شاہراہ پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں اور ٹریفک کچھ وقت کے لیے رخنہ انداز ہوا۔ ٹریفک جام کی خبر ملنے کے بعد انتظامیہ کے سینئر افسران اور پولیس کے اعلیٰ افسران جائے وقوع پر پہنچے۔ انھوں نے مظاہرین سے بات چیت کر انھیں خاموش کرایا، جس کے بعد ٹریفک جام ختم ہو سکا۔ اس واقعہ کے بعد پورے علاقے میں سیکورٹی انتظامات سخت کر دیے گئے ہیں۔ افسران کا کہنا ہے کہ فی الحال حالات قابو میں ہے اور کسی بھی طرح کی افواہ پر توجہ نہ دینے کی اپیل کی گئی ہے۔

حد بندی بی جے پی کی سازش | تمل ناڈو میں اس کی حمایت کرنے والے دھوکہ کر رہے: راہل گاندھی

> راہل گاندھی نے کہا، جو بھی آر ایس ایس-بی جے پی کی حمایت کر رہا ہے، وہ شخص اکیسویں صدی کا 'ایٹاپن' ہے۔ کسی بھی تمل شخص کو حد بندی کی حمایت نہیں کرنی چاہیے

چنئی، (یو این آئی) لوک سبھا میں قائد حزبِ اختلاف اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے مجوزہ حد بندی کے عمل کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی سازش قرار دیتے ہوئے کہا کہ تمل ناڈو میں اس کی حمایت کرنے والے لوگ "اکیسویں صدی کے ایٹاپن ہیں۔ راہل گاندھی نے مہابلی پورم میں ضلعی کانگریس کمیٹی (ڈی سی سی) کے صدور کے 10 روزہ تربیتی پروگرام کی اختتامی تقریب میں شرکت اور نیٹ (NEET) امتحان کے باعث خودکشی کرنے والے طلبہ کے اہلِ خانہ سے ملاقات کے بعد چنئی روانہ ہونے سے قبل صحافیوں سے مختصر گفتگو کرتے ہوئے بی جے پی پر الزام لگایا کہ وہ حد بندی کے ذریعے تمل ناڈو کے مستقبل کو متاثر کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "یہ بی جے پی کی ایک سازش ہے، جس کا مقصد تمل ناڈو کے عوام کو سیاسی طور پر کمزور کرنا اور ان کے اختیارات چھین لینا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ تمل تاریخ میں "ایٹاپن" ایک ایسی شخصیت کے طور پر جانا جاتا ہے جو غداری کی علامت ہے۔ انہوں نے کسی کا نام لیے بغیر کہا کہ جو بھی حد بندی کی حمایت کرے گا، وہ تمل ناڈو سے غداری کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ مجوزہ حد بندی کی حمایت کرنے والا ہر شخص تمل ناڈو سے غداری کر رہا ہے اور وہ اکیسویں صدی کا ایٹاپن ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ حد بندی کی حمایت دراصل تمل عوام، ان کی زبان اور ریاست کے مستقبل سے غداری کے مترادف ہے۔ ان کے مطابق بی جے پی کا منصوبہ تمل ناڈو کی سیاسی طاقت اور آواز کو کمزور کرنے کی ایک منظم سازش ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ اپوزیشن جماعت ڈی ایم کے، جو تقریباً ایک دہائی تک کانگریس کی اتحادی رہی لیکن حالیہ اسمبلی انتخابات کے بعد کانگریس سے الگ ہو کر برسرِ اقتدار ٹی وی کے کے ساتھ چلی گئی، نے حد بندی کے معاملے پر اپنے پہلے کے سخت موقف میں نرمی دکھائی ہے۔ اطلاعات کے مطابق ڈی ایم کے نے مجوزہ حد بندی کی مکمل مخالفت کے بجائے اب "انتظار کرو اور دیکھو" کی پالیسی اختیار کی ہے اور کہا ہے کہ پارلیمنٹ میں بل پیش ہونے کے بعد اس کا متن دیکھ کر تمل ناڈو کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جائے گا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ تمل ناڈو کے مستقبل سے غداری کا مطلب بی جے پی اور آر ایس ایس کو ریاست کے عوام اور ان کے مستقبل پر حملہ کرنے کا موقع دینا ہے۔ انہوں نے کہا، "کوئی بھی تمل باشندہ حد بندی کی حمایت نہ کرے۔ ہر تمل شہری کو اس کی مخالفت کرنی چاہیے اور ہر سیاسی جماعت، حتیٰ کہ قومی جماعتوں کو بھی پارلیمنٹ میں اس تجویز کو ناکام بنانا چاہیے۔ اس سے قبل تربیتی پروگرام کے دوران تمام ڈی سی سی صدور کے اہلِ خانہ نے راہل گاندھی سے ملاقات کی، ان کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور اسے اپنی زندگی کا یادگار لمحہ قرار دیا۔

'دہشت گردوں کے خلاف سخت کارروائی ہو، انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے'

> کُلگام حملے پر ملکارجن کھڑگے، راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی کا سخت ردعمل

نئی دہلی۔ (ایجنسی) جموں و کشمیر کے کلگام میں دہشت گردانہ حملے کے دوران 2 مزدوروں کی موت پر کانگریس کے سرکردہ لیڈران ملکارجن کھڑگے، راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "جموں و کشمیر کے کلگام میں ہونے والا بزدلانہ دہشت گردانہ حملہ انتہائی قابل مذمت اور انسانیت کو شرمسار کرنے والا ہے۔ 2 بے قصور مزدوروں کی شناخت پوچھ کر ان کا بے رحمانہ قتل کرنا دہشت گردی کی وحشیانہ ذہنیت کی ایک گھناؤنی مثال ہے۔ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔" وہ مزید لکھتے ہیں کہ "سوگوار خاندانوں کے ساتھ میری گہری تعزیت اور ہمدردی ہے۔ قصورواروں کے خلاف فوری اور سخت کارروائی کو یقینی بناتے ہوئے انہیں قانون کے مطابق سخت سے سخت سزا دی جانی چاہیے۔" لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "جموں و کشمیر کے کلگام میں ہونے والے وحشیانہ دہشت گردانہ حملے میں ملک کے 2 مزدوروں کا قتل انتہائی افسوسناک ہے۔ میں سوگوار خاندانوں کے ساتھ گہری تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔" وہ مزید لکھتے ہیں کہ "دہشت گردوں کے اس بزدلانہ حملے کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے۔ دہشت گردی کے خلاف ملک ہمیشہ متحد ہے۔" کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "جموں و کشمیر کے کلگام میں ہونے والا بزدلانہ دہشت گردانہ حملہ انتہائی شرمناک اور قابل مذمت ہے۔ اینٹوں کے بھٹے پر کام کرنے والے 2 مزدوروں کی شناخت پوچھ کر انہیں قتل کرنا بے حد گھناؤنا اور انسانیت سوز عمل ہے۔

15 سالہ لڑکی نے پی ایم مودی سے معافی مانگی، ویڈیو وائرل

نئی دہلی: (ایجنسی) جنتر منتر پر وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے والی لڑکی نے معافی مانگتے ہوئے ایک ویڈیو جاری کی ہے۔ ویڈیو میں اس نے کہا، "میں صرف 15 سال کی ہوں۔ یہ میری پہلی اور آخری غلطی تھی۔ میں دوسروں کے بہکاوے میں آ گئی تھی۔ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو میں لڑکی ہاتھ جوڑ کر اپنے بیان پر معذرت کرتی نظر آ رہی ہے۔ اس نے کہا، میں اپنے دوستوں کے ساتھ کناٹ پلیس گھومنے گئی تھی۔ وہاں طلبہ کا احتجاج جاری تھا اور ارد گرد موجود کچھ لوگ وزیر اعظم کے خلاف قابلِ اعتراض نعرے لگا رہے تھے۔ میں بھی اسی ماحول اور ہجوم کے اثر میں آ گئی۔

دیپکے نے مقدمہ واپس لینے کا مطالبہ کیا

ادھر، وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کی رات انسٹاگرام پر ایک ریل شیئر کرتے ہوئے کہا، میں اپنے اور اپنی والدہ کے خلاف نازیبا زبان استعمال کرنے والے بچوں کو معاف کرنا چاہتا ہوں۔ بچپن میں غلطیاں ہو جاتی ہیں، لیکن انہیں سدھارنے کا بھی موقع ملنا چاہیے۔ یہ گمراہ بچے ہیں، انہیں صحیح راستہ دکھانے کی ضرورت ہے۔ لڑکی کی معافی کی ویڈیو سامنے آنے کے بعد کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی ابھیجیت دیپکے نے سوال کیا کہ اگر وزیر اعظم نے معاف کر دیا ہے تو کیا حکومت اس کے خلاف درج مقدمہ بھی واپس لے گی؟ لڑکی کے خلاف 30 جولائی کو نوئیڈا میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ یہ گزشتہ نو دنوں میں وزیر اعظم مودی کی جانب سے جاری کی گئی پانچویں ویڈیو ہے۔ رات 11 بجے جاری ہونے والی اس ویڈیو کو صرف 30 منٹ میں 13 لاکھ سے زائد افراد نے پسند کیا۔ دوسری جانب دہلی حکومت نے 27 جولائی کو اعلان کیا تھا کہ کاکروچ جنتا پارٹی کے مظاہرین کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ پولیس کے مطابق، نیٹ (UG) امتحان میں بے ضابطگیوں کے خلاف ہونے والے احتجاج کے سلسلے میں 29 جولائی کی شام 6 بجے تک مجموعی طور پر 13 ایف آئی آر درج کی جا چکی تھیں۔

> **مجھے عصمت دری کی دھمکیاں مل رہی ہیں**
>
> پولیس کی کارروائی اور ملنے والی دھمکیوں پر روتے ہوئے لڑکی نے کہا، "میرا موبائل نمبر کسی نے لیک کر دیا، مجھے مسلسل نامعلوم نمبروں سے کالیں آ رہی ہیں، مجھے کھلے عام عصمت دری کی دھمکیاں مل رہی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جہاں بھی میں دیکھوں گی وہ میری عصمت دری کریں گے اور مجھے نالے میں پھینک دیں گے۔ اس دوران، دہلی پولیس اور میرے رشتہ داروں کے گھر گھر جا رہے ہیں۔ مجھے اس طرح تلاش کر رہے ہیں جیسے میں نے کوئی سنگین جرم کیا ہو، میں اسے مزید برداشت نہیں کر سکتا۔

بی جے پی کا غرور ہی اس کی حکومت گرائے گا: اکھلیش

لکھنؤ، (یو این آئی) سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ بی جے پی رہنماؤں کا سب سے بڑا بحران یہ ہے کہ اگر وہ اب عوام کے سامنے 'ڈنڈوت' ہو کر معافی بھی مانگیں، تب بھی عوام انہیں معاف نہیں کریں گے، کیونکہ انہوں نے عوام سے کیے گئے وعدے کبھی پورے نہیں کیے۔ ہفتہ کو جاری کردہ ایک بیان میں مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی کے اتحادیوں نے نوآبادیاتی حکومت کے سامنے معافی مانگنے کا کام کیا تھا اور اس کے ساتھ وفاداری بھی نبھائی تھی، لیکن عوام کے لیے اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ دوسروں پر معافی مانگنے کا دباؤ بنانا اور لوگوں کے بیانات بدلوانا بی جے پی کی منفی سیاست کا پرانا اور غیر متعلقہ طریقہ ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسے افعال سے بی جے پی کے خلاف عوام کا غصہ اور ناراضگی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ایس پی سربراہ نے کہا کہ اگر عوام بی جے پی کے خلاف اپنے خیالات دل ہی میں رکھنے لگے تو بی جے پی اور اس کے "غیر رجسٹرڈ اتحادیوں" کے لیے سیاسی حالات مزید مشکل ہو جائیں گے۔

ایران پر شدید حملے کی تیاری میں ڈونالڈ ٹرمپ

ہم صرف جیتنا چاہتے ہیں، ایران پر بہت سخت حملے جاری رکھیں گے: ٹرمپ

واشنگٹن، یکم اگست (ایجنسی) امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ تھمتی نظر نہیں آرہی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے فوج کو ہدایت دی ہے کہ وہ اس ہفتے کے اختتام تک ایران پر ایک نیا حملہ کرے۔ یہ پیش رفت ٹرمپ کے ان بیانات کے بعد سامنے آئی ہے جن میں انہوں نے تہران کے ساتھ جاری سفارتی بات چیت کے بارے میں غیر یقینی کا اظہار کیا تھا۔ 'وال اسٹریٹ جرنل' میں جمعہ کو شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق انہوں نے اردن میں امریکی فوجی اڈے پر حملے کے بعد شدید فوجی جوابی کارروائی کی وارننگ دی تھی۔ ٹرمپ نے جمعہ کو میری لینڈ میں کیمپ ڈیوڈ پریسیڈنشیل ریٹریٹ میں کابینہ کے اجلاس کے دوران کہا کہ "ہم ان پر بہت زوردار حملہ کریں گے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "ایک وقت ایسا آئے گا جب وہ کہیں گے کہ اب وہ اسے مزید برداشت نہیں کر سکتے۔" دوسری طرف سی بی ایس نے رپورٹ دی ہے کہ واشنگٹن ایران کے انرجی سنٹرز، جیسے کہ بجلی گھروں اور پٹرولیم ریفائنریوں پر ممکنہ حملوں پر غور کر رہا ہے۔ انسانی حقوق کی وکالت کرنے والی تنظیموں نے کہا ہے کہ عام شہریوں کے زیر استعمال سہولیات کو جان بوجھ کر نشانہ بنانا جنگی جرم ہوسکتا ہے۔ سی بی ایس کی رپورٹ کے بعد جمعہ کی دوپہر کو سیٹلمنٹ کے بعد کی ٹریڈنگ میں ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ (ڈبلوی ٹی آئی) خام تیل کی قیمتیں 86 ڈالر فی بیرل سے اوپر چلی گئیں۔ ان رپورٹوں پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے وائٹ ہاؤس کی پریس سکریٹری کیرولین لیوٹ نے کہا کہ "ایران کو تب تک قیمت چکانی پڑے گی جب تک وہ اس طریقے سے بات چیت کے لیے تیار نہیں ہو جاتا، جسے صدر ٹرمپ درست سمجھتے ہیں۔" ٹرمپ نے پہلے بھی کئی بار بڑے پیمانے پر فوجی کارروائی کی وارننگ دی ہے، مسلسل جنگ کے باعث امریکی فوجی ذخائر کافی کم ہو گئے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کے ایران پر مشترکہ فوجی حملوں کے بعد پورے علاقے میں بڑے پیمانے پر عدم استحکام پھیل گیا ہے۔ اس کے بعد تہران نے آبنائے ہرمز کو بند کر دیا ہے۔ اس وجہ سے خام تیل، قدرتی گیس اور کھاد کی اہم سمندری ترسیلات کو گزرنے میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

امریکی صدر نے ان خبروں کو بھی مسترد کر دیا جن میں ایران کو اب بھی مضبوط پوزیشن میں قرار دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کی صورتحال انتہائی خراب ہے، انہوں نے بے ایمانی سے کام لیا ہے اور ان کے ساتھ معاملات کرنا انتہائی غیر معتبر تجربہ رہا ہے۔ ٹرمپ نے ایران کے خلاف جاری جنگ کا موازنہ امریکا کی ویتنام اور افغانستان میں سابقہ جنگوں سے کرتے ہوئے کہا کہ امریکا صرف 5 ماہ سے اس تنازع میں شامل ہے اور اس عرصے کے دوران ایران کی عسکری صلاحیت کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ ایران کے ساتھ مذاکرات کے حوالے سے ٹرمپ نے کہا کہ مجھے اب ان پر اعتماد نہیں رہا کیونکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم مذاکرات کے عمل کے درمیان تھے، میں اسٹیو وٹکوف کی کال کا انتظار کر رہا تھا، لیکن اس کے بجائے مجھے پیٹ ہیگسیتھ کا فون آیا کہ ایران نے اردن میں ہمارے ایک اڈے پر 5 میزائل داغ دیے ہیں۔ ٹرمپ نے بتایا کہ ایران کے ساتھ مذاکرات میں میرے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف، مشیر جیرڈ کشنر، نائب صدر جے ڈی وینس اور وزیر خارجہ مارکو روبیو شامل ہیں، ہمارے بہترین لوگ مذاکرات کر رہے ہیں۔ خیال رہے کہ حالیہ ہفتوں کے دوران امریکہ نے ایران کے مختلف علاقوں میں متعدد حملے کیے ہیں۔ واشنگٹن کا کہنا ہے کہ یہ کارروائیاں آبنائے ہرمز میں تجارتی جہاز رانی پر ایرانی حملوں کے جواب میں کی گئیں۔ دوسری جانب تہران نے جواباً خلیجی ممالک میں موجود امریکی فوجی تنصیبات اور اڈوں کو نشانہ بنایا، جن میں اردن میں واقع ایک امریکی اڈہ بھی شامل ہے۔

امریکہ کے دفاعی ڈھال بننے والے ملک جنگ کی زد میں آسکتے ہیں: ایران

تہران، یکم اگست (یواین آئی) ایران کا خطے کے ممالک سے امریکہ کے ساتھ تعاون پر نظرثانی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ دفاعی ڈھال بننے والے ممالک جنگ کی زد میں آ سکتے ہیں۔ ایرانی میڈیا کے مطابق مرکزی فوجی کمان خاتم الانبیاء ہیڈ کوارٹرز کے کمانڈر میجر جنرل علی عبداللٰہی نے خطے کے ممالک کو سخت انتباہ جاری کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ وہ امریکہ کے ساتھ اپنے تعاون پر نظرثانی کریں۔ میجر جنرل علی عبداللٰہی کا کہنا ہے کہ امریکہ ایران کے خلاف اپنی کارروائیوں کے لیے خطے کے ممالک کے وسائل کو اپنی دفاعی ڈھال کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا ہے کہ جو بھی ملک امریکہ کی دفاعی ڈھال بنے گا، وہ جنگ کی آگ کی زد میں آسکتا ہے، کیونکہ امریکی اقدامات خطے کو ایک وسیع اور خطرناک جنگ کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ ہیڈ کوارٹرز میں جاری کردہ اپنے بیان میں انہوں نے مزید الزام عائد کیا کہ واشنگٹن مشرق وسطیٰ پر اپنا غیر قانونی کنٹرول بڑھانے کی اسٹریٹجی کے تحت تیزی سے ایک وسیع علاقائی جنگ کی راہ پر گامزن ہے۔

اربعین کا سب سے بڑا درس استقامت اور ثابت قدمی ہے: آیت اللہ سعیدی

تہران (ایجنسی) حوزہ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق قم المقدسہ کے امام جمعہ آیت اللہ سید محمد سعیدی نے کہا ہے کہ اربعین حسینی امتِ مسلمہ کے لیے استقامت، صبر اور ثابت قدمی کا عظیم درس ہے۔ امام حسین علیہ السلام نے اپنے قیام کے ذریعے یہ واضح کیا کہ حقیقی کامیابی ظاہری غلبے میں نہیں بلکہ الٰہی اہداف کی تکمیل اور باطل نظام کو کمزور کرنے میں ہے، یہی پیغام آج بھی مسلمانوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ نماز جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے آیت اللہ سعیدی نے کہا کہ اربعین کی روح تقویٰ، خدا کی راہ میں قیام، دشمن کے سامنے تسلیم نہ ہونا اور منافقین پر اعتماد نہ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام حسین علیہ السلام نے اپنے عمل سے یہ سبق دیا کہ اگر انسان صبر و استقامت کا دامن نہ چھوڑے تو بالآخر کامیابی اسی کا مقدر بنتی ہے۔ انہوں نے امام حسینؑ کے فرمان "الصبر اَبنی اَلکبر" اُم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہی تاب آوری کربلا کے پیغام کا بنیادی ستون ہے۔ انہوں نے کہا کہ محرم و صفر کے ایام میں مسلسل عزاداری اور اربعین کے موقع پر لاکھوں زائرین کی پیدل شرکت اس استقامت اور دینی وابستگی کا عملی مظہر ہے۔ آیت اللہ سعیدی نے قومی میڈیا کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ مشکل حالات اور حالیہ جنگی بحرانوں کے دوران میڈیا نے عوام کی آواز کو موثر انداز میں دنیا تک پہنچایا اور اپنے محاذ سے پیچھے نہیں ہٹا۔ انہوں نے لبنان کی مزاحمتی تحریک حزب اللہ کی جانب سے آیت اللہ سید مجتبیٰ خامنہ ای سے تجدیدِ بیعت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ رہبرِ انقلاب نے لبنان کے مجاہدین کی حمایت جاری رکھنے پر زور دیا ہے اور واضح کیا ہے کہ ظلم و جارحیت کے مقابلے میں مزاحمت ہی واحد موثر راستہ ہے۔ امام جمعہ قم نے امریکہ اور سعودی عرب کی جانب سے عراق میں حشد الشعبی کے مراکز پر حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ حشد الشعبی نے داعش کے خلاف فیصلہ کن کردار ادا کیا اور خطے کو دہشت گردی سے نجات دلانے میں اہم خدمات انجام دیں۔ انہوں نے عراقی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس عوامی قوت کی بھرپور حفاظت کرے اور بیرونی جارحیت کے خلاف موثر اقدامات کرے۔ انہوں نے آیت اللہ شیخ فضل اللہ نوری کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اسلامی شریعت کی بالادستی کے لیے آخری سانس تک جدوجہد کی اور اپنی جان قربان کر دی۔ آیت اللہ سعیدی نے بے حیائی اور بے حجابی کو مغربی ثقافتی یلغار قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایرانی عوام، بالخصوص مسلمان خواتین، اپنی دینی اور ثقافتی شناخت کے تحفظ کے لیے ہمیشہ ثابت قدم رہی ہیں اور آئندہ بھی اسلامی حجاب و عفت کے دفاع سے پیچھے نہیں ہٹیں گی۔ خطبۂ اول میں انہوں نے سورۂ فتح کی آیات کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم کے مطابق کامیابی کا معیار صرف فوری فوجی فتح نہیں بلکہ حق کی بقا، امن کے قیام، درست حکمتِ عملی اور الٰہی منصوبے کی تکمیل بھی حقیقی کامیابی کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ صلح حدیبیہ اس حقیقت کی روشن مثال ہے کہ بظاہر دشوار فیصلے بھی مستقبل میں اسلام کی عظیم فتوحات کا سبب بن سکتے ہیں۔

جاپان کے ہوکائیڈو ریجن میں زلزلہ، 8.5 شدت کا ریکارڈ

ٹوکیو، یکم اگست (یواین آئی) جاپان کے شمالی علاقوں آوموری اور ہوکائیڈو میں آج (ہفتے کے روز) 8.5 شدت کا زلزلہ ریکارڈ کیا گیا۔ جاپانی محکمۂ موسمیات کے مطابق زلزلے کا مرکز آوموری کے مشرقی ساحل کے قریب تھا۔ جاپان کے محکمۂ موسمیات نے بتایا ہے کہ اس زلزلے کی زیرِ زمین گہرائی 80 کلومیٹر ریکارڈ کی گئی ہے۔ زلزلے کی شدت آوموری اور ہوکائیڈو کے مختلف علاقوں میں 4 ریکارڈ کی گئی تاہم فوری طور پر کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

کولمبیا: وینزویلا کی سرحد کے قریب پولیس اسٹیشن کے باہر دھماکا

وینیز ویلا (ایجنسی) وینیز ویلا کی سرحد کے قریب واقع کولمبیا کے شہر کوکوتا میں ہفتے کے روز دھماکا خیز مواد سے بھرا ایک ٹرک پولیس اسٹیشن کے قریب دھماکے سے پھٹ گیا۔ یہ واقعہ نومنتخب صدر ابیلاردو دے لا ایسپرلیا کی حلف برداری سے صرف چھ روز قبل پیش آیا۔ اے ایف پی کے صحافیوں نے جائے وقوعہ کا مشاہدہ کرنے کے بعد یہ خبر جاری کی ہے۔ صحافیوں کے مطابق دھماکے کے بعد ٹرک آگ کی لپیٹ میں تھا، قریبی عمارتوں کے اگلے حصے کو نقصان پہنچا جبکہ پولیس، فوجی اہلکار اور مقامی شہری جائے وقوعہ پر جمع ہو گئے۔ حکام کے مطابق اس واقعے میں گیارہ افراد زخمی ہوئے ہیں۔ دائیں بازو سے تعلق رکھنے والے نومنتخب صدر ابیلارڈو دے لا ایسپرلیا سات اگست کو صدر کے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔ وہ ملک کی تاریخ کے پہلے بائیں بازو کے صدر گستاوو پیٹرو کی جگہ اقتدار سنبھالیں گے۔ روایتی طور پر کولمبیا میں صدارتی تقریب حلف برداری دارالحکومت بوگوٹا میں کانگریس کی عمارت میں منعقد ہوتی ہے، تاہم نومنتخب صدر کی درخواست پر اس بار تقریب کو ملک کے جنوب مغربی شہر کالی منتقل کر دیا گیا ہے، جو منشیات فروش گروہوں اور گوریلا تنظیموں کے درمیان جھڑپوں سے متاثرہ علاقہ ہے۔ کولمبیا کا حالیہ انتخابی عمل بھی سیاسی تشدد سے متاثر رہا۔

نوجوان کو وائرل ہونے کی خواہش مہنگی پڑ گئی، بھاری جرمانہ عائد

سنگاپور، یکم اگست (یواین آئی) سنگاپور میں سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کی خواہش ایک فرانسیسی نوجوان کو مہنگی پڑ گئی، جہاں صفائی کے سخت اصولوں کی خلاف ورزی کرنے پر اسے عدالت کی جانب سے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق سنگاپور میں صفائی کے قوانین انتہائی سخت ہیں اور اسی سلسلے میں ایک فرانسیسی نوجوان نے سنگین غفلت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جوس وینڈنگ مشین سے اسٹرا نکالا، اسے چاٹا اور واپس دوبارہ مشین میں رکھ دیا۔ نوجوان نے اپنی اس حرکت کی ویڈیو خود ہی سوشل میڈیا پر بھی اپ لوڈ کر دی، جو دیکھتے ہی دیکھتے وائرل ہوگئی۔ ویڈیو وائرل ہونے کے بعد سنگاپور کے متعلقہ حکام فوری طور پر حرکت میں آئے اور نوجوان کو قانون کے کٹہرے میں کھڑا کر دیا۔ عدالت نے نوجوان کی اس حرکت کو پبلک ہیلتھ اور صفائی کے بنیادی اصولوں کے شدید منافی قرار دیا۔ نوجوان نے عدالت میں اپنے جرم کا اعتراف کر لیا، جس پر عدالت نے اسے 465 امریکی ڈالر جرمانے کی سزا سنادی۔

غزہ سے انخلاء پر اسرائیل میں سیاسی ہلچل، نیتن یاہو شدید دباؤ کا شکار

غزہ: حماس کی غیر مسلح ہونے پر آمادگی کے چند گھنٹوں بعد ہی اسرائیلی حملے، 2 فلسطینی شہید

تل ابیب، یکم اگست (یواین آئی) غزہ میں حماس کی جانب سے ہتھیار ڈالنے پر آمادگی کے بعد سامنے آنے والے مجوزہ معاہدے نے اسرائیل میں سیاسی بحران پیدا کر دیا ہے۔ معاہدے میں اسرائیلی فوج کے غزہ سے انخلاء اور اقتدار مرحلہ وار ایک فلسطینی انتظامیہ کے حوالے کرنے کی شرط بھی شامل ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ اسرائیل اس معاہدے سے 'بہت خوش' ہے تاہم اسرائیلی حکومت نے تاحال باضابطہ موقف نہیں دیا۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق ایک سینئر اسرائیلی عہدیدار نے واضح کیا ہے کہ حماس کے 'حقیقی طور پر غیر مسلح' ہونے سے قبل اسرائیلی فوج اپنی موجودہ پوزیشنز سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اسرائیل میں کئی سیاست دان اور عوامی حلقے غزہ سے انخلاء کے سخت مخالف ہیں، اکتوبر 2023ء کے حملے کے بعد اسرائیلی معاشرے میں سخت گیر موقف مزید مضبوط ہوا ہے جبکہ مختلف سرویز کے مطابق بڑی تعداد میں اسرائیلی غزہ کے فلسطینیوں کے انخلاء کی حمایت کرتی ہے۔ انتہاپسند اسرائیلی وزیر برائے قومی سلامتی اِتمار بن گویر نے معاہدے کو 'ناقابل قبول' قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حماس کے خلاف کارروائیاں جاری رہنی چاہئیں اور غزہ سے فلسطینیوں کی ہجرت کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ دوسری جانب سابق فوجی سربراہ گاڈی آئزنکوٹ نے بھی معاہدے پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر حماس کی عسکری اور سیاسی طاقت مکمل طور پر ختم نہیں ہوتی تو جنگ کے مقاصد پورے نہیں ہوں گے۔ الجزیرہ کی رپورٹ میں شامل کیے گئے ماہرین کے تجزیے کے مطابق وزیرِ اعظم نیتن یاہو آئندہ انتخابات سے قبل مشکل سیاسی صورتِ حال سے دوچار ہیں، ان کے لیے ایک طرف اپنی دائیں بازو کی اتحادی جماعتوں کو مطمئن رکھنا ضروری ہے جبکہ دوسری جانب انہیں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو بھی ناراض نہیں کرنا ہوگا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ نیتن یاہو علامتی طور پر فوجی نقل و حرکت دکھا سکتے ہیں لیکن مکمل انخلاء کا امکان انتہائی کم ہے کیونکہ یہ ان کی سیاسی حکمتِ عملی، نظریاتی موقف اور انتخابی مفادات کے خلاف سمجھا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ادھر امریکی حکام نے بھی اشارہ دیا ہے کہ اگر اسرائیل معاہدے پر عمل درآمد نہ کرے تو صدر ڈونلڈ ٹرمپ سخت مایوسی کا اظہار کر سکتے ہیں جس سے دونوں ممالک کے تعلقات پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔ اسرائیلی امور کے ماہرین کے مطابق نیتن یاہو ماضی میں بھی ایسے دباؤ کو سیاسی طور پر سنبھالتے رہے ہیں تاہم موجودہ حالات میں ان کے لیے غزہ سے مکمل انخلاء پر آمادہ ہونا انتہائی مشکل دکھائی دیتا ہے بلکہ امکان یہی ہے کہ انتخابات سے قبل وہ مزید سخت موقف اختیار کریں۔

غزہ امن منصوبے کے تحت حماس کی غیر مسلح ہونے پر آمادگی کے چند گھنٹوں بعد ہی اسرائیلی فوج نے غزہ کے مختلف علاقوں پر فضائی حملے کئے، جس کے نتیجے میں 2 فلسطینی شہید ہو گئے۔ غیر ملکی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق وسطی غزہ کی صلاح الدین اسٹریٹ اور صابرہ محلے پر اسرائیلی حملوں میں 2 فلسطینی شہید ہو گئے۔ فلسطینی میڈیا کے مطابق دیر البلح میں الاقصیٰ اسپتال کے قریب ایک عمارت پر حملے سے بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔ رپورٹس کے مطابق بے گھر فلسطینیوں کے متعدد خیمے متاثر، خان یونس کے مشرقی علاقوں پر اسرائیلی توپ خانے سے گولہ باری، جبکہ شمالی غزہ میں رہائشی عمارت پر اسرائیلی فضائی حملے میں متعدد فلسطینی زخمی ہو گئے۔ دوسری جانب مقبوضہ مغربی کنارے میں بھی اسرائیلی فوج اور قابضین کے حملے جاری ہیں، فلسطینی خبر رساں ادارے کے مطابق المغیر گاؤں میں اسرائیلی آبادکاروں نے فائرنگ کر کے 10 سالہ فلسطینی بچے کو زخمی کر دیا، جبکہ نابلس کے قریب متعدد فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

سیوٹا مہاجر بحران: اٹلی کے بعد فرانس نے بھی اسپین کے ساتھ سرحدی نگرانی سخت کر دی

سیوٹا کے مقامی حکام کے مطابق حالیہ دنوں میں تقریباً 60000 تارکین وطن زمینی اور سمندری راستوں سے غیر قانونی طور پر سیوٹا میں داخل ہوئے ہیں

سیوٹا۔ (ایجنسی) فرانسیسی صدر امینوئل میکروں نے کہا ہے کہ مراکش کے شمال میں واقع ہسپانوی علاقے سیوٹا میں بڑی تعداد میں تارکین وطن کی آمد کے بعد فرانس نے اسپین کے ساتھ سرحدی کنٹرول بڑھا دیا ہے۔ فرانسیسی صدر امینوئل میکروں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ "سیوٹا میں شینگن علاقے کی طرح آزادانہ نقل و حرکت کی سہولت نہیں ہے۔ تاہم میں نے کل وزیر داخلہ سے کہا تھا کہ اگر ضرورت پڑی تو اسپین سے متصل ہماری سرحد پر کنٹرول مزید سخت کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے پولیس کی 4 موبائل یونٹس، ایک طیارہ اور ڈرونز تعینات کیے گئے ہیں۔" سیوٹا کے مقامی حکام کے مطابق حالیہ دنوں میں تقریباً 60000 تارکین وطن زمینی اور سمندری راستوں سے غیر قانونی طور پر سیوٹا میں داخل ہوئے ہیں۔ نیوز ایجنسی سنہوا نے ہسپانوی روزنامے 'ایل پائیس' کے حوالے سے بتایا کہ تیر کر اس علاقے میں پہنچنے کی کوشش کے دوران 57 تارکین وطن کی موت ہو گئی۔ ہسپانوی حکومت نے بتایا کہ جمعہ کی دوپہر تک تقریباً 48000 تارکین وطن مراکش واپس جانے کے لیے ہسپانوی علاقے کو چھوڑ چکے تھے۔ اس دوران اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی نے جمعہ کی شام کو کہا کہ روم اٹلی کی سرحدوں اور شہریوں کے تحفظ کے لیے غیر معمولی اقدامات اٹھانے کے لیے تیار ہے۔ وزیر اعظم میلونی کے اس فیصلے میں اسپین کے ساتھ شینگن ایریا کو معطل کرنا بھی شامل ہے۔ وزیر اعظم میلونی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک مشترکہ بیان میں زور دیتے ہوئے کہا کہ "سیوٹا سے آنے والی تصاویر حیران کن ہیں اور ایک بار پھر یہ دکھاتی ہیں کہ بغیر کنٹرول والی غیر قانونی امیگریشن یورپ کی سرحدوں کی سیکورٹی کے لیے ایک یقینی خطرہ ہے۔ میں نے وزیر داخلہ ماتیو پیانتیدوسی سے بات کی ہے۔ اٹلی خاموش کھڑا ہو کر نہیں دیکھے گا۔" وزیر اعظم میلونی نے مزید کہا کہ "ہم متعلقہ محکمے کو بلا رہے ہیں، اور ان اجلاسوں کے بعد ہم سرحد کے تحفظ اور شہریوں کی سیکورٹی کے لیے خاص اقدامات اٹھانے کے لیے تیار ہیں، جس میں اسپین کے ساتھ شینگن ایریا کو معطل کرنا بھی شامل ہے۔ غیر قانونی امیگریشن پر ہم ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ سرحدوں کی حفاظت کرنا، انسانی اسمگلنگ کو روکنا اور موثر طریقے سے لوگوں کو واپس بھیجنا اس حکومت کی بنیادی پالیسی رہے گی۔" اٹلی کے نائب وزیر اعظم انتونیو تاجانی نے بھی ایسی ہی اپیل کی۔ تاجانی نے اسپین حکومت کے 500000 سے زیادہ غیر قانونی تارکین وطن کو ہسپانوی اور یورپی شہریت دینے کے فیصلے کو بہت غلط بتایا اور اسپین کے لیے شینگن ایریا بند کرنے کی حمایت کی۔ انہوں نے ایکس پر لکھا کہ "میں اسپین کے لیے شینگن ایریا بند کرنے کے حق میں ہوں، اور مجھے وزیر پیانتیدوسی پر پورا بھروسہ ہے۔ غیر قانونی اور بے لگام امیگریشن قومی سلامتی کے لیے خطرہ ہے۔ سیوٹا سے آنے والی تصاویر یہ دکھاتی ہیں کہ میڈرڈ حکومت کا 500000 سے زیادہ غیر قانونی تارکین وطن کو ہسپانوی اور اس کے نتیجے میں یورپی شہریت دینے کا فیصلہ کتنا غلط ہے اور یہ انسانی اسمگلنگ کو فروغ دیتا ہے۔"

آبنائے ہرمز میں ایرانی خطرے کا مکمل خاتمہ امریکہ کیلئے ممکن نہیں: تجزیہ کار

ایران نے امریکہ اور اسرائیل کے اہم انفرااسٹرکچر پر حملوں سے خبردار کر دیا

ویانا، یکم اگست (یواین آئی) سلامتی اور دفاعی امور کے تجزیہ کار وولف گینگ پستائی نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز میں ایرانی خطرے کا مکمل خاتمہ امریکہ کے لیے ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے آسٹریا کے دارالحکومت ویانا میں عرب میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ امریکہ آبنائے ہرمز اور شمالی بحیرۂ عرب میں بحری جہازوں کو درپیش ایرانی خطرے کا مکمل خاتمہ کر سکے۔ سلامتی اور دفاعی امور کے تجزیہ کار نے کہا ہے کہ امریکہ زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتا ہے کہ ایران کی جانب سے جہازوں پر حملوں کے لیے استعمال کیے جانے والے وسائل اور تنصیبات کو نشانہ بنا کر ایسے حملوں کی تعداد محدود کر دے۔ وولف گینگ پستائی کے مطابق اس وقت امریکا کی حکمتِ عملی گرم اور سرد طرزِ عمل پر مبنی دکھائی دیتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب بھی ایران خطے میں بحری جہازوں کی جانب سے ضوابط کی خلاف ورزی پر انہیں نشانہ بناتا ہے، امریکہ بھرپور جوابی کارروائی کرتا ہے۔ یواین آئی۔ ع ا۔

ایران نے امریکہ اور اسرائیل کے اہم انفرااسٹرکچر پر حملوں سے خبردار کر دیا۔ ایرانی خبر ایجنسی تسنیم کے مطابق ایرانی فوج کے پاس صلاحیت بھی ہے اور ارادہ بھی، جامع منصوبہ تیار ہے۔ ایران کی خاتم الانبیا بریگیڈ کے اعلیٰ ترین کمانڈر میجر جنرل علی عبداللٰہی نے امریکہ اور اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ جارحیت کر کے بھاگنے کا دور ختم ہو چکا۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ غلط اندازے لگا کر کی جانے والی کسی بھی کارروائی کے نتائج بھگتنا پڑیں گے۔ خاتم الانبیا بریگیڈ کے کمانڈر کا کہنا ہے کہ امریکا اور اس کے کرائے کے سپاہیوں کو اندازہ ہو گیا ہے کہ ان کے فوجی سامان میں کفن شامل ہونا لازم و ملزوم ہے۔

چین کی فلپائن کے قریب متنازع اسکاربروشول کے اطراف جنگی مشقیں

بیجنگ، یکم اگست (یواین آئی) چینی افواج کے سدرن تھیٹر کمانڈ نے ہوانگ یان ڈاؤ اور اس کے گرد و نواح کے علاقائی پانیوں اور فضائی حدود میں مشترکہ بحری و فضائی تربیتی مشقیں کی ہیں۔ غیر ملکی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق چینی فوج نے جنوبی بحیرۂ چین میں واقع متنازع اسکاربروشول کے اطراف مشترکہ فضائی اور بحری جنگی مشقیں کی ہیں۔ پیپلز لبریشن آرمی کے سدرن تھیٹر کمانڈ نے ہفتے کے روز جاری بیان میں اس کی تصدیق کی۔ بیان کے مطابق یہ مشقیں اسکاربروشول کے فضائی اور سمندری حدود میں منعقد کی گئیں، جسے چین میں ہوانگ یان داؤ بھی کہا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ اسکاربروشول پر فلپائن بھی دعویٰ رکھتا ہے، جہاں اسے باجوڈی ماسلوک کہا جاتا ہے۔ چینی تھیٹر کمانڈ کے مطابق یہ مشقیں جنوبی بحیرۂ چین کی موجودہ صورتِ حال کے پیشِ نظر اور خطے کے بعض ممالک کی جانب سے ایسے اقدامات کے ردِعمل میں کی گئی ہیں جو علاقائی امن اور استحکام کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ان تربیتی مشقوں کا مقصد افواج کی حقیقی جنگی صلاحیتوں کو جانچنا اور بہتر بنانا ہے تاکہ چین کی علاقائی خودمختاری اور سمندری حقوق و مفادات کا تحفظ کیا جا سکے۔ چین نے ہفتے کے روز ہوانگ یان جزیرہ نیشنل نیچر ریزرو کے انتظام سے متعلق نئی پالیسی بھی جاری کی۔ سرکاری خبر رساں ادارے شنہوا کے مطابق یہ محفوظ علاقہ ستمبر 2025ء میں قائم کیا گیا تھا۔ نئی پالیسی کے تحت محفوظ علاقے میں بغیر اجازت ماہی گیری، کان کنی، مرجان یا دیوہیکل سیپ (جائنٹ کلیم) کے حصول سمیت ماحول کو نقصان پہنچانے والی دیگر سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

سری لنکن عدالت نے 2019 کے ایسٹر دھماکوں کے کیس کا فیصلہ سنا دیا

کولمبو، یکم اگست (یواین آئی) سری لنکا کی ایک عدالت نے سنہ 2019 کے ہولناک ایسٹر اتوار کے بم دھماکوں کے مقدمے کا طویل انتظار کے بعد فیصلہ سنا دیا ہے۔ سری لنکا کی عدالت نے انٹیلی جنس وارننگز کے باوجود حملے روکنے میں ناکامی اور مجرمانہ غفلت برتنے پر ملک کے سابق انسپکٹر جنرل آف پولیس پجیتھ جے سندرا اور سابق دفاعی سیکریٹری ہیماسری فرنینڈو کو سزائے موت سنادی ہے۔ یہ فیصلہ سپریم کورٹ کی جانب سے دی جانے والی ہدایات اور مقدمے کی دوبارہ سماعت کے بعد تین رکنی خصوصی ہائی کورٹ کے پینل نے اکثریتی فیصلے کی بنیاد پر سنایا گیا ہے۔ مقدمے کی سماعت کرنے والے تین ججوں میں سے دو ججوں (چیف جج پریا نتاج اور تھلاکارتنے بندارا) نے ملزمان کو مجرمانہ غفلت، فرائض سے غفلت برتنے اور قتل کے الزامات میں مجرم قرار دیا، جبکہ تیسرے جج نے اختلاف کرتے ہوئے انہیں بری کرنے کا حکم دیا۔ استغاثہ نے عدالت کو بتایا کہ سیکیورٹی اداروں اور اعلیٰ حکام کو ان حملوں سے قبل ملکی اور غیر ملکی انٹیلی جنس ایجنسیوں کی طرف سے واضح وارننگز موصول ہوئی تھیں کہ شدت پسند عناصر گرجا گھروں اور اہم سیاحتی ہوٹلوں کو نشانہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ عدالت میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ واقعے سے ایک روز قبل بھی اس حوالے سے اطلاع دی گئی تھی، تاہم ان اعلیٰ حکام نے اپنی پوزیشن اور ذمہ داری کے باوجود بروقت حفاظتی اقدامات نہیں کیے۔ عدالت نے ریمارکس دیے کہ دونوں افسران کی مجرمانہ غفلت اور وقت پر کارروائی نہ کرنے کی وجہ سے یہ المیہ پیش آیا۔ یاد رہے کہ 21 اپریل 2019 کو ایسٹر کے مقدس دن کے موقع پر سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو اور اس کے اطراف میں واقع تین گرجا گھروں اور تین نامور ہوٹلوں کو خودکش حملوں میں نشانہ بنایا گیا تھا۔ ان ہم آہنگ خودکش دھماکوں کے نتیجے میں 45 غیر ملکیوں سمیت 279 افراد لقمہ اجل بنے تھے جبکہ 500 سے زائد افراد شدید زخمی ہوئے تھے۔

حضرت عباسؑ کو وفا کا سمندر کہا جاتا ہے: مولانا نجف علی

حضرت زینبؑ نے بھائی امام حسینؑ کے مشن کو آگے بڑھایا: مولانا عظمیٰ حسین
انجمنوں کی شب بیداریاں اور مجالسِ عزا کا سلسلہ جاری

لکھنؤ: شہیدِ کربلا حضرت امام حسینؑ اور ان کے جاں نثار ساتھیوں کی یاد میں ہفتہ کے روز کربلا عظمت الدولہ، بہادر مہدی گنج میں مجلسِ عزا منعقد ہوئی، جس سے مولانا گلریز نقی نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ مجالس اور یہ ماتم اہلِ بیتؑ سے محبت کی نشانی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا: ''جس نے حسینؑ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے حسینؑ سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔'' انہوں نے بتایا کہ پیر کی مجلس کے بعد آگ پر ماتم کیا جائے گا اور شبیہوں کی زیارت کرائی جائے گی، جس کے بعد ماتمی انجمنیں نوحہ خوانی اور سینہ زنی کریں گی۔ اس پروگرام کا اہتمام کربلا کمیٹی نے کیا ہے۔

امام باڑہ اُمّ البنین، منصور نگر میں منعقدہ مجلس سے مولانا عظمیٰ حسین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ واقعۂ کربلا میں حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد ان کی ہمشیرہ حضرت زینبؑ نے امامؑ کے مشن کو آگے بڑھایا۔ حضرت زینبؑ نے اپنے دونوں فرزند حضرت امام حسینؑ پر قربان کر دیے اور جب دونوں کی لاشیں آئیں تو بارگاہِ الٰہی میں سجدۂ شکر ادا کیا۔ مجلس کے بعد انجمن گنجۂ مظلومیہ، صدرِ ماتم شاہِ انس و جاں، تصویرالعزا اور انجمن نورِ حسینی نے نوحہ خوانی کی۔

عزادار خانہ سید علی منظر رضوی، جانکی پورم ایکسٹینشن میں مجلسِ عزا کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا، جس سے مولانا سید نجف علی عابدی نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عباسؑ وفاداری، شجاعت اور انسانیت کی ایسی عظیم مثال تھے کہ انہیں وفا کا سمندر کہا جاتا ہے۔ میدانِ کربلا میں انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام حسینؑ کے ساتھ جس بے مثال محبت اور وفاداری کا ثبوت دیا، اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

امام باڑہ قصرِ حسینی، بلوچ پورہ میں منعقدہ مجلس سے مولانا مصطفیٰ علی خان نے خطاب کیا، جبکہ مجلس کے بعد انجمن مظلومیاں نے نوحہ خوانی کر کے شہدائے کربلا کو یاد کیا۔

امام باڑہ بادشاہ علی، کسمنڈی کلاں میں ہفتہ کے روز چہلمِ شہدائے کربلا منایا گیا۔ اس موقع پر مولانا کلبِ جواد نقوی نے مجلس سے خطاب کیا، جس کے بعد انجمنوں نے نوحہ خوانی اور ماتم کیا۔

عزادار خانہ محسن علی مرحوم، کاظمین روڈ میں منعقدہ مجلس سے مولانا عسکری عظمیٰ نے خطاب کیا، جبکہ مجلس کا آغاز قاری حبیب عالم رضوی نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا۔

اسی طرح عزادار خانہ سید رفیع حیدر مرحوم، بجازہ میں مولانا مرزا عمران حیدر، امام باڑہ اکرام اللہ خان، نکھاس میں مولانا سیف عباس اور مسجد ماسولا، پاٹا نالہ میں مولانا افسر جارضوی نے مجالس سے خطاب کیا۔

انجمن دب دبۂ حیدری اور تصویر الاسلام کی شب بیداری

لکھنؤ: انجمن تصویر الاسلام کی سالانہ شب بیداری باغ منو، نیا گاؤں میں منعقد ہوئی۔ شب بیداری کی مجلس سے مولانا گلریز نقی نے خطاب کیا، جس کے بعد مختلف انجمنوں نے سلام اور نوحے پیش کیے۔

اسی طرح امام باڑہ آغا باقر، چوک میں انجمن دب دبۂ حیدری کی شب بیداری منعقد ہوئی، جہاں مولانا تفسیر حسن نے مجلس سے خطاب کیا۔ بعد ازاں انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔

زیدی آشیانہ پر مجلس عزا

لکھنؤ۔ ضیغم حسین سرسوی صاحب کے مکان زیدی آشیانہ نزد امام بارگاہ میرن صاحب مفتی گنج پر مجلس عزائے سید الشہدا کا اہتمام بتاریخ ۱۶ صفر المظفر ۱۴۴۸ ہجری ۸ بجے شب کیا گیا۔ اس مجلس میں جامعہ امامیہ تنظیم المکاتب کے پرنسپل حجۃ الاسلام مولانا فیروز علی صاحب قبلہ نے نور خدا کی تکمیل کے عنوان سے مجلس کو خطاب کیا۔ مولانا نے اپنے بیان میں فرمایا کہ کافروں کو چاہے جتنا ناگوار گذرے خدا اپنے نور کی تکمیل کر کے رہتا ہے۔ جس کی دلیل کربلا کی شہادت اور دمشق ہیں۔ کل اہلبیتؑ کو جہاں اسیر بنا کر لایا گیا تھا آج وہاں علی اور اولاد علی کے نشانات ہیں اور قید کرنے والا ظالم خود اپنے ہی محل میں ناپید ہے۔ مجلس میں مولوی کیف علی، مولوی مہ رادر یحان، مولوی سیف علی نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اس کے علاوہ جواد عسکری سرسوی اور مولی سلمہ نے بھی پیش خوانی کے فرائض انجام دیئے۔ مجلس میں کثیر تعداد میں علماء اور مومنین نے شرکت کی۔ اسی روز ۱۱ بجے صبح خواتین کی مجلس بھی منعقد ہوئی تھی۔

شہدائے کربلا کی یاد میں آج مجالس

لکھنؤ: امام باڑہ سید دبیر آغا، چھاؤنی حسن الدین خاں نور باڑی میں اتوار کی رات 8 بجے مولانا حسن ظہیر مجلس سے خطاب کریں گے، جس کے بعد انجمنیں نوحہ خوانی اور ماتم کریں گی۔

اسی طرح عزادار خانہ زوّار حسین مرحوم، حسن پوریا میں رات 8:30 بجے مولانا سیف عباس مجلس سے خطاب کریں گے، جس کے بعد انجمن گنجۂ مظلومیاں نوحہ خوانی کرے گی۔

امام باڑہ مقبول حسین مرحوم، جناب والی گلی میں رات 10:30 بجے مولانا محمد عسکری مجلس سے خطاب کریں گے، جبکہ بعد ازاں انجمن ظفر الایمان نوحہ خوانی کرے گی۔ بیگ کا تیج، کچاہاتا، امین آباد میں رات 8 بجے ہونے والی مجلس سے مولانا اطہر حسین کاظمی خطاب کریں گے، جس کے بعد علم کی زیارت کرائی جائے گی۔

کربلا منشی مظفر علی میں آج امامؑ کا چہلم

لکھنؤ: وقف کربلا منشی مظفر علی، گوسائی گنج میں اتوار کو چہلمِ شہدائے کربلا منایا جائے گا۔ اس موقع پر دوپہر ایک بجے مولانا کلبِ جواد نقوی مجلس سے خطاب کریں گے۔ مجلس کا آغاز قاری یونس تلاوتِ قرآنِ پاک سے کریں گے، جبکہ مجلس کے بعد شہر کی تمام ماتمی انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔

صبح 11 بجے ان مقامات سے بسیں روانہ ہوں گی:

روضۂ کاظمین، کربلا چوراہا، گردھاری سنگھ انٹر کالج، منصور نگر، مہدی گنج، بجازہ، نکھاس، حسین آباد اور یونٹی کالج۔

مجلسِ شبِ چہلم کل

لکھنؤ: امام باڑہ کنیز عباس (شکیل رضوی)، عباس نگر، مفتی گنج میں پیر کی رات 8:40 بجے مولانا ارشد حسین موسوی مجلس سے خطاب کریں گے۔ اس کے بعد شہر کی متعدد ماتمی انجمنیں نوحہ خوانی اور سینہ زنی کے ذریعے شہدائے کربلا کا پرسہ پیش کریں گی۔

پارلیمنٹ احاطے میں احتجاج کے معاملے میں راہل، پپو یادو اور اودھیش پرساد کے خلاف مقدمہ درج

وارانسی، یکم اگست (یو این آئی) پارلیمنٹ احاطے میں حزب اختلاف کے احتجاج کے سلسلے میں کاشی کے سادھو سنتوں کی شکایت پر رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی، رکن پارلیمنٹ راجیش رنجن عرف پپو یادو اور رکن پارلیمنٹ اودھیش پرساد کے خلاف ہفتہ کو کوتوالی تھانے میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پاتال پوری مٹھ کے پیٹھادھیشور جگدگرو بالک دیواچاریہ کی قیادت میں سادھو سنت کوتوالی تھانے پہنچے اور تحریری شکایت پیش کی۔ شکایت موصول ہونے کے بعد پولیس نے مقدمہ درج کرلیا۔ اس معاملے کو لے کر کچہری احاطے میں وکلا نے بھی احتجاج کیا۔ پولیس کے نائب کمشنر، کاشی زون، گورو بنسوال نے بتایا کہ پارلیمنٹ احاطے میں ہوئے احتجاج کے سلسلے میں سادھو سنتوں کی جانب سے تحریری شکایت موصول ہوئی تھی۔ شکایت کی بنیاد پر راہل گاندھی، پپو یادو اور اودھیش پرساد کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ شکایت کنندگان کا الزام ہے کہ مذکورہ احتجاج سے ان کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ جگدگرو بالک دیواچاریہ نے الزام عائد کیا کہ پارلیمنٹ احاطے میں ہوئے احتجاج کے دوران زعفرانی لباس پہن کر ہندو سنت روایت کی شبیہ پیش کی گئی اور بھگوان شری رام مندر میں عقیدت مندوں کی جانب سے پیش کیے گئے عطیات کو علامتی طور پر دکھا کر کروڑوں ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کا احتجاج سناتن روایت، سنت سماج اور عقیدت مندوں کے عقیدے کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ احاطے میں کیا گیا یہ عوامی سیاسی احتجاج وسیع پیمانے پر تشہیر کے مقصد سے پہلے سے طے شدہ اور مربوط معلوم ہوتا ہے۔ ان کے مطابق احتجاج کے دوران رکن پارلیمنٹ راجیش رنجن عرف پپو یادو نے زعفرانی لباس پہن کر خود کو ہندو سادھو کے روپ میں پیش کیا، جبکہ راہل گاندھی نے بھگوان شری رام مندر میں عقیدت مندوں کی جانب سے پیش کیے گئے عطیات کو علامتی طور پر دکھایا۔ انہوں نے اسے ہندو مذہبی روایات کے تئیں بے ادبی اور قابل مذمت قرار دیا۔ دیواچاریہ نے کہا کہ بھگوان شری رام مندر میں عقیدت مندوں کی جانب سے پیش کیا گیا عطیہ ان کی عقیدت، ایمان، بھکتی اور مذہبی وابستگی کی مقدس علامت ہے۔ اسے سیاسی احتجاج کا موضوع بنانا کروڑوں عقیدت مندوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے والا عمل ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس واقعے سے ہندو سنت روایت، بھگوان شری رام اور عقیدت مندوں کے مذہبی عقیدے کا سرعام مذاق اڑایا اور توہین کی گئی ہے۔

اساتذہ و ملازمین کی 22 دن میں 5.23 لاکھ سے زیادہ ای-کے وائی سی مکمل کیش لیس طبی اسکیم کو ملی رفتار

لکھنؤ، یکم اگست (یو این آئی) اتر پردیش حکومت نے چیف منسٹر اساتذہ کیش لیس طبی اسکیم کے تحت اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کو جوڑنے کی مہم میں تیز پیش رفت کا دعویٰ کیا ہے۔ حکومت کے مطابق، بیسک اور ثانوی تعلیم کے شعبے میں اسکیم شروع ہونے کے 22 دنوں کے اندر 5.23 لاکھ سے زیادہ اساتذہ و ملازمین کی ای - کے وائی سی مکمل کرلی گئی ہے، جبکہ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں آغاز کے چار دنوں کے اندر تقریباً 47 فیصد اہل مستفیدین کی ای - کے وائی سی مکمل ہو چکی ہے۔ سرکاری بیان کے مطابق، چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے قانون ساز اسمبلی کے سرمائی اجلاس میں گزشتہ 20 فروری کو اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کے لیے کیش لیس طبی سہولت کا اعلان کیا تھا۔ اس کے بعد ضروری تیاریاں مکمل کر کے آٹھ جولائی کو وارانسی سے بیسک اور ثانوی تعلیم کے شعبے کے لیے اسکیم کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔ وہیں، 26 جولائی کو آگرہ سے اعلیٰ تعلیم کے شعبے کو بھی اس اسکیم کے دائرے میں شامل کیا گیا۔ حکومت کے مطابق، تینوں تعلیمی شعبوں کے کل 12,89,018 اہل اساتذہ و ملازمین میں سے اب تک 5,40,878 اساتذہ، غیر تدریسی عملے اور ان کے زیر کفالت افراد ای - کے وائی سی مکمل کر کے اسکیم سے جڑ چکے ہیں۔ ای - کے وائی سی مکمل ہونے کے بعد مستفیدین کو فہرست بند ہسپتالوں میں کیش لیس علاج کی سہولت ملے گی۔ بیان کے مطابق، بیسک تعلیم کے شعبے میں 11,03,464 اہل مستفیدین میں سے 4,57,390 نے ای - کے وائی سی مکمل کر لی ہے۔ ثانوی تعلیم کے شعبے میں 1,47,543 اہل مستفیدین میں سے 65,754 اساتذہ و ملازمین کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے۔ وہیں، اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں 38,011 اہل مستفیدین میں سے 17,734 افراد نے چار دنوں کے اندر ای- کے وائی سی مکمل کر لی ہے۔

ڈاکٹر سلمان خالد کی خدماتِ انسانیت قابلِ تقلید

خدمتِ خلق سے بڑی عبادت ہے: مولانا عبدالعلی فاروقی

لکھنؤ۔ علمہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے تحت مدرسہ امداد العلوم معظم نگر کے اسامہ ہال میں معروف معالج سماجی خدمت گار اور ایک معروف اسپتال فہمینہ ہاسپٹل کے ڈائریکٹر ڈاکٹر سلمان خالد صاحب کے اعزاز میں ایک نشست منعقد ہوئی جس میں علماء شعراء دانشوران معزز شہریوں اور طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت ممتاز عالم دین حضرت مولانا عبدالعلی صاحب فاروقی نے فرمائی۔ سرپرستی قاری ضیاء الحق ملانوی اور نگرانی مولانا ابرار الحق ثاقبی نے کی۔ کنوینر پروگرام مفتی دلشاد احمد ندوی و نظامت کے فرائض قاری سید شاہ فیصل صاحب نے انجام دئے۔ مہمان کی حیثیت سے مولانا کفیل اشرف صاحب لکھنوی، مولانا بدرِ عالم صاحب ندوی، مولانا مزمل ندوی، حافظ سید محمد وصی، جناب ڈاکٹر بدر صاحب، جناب ارحم صاحب نے شرکت کی۔ نشست کا آغاز مفتی دلشاد احمد ندوی ناظمِ تعلیمات مدرسہ ہذا کی تلاوت سے ہوا۔ عزیزم محمد معید متعلم مدرسہ نے نعت پیش کی۔ مولانا عبدالعلی صاحب فاروقی نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ ڈاکٹر سلمان خالد نے خدمتِ خلق کے میدان میں جو مثالی کردار ادا کیا ہے وہ قابلِ تقلید ہے۔ ایسے افراد کی عزت افزائی دراصل انسانیت کی خدمت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ مدرسہ امداد العلوم ایک قابلِ تعریف ادارہ ہے۔ جہاں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کی بھی باضابطہ تعلیم دی جا رہی ہے جو وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ادارے کے ناظم حافظ محمد اکبر اگرچہ نوجوان ہیں لیکن ان کے کام نہایت بڑے اور قابلِ ستائش ہیں۔ ایسے مخلص افراد اور اداروں کا ساتھ دینا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ مولانا کفیل اشرف صاحب نے اپنے خطاب میں ڈاکٹر سلمان خالد کے حوالے سے فرمایا کہ یہ غریب پرور انسان ہیں اور آج کے پروگرام کے عنوان سے واقعی حقدار ہیں اور ہمیشہ سماجی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ مدرسہ امداد العلوم اپنی دینی تعلیم وعصری علوم کی بناء پر ایک منفرد شناخت رکھتا ہے۔ ڈاکٹر سلمان خالد صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مدرسہ امداد العلوم سے میرا قلبی تعلق ہے۔ یہاں کا معیاری نظامِ تعلیم طلباء کی بہترین تربیت اور مثالی نظم ونسق ہمیشہ متاثر کرتا ہے۔ آج جس اعزاز سے نوازا گیا میں خود کو اس کا مستحق نہیں سمجھتا۔ اس محبت پر ناظم مدرسہ حافظ محمد اکبر صاحب، تمام اساتذہ کرام، عزیز طلباء کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں شعرائے کرام نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کئے، منتخب اشعار مندرجہ ذیل ہیں:۔

اسے مقبول کر جو خدمتِ مخلوق ہے ان کی
خدا وندا جزائے خیر دے سلمان خالد کو
یقین فیض آبادی

غریبوں اور یتیموں کے مسیحا بن گئے جب سے
بہت پھر نام روشن ہو گیا سلمان خالد کے
شمیم رامپوری

خالد لقب ہے آپ کا سلمان نام ہے
باقی رہے گا دنیا میں ان کا جو کام ہے
سلیم روشن

ایک سے بڑھ کر ایک معالج لکھنؤ میں ہیں مگر
ڈاکٹر سلمان خالد کی الگ پہچان ہے
فاروق عادل

نہ عہدے کا تکبر نہ لہجے میں کوئی سختی
کوئی سیکھے فراست ڈاکٹر سلمان خالد سے
کامل رحمانی

ڈاکٹر سلمان خالد آپ ہیں اک غم گسار
آپ کا ہر اک عمل اخلاص کا عنوان ہے
انداز در بھنگوی

جن کی جانب کوئی بھولے سے نہیں ہے دیکھتا
ان غریبوں کا سہارا سلمان خالد آپ ہیں
مجیب فتحپوری

نام فہمینہ سے جو قائم ہے اک دارالشفاء
ہے یقینا لکھنؤ میں یہ خدا کی اک عطاء
فہیم پیہانوی

شعراء کے ہیں حبیب وہ علماء کے ہیں
سلمان چیز کیا ہیں انہیں خود پتہ نہیں
صادق امین

مدرسہ کی جانب سے ڈاکٹر سلمان خالد صاحب کو شال اوڑھا کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی اور علماء کرام کے دستِ مبارک سے ان کو ایوارڈ سے نوازا گیا۔ مدرسہ کے طلباء نے بھی ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں منظوم گلہائے عقیدت پیش کئے۔ شرکاء میں قاری معراج الحق ملانوی، قاری شاہد انور، مفتی شہزاد عالم ندوی، محمد ہارون، محمد شاداب، محمد شاہد، ماسٹر زبیر، حافظ صفوان، قاری امجد، قاری اسرار الحق، قاری مشتاق احمد، مولانا سرور ندوی، سید جمیل احمد، مولانا ثناء اللہ ندوی، قاری ساجد حسین نعمانی و دیگر اہل محلہ نے شرکت کی۔ مولانا کفیل اشرف صاحب کی دعاء پر نشست کا اختتام ہوا۔

بیسمنٹ گودام میں شارٹ سرکٹ سے آگ بھڑکی

فائر بریگیڈ کی چھ گاڑیوں نے قابو پالیا

لکھنؤ: دبگہ کے براون کلاں میں یونٹی کالج کے سامنے واقع تین منزلہ عمارت کے بیسمنٹ میں قائم کھجور پیکنگ کے گودام میں ہفتہ کی دوپہر اچانک خوفناک آگ لگ گئی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق آگ کی وجہ سب میٹر کے قریب ہونے والا شارٹ سرکٹ تھا، جس سے اٹھنے والی چنگاریوں نے نیچے رکھے گتے کے ڈبوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے آگ نے شدید شکل اختیار کر لی۔ واقعے کے وقت گودام میں کاشف، محمد مہندی اور صدف موجود تھے۔ چاروں طرف دھواں پھیلتا دیکھ کر وہ کسی طرح باہر نکلنے میں کامیاب ہوئے اور اپنی جان بچا لی۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی چھ گاڑیاں موقع پر پہنچ گئیں اور تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل جدوجہد کے بعد آگ پر مکمل قابو پالیا گیا۔ اس آتش زدگی میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، تاہم ڈیپ فریزر اور لاکھوں روپے مالیت کی کھجور مکمل طور پر جل کر خاکستر ہوگئی۔ یہ عمارت بالاگنج کے رہائشی ششانک یادو کی ملکیت ہے، جبکہ بیسمنٹ میں حسین آباد کے رہائشی سید افتخار رضا عابدی کھجور کی پیکنگ کا کام کرتے ہیں چیف فائر آفیسر انکش متل اور ایف ایس او چوک پشپیندر یادو نے موقع کا معائنہ کیا۔ انہوں نے تصدیق کی کہ اس حادثے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، جبکہ گودام کے مالک اس وقت شہر سے باہر ہیں۔

سنبھل میں تیز رفتار ٹرک کی ٹکر سے آٹو میں سوار تین افراد کی موت

سنبھل، یکم اگست (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع سنبھل میں ہفتے کے روز تیز رفتار ٹرک کی ٹکر سے آٹو رکشا میں سوار تین افراد کی موت ہوگئی، جبکہ ایک اور شخص زخمی ہوگیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق، کوتوالی سنبھل علاقے میں سنبھل- چندوسی مارگ پر گرام محمد پور ٹانڈہ کے پاس ہفتے کی دوپہر تقریباً ساڑھے تین بجے ایک تیز رفتار ٹرک نے آٹو رکشا کو ٹکر ماردی۔ حادثے میں آٹو میں سوار چار افراد شدید زخمی ہو گئے۔ مقامی لوگوں کی اطلاع پر تمام زخمیوں کو علاج کے لیے ضلع ہسپتال سنبھل لے جایا گیا۔ ہسپتال میں ڈاکٹروں نے دو زخمیوں کو مردہ قرار دے دیا، جبکہ ایک اور زخمی نے علاج کے دوران دم توڑ دیا۔ چوتھے زخمی کا علاج جاری ہے۔ پولیس کے مطابق، مہلوکین کی شناخت ابھی تک نہیں ہو سکی ہے۔

ایک ماہ میں 65 برقی ریل انجن تیار کر کے بریکا نے کی تاریخ رقم

وارانسی، یکم اگست (یو این آئی) بنارس ریل انجن کارخانے (بریکا) نے جولائی 2026 میں ایک ہی ماہ کے دوران ریکارڈ 65 برقی ریل انجن تیار کر کے نئی تاریخ رقم کی ہے۔ کسی بھی مالی سال میں ایک ماہ کے اندر بریکا کی جانب سے کیا گیا یہ اب تک کا سب سے زیادہ ریل انجنوں کا پیداواری ریکارڈ ہے۔ اس تاریخ ساز کامیابی کے تحت بریکا نے ہندستانی ریل کے لیے 44 ڈبلیو اے جی-9 ایچ سی مال بردار برقی ریل انجن، 13 ڈبلیو اے پی-7 مسافر برقی ریل انجن اور 8 امرت بھارت برقی ریل انجن کامیابی سے تیار کیے۔ یہ کامیابی بریکا کی بہترین پیداواری صلاحیت، جدید ترین ٹیکنالوجی اور ملازمین کی دلجوئی سے کام کرنے کی ثقافت کا ثبوت ہے۔ اس سے قبل بریکا نے مارچ 2025 میں ایک ماہ کے دوران 61 برقی ریل انجن تیار کر کے اپنا سب سے زیادہ ماہانہ پیداواری ریکارڈ قائم کیا تھا۔ جولائی 2026 میں 65 انجن تیار کر کے اس ریکارڈ کو پیچھے چھوڑ دیا گیا ہے۔ قیام سے اب تک بریکا مجموعی طور پر 445,11 ریل انجن تیار کر چکا ہے، جن میں 109,3 برقی ریل انجن شامل ہیں۔ یہ کامیابی ہندستانی ریل کے جدید کاری کے عمل اور آتم نربھر بھارت مہم میں بریکا کے اہم کردار کو مزید مضبوط کرتی ہے۔ 'ہندستان میں بنائیں، دنیا کے لیے بنائیں' کے تصور کو عملی جامہ پہناتے ہوئے بریکا اب تک 11 ممالک کو 182 ریل انجن برآمد بھی کر چکا ہے۔

یوپی اسمبلی کی پوری کارروائی کو اپنی پسند کی زبان میں سن سکیں گے رکن اسمبلی

اردو غائب، سپا نے جتایا اعتراض

لکھنؤ: یکم اگست (پی این ایس) اتر پردیش اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک نیا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ پہلی بار اسمبلی کی کارروائی میں ایک ایسا نظام لاگو کیا جا رہا ہے، جس سے ایم ایل اے اپنی پسند کی زبان میں تقریریں سن سکیں گے۔ ہر رکن کی میز پر زبان کے چار اختیارات ہوں گے۔ بٹن دبانے سے ایم ایل اے کی تقریر کا اس زبان میں ترجمہ ہو جائے گا۔ اسمبلی انتظامیہ نے آئی پی ایل کے کثیر لسانی تبصروں کے بعد اس نظام کو ماڈل بنایا ہے۔ اس نظام کے تحت جب بھی کوئی ایم ایل اے ایوان میں بولتا ہے تو کنٹرول روم میں مترجم فوری طور پر اس کی تقریر کا ترجمہ کرتے ہوئے اسے متعلقہ زبان میں دوسرے ایم ایل اے تک پہنچاتے ہیں۔ فی الحال، ہندی، انگریزی، بھوجپوری، اور اودھی اس نظام میں شامل ہیں۔ سماج وادی پارٹی نے اردو کو شامل نہ کیے جانے پر اعتراض کیا ہے، جس سے سیاسی بحث چھڑ گئی ہے۔ اتر پردیش اسمبلی کا مانسون اجلاس 3 اگست سے شروع ہو رہا ہے اور 6 اگست تک جاری رہے گا۔ مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ ایسا نظام جو پہلے اسمبلی اجلاسوں کے دوران نہیں تھا پہلی بار عوامی نمائندوں کے لیے نافذ کیا جا رہا ہے۔ تکنیکی طور پر ترقی یافتہ اس اسمبلی میں، کوئی بھی نمائندہ جو کسی مخصوص زبان میں تقریر سننا چاہتا ہے، اپنی میز پر ایک بٹن دبائے گا، اور ترجمہ شدہ زبان ان کے ہیڈ فون پر چلائی جائے گی۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی نمائندہ بھوجپوری یا اودھی میں تقریر کر رہا ہے یا کسی سوال کا جواب دے رہا ہے، لیکن نمائندہ ہندی کے ساتھ ساتھ ان زبانوں کو بھی نہیں سمجھ سکتا ہے، تو ایم ایل اے اپنے ٹیبل پر ہندی کا بٹن دبا سکتا ہے، اور بھوجپوری یا اودھی بولنے والے نمائندے کی آواز کا ہندی میں ترجمہ کر کے ان کے ہیڈ فون پر چلایا جائے گا۔ گزشتہ اسمبلی اجلاس کے دوران اسپیکر ستیش مہانا نے عوامی نمائندوں کو ہندی کے علاوہ انگریزی، اودھی اور بھوجپوری میں بات کرنے کی اجازت دی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ نئے نظام کو آئندہ اسمبلی اجلاس کے دوران لاگو کیا جائے گا۔ تمام نمائندوں کی میز پر ان زبانوں کے بٹن ہوں گے۔ انہیں اس زبان کا انتخاب کرنے کا اختیار ہوگا جس میں وہ عوامی نمائندے کی تقریر یا سوال جواب کا سیشن سننا چاہیں گے اور یہ ایک بٹن دبانے پر ہوگا۔ سماج وادی پارٹی کے ترجمان فخر الحسن چند کا کہنا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت نہیں جانتی کہ کون سی زبان کہاں سے نکلی۔ اردو کی پیدائش میرٹھ میں ہوئی۔ یہ ہمارے اتر پردیش کی زبان ہے۔ تاہم، بھارتیہ جنتا پارٹی کو زبانوں کا مسئلہ ہے۔ اس لیے اس نے اسمبلی کی کارروائی سے اردو کو خارج کر دیا ہے۔ سماج وادی پارٹی کا خیال ہے کہ ہندی اور اردو ہماری اپنی ہندوستانی زبانیں ہیں، جب کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کو نہ تاریخ کا علم ہے اور نہ ہی زبانوں کی سمجھ ہے۔

راج رشی پرشوتم داس ٹنڈن، کملا نہرو کی یومِ پیدائش اور لوک مانیہ گنگادھر تلک کی برسی منائی گئی

لکھنؤ: عظیم مجاہدِ آزادی راج رشی پرشوتم داس ٹنڈن اور کملا نہرو کی یوم پیدائش، نیز مجاہدِ آزادی لوک مانیہ گنگادھر تلک کی برسی ہفتہ کے روز پردیش کانگریس ہیڈکوارٹر میں منائی گئی۔ اس موقع پر کانگریس کے سینئر رہنماؤں نے راج رشی پرشوتم داس ٹنڈن، کملا نہرو اور لوک مانیہ گنگادھر تلک کی تصاویر پر گل پیش کر کے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ تقریب میں پردیش کانگریس کے ڈیٹا اینالیٹک اینڈ ریسرچ ڈپارٹمنٹ کے چیئرمین پروفیسر ونود چندرا، وچار وبھاگ کے نائب چیئرمین سریندر یادو، سنجے سنگھ، مہیلا کانگریس کی قومی کوآرڈینیٹر انامیکا یادو، راکیش پانڈے، دلیپ کمار مشرا ایڈوکیٹ، ستیہ پرکاش پانڈے ایڈوکیٹ، کملیش تیواری اور دیگر رہنماؤں نے بھی مجاہدینِ آزادی کی تصاویر پر گل پیش کر کے خراجِ عقیدت پیش کیا۔

کنگنا ناوت کے بیان کے خلاف کانگریس کی شکایت، ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ

لکھنؤ: بھارتیہ جنتا پارٹی کی رکنِ پارلیمنٹ کنگنا رناوت کی جانب سے جن زی (Gen Z) طلبہ، طالبات اور نوجوانوں کے خلاف دیے گئے مبینہ توہین آمیز بیان کے خلاف آل انڈیا مہیلا کانگریس کی قومی کوآرڈینیٹر انامیکا یادو نے حسین گنج تھانے میں شکایت درج کرا کر ایف آئی آر اور قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ تھانے میں دی گئی تحریری شکایت میں انامیکا یادو نے 30 جولائی کو نیٹ (NEET) پرچہ لیک کے خلاف دہلی کے جنتر منتر میں جاری احتجاج کے حوالے سے کنگنا رناوت کے بیان کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ بیان میں رکنِ پارلیمنٹ نے احتجاج کرنے والے طلبہ، نوجوانوں، خواتین اور نئی نسل کے بارے میں توہین آمیز تبصرہ کرتے ہوئے بیٹیوں کو گٹر جنریشن قرار دیا۔ مزید برآں، انہوں نے نئی نسل کے والدین کے بارے میں بھی نازیبا ریمارکس کرتے ہوئے کہا کہ ''انہیں کون پیدا کر رہا ہے اور ان کی پرورش کون کر رہا ہے۔'' انامیکا یادو نے مطالبہ کیا کہ اس بیان کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں، مناسب قانونی دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی جائے، اور بیان کی اصل ویڈیو، آڈیو اور سوشل میڈیا پوسٹس کو بطور ثبوت محفوظ کر کے فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اس موقع پر زینب حیدر، پروفیسر ونود چندرا، دلیپ کمار مشرا ایڈوکیٹ، ستیہ پرکاش پانڈے، سنجے سنگھ، راکیش پانڈے سمیت دیگر کانگریسی رہنما بھی موجود تھے۔

میڈیا لٹریسی کورس مکمل کرنے والے طلبہ کے اعزاز میں تقریب

لکھنؤ: ڈالی گنج کے خدرا علاقے میں واقع مدرسہ سیدنا بلال میں میڈیا لٹریسی کورس کی تکمیل پر ایک تقریب منعقد ہوئی، جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ابوالجیش ندوی نے کہا کہ جدید دور میں ایسے متعدد ٹولز اور پلیٹ فارمز موجود ہیں جو آپ کی تحریر، خیالات اور سوچ کو سمجھتے ہیں، اور یہ پلیٹ فارمز محفوظ بھی ہیں۔ مدرسے میں طلبہ کے لیے صفا انسٹی ٹیوٹ فار میڈیا لٹریسی اینڈ جرنلز کی جانب سے خصوصی تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس کورس کو ہفتہ وار دو گھنٹے کی کلاسوں کے ذریعے مجموعی طور پر 16 گھنٹوں میں مکمل کیا گیا۔ کورس کے دوران مختلف میڈیا ماہرین نے طلبہ کو میڈیا کی اقسام، میڈیا کی اہمیت، پروپیگنڈا، فیک نیوز، موبائل جرنلزم، سوشل میڈیا، ڈیجیٹل میڈیا، میڈیا اخلاقیات، کالم نویسی اور مضمون نگاری جیسے موضوعات پر تربیت فراہم کی۔ مولانا مفتی منور سلطان ندوی نے کہا کہ یہ ابتدائی مرحلہ ہے، جس میں طلبہ میڈیا سے متعارف ہوئے ہیں، جبکہ مزید کئی آن لائن کورسز بھی دستیاب ہیں جنہیں وہ اپنی ضرورت اور سہولت کے مطابق منتخب کر سکتے ہیں۔ پروگرام ہیڈ محمد غفران نسیم** نے مدرسے کے ذمہ داران اور کورس کے انعقاد میں تعاون کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔

کرایہ پر دستیاب
(صرف دفتر کے لیے)
3533 اسکوائر فٹ کا
مکمل فرنشڈ آفس اسپیس
کرایہ پر دستیاب ہے۔
مقام:
RCF Ltd TC/10V
وبھوتی کھنڈ، گومتی نگر، لکھنؤ
رابطہ کریں:
8722130578

احتجاجی طلبہ کی شرمناک کردارکشی

معصوم مرادآبادی

گزشتہ 20 رجولائی کو پارلیمنٹ مارچ کے دوران احتجاجی طلبہ کے خلاف پولیس کارروائی کا معاملہ طول پکڑ رہا ہے۔ حکومت کا دعویٰ ہے کہ اس نے طلبہ کے خلاف مہلک ہتھیاروں کے استعمال کی اجازت نہیں دی تھی، لیکن شواہد اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ حکومت احتجاجی طلبہ کو سبق سکھانا چاہتی تھی تاکہ وہ اس کی ناک میں دم کرنے سے باز آجائیں۔ آنسو گیس اور لاٹھی چارج کے بعد بحث کا اصل موضوع طلبہ پر مہلک پیلٹ گنوں کا استعمال ہے جس کے نتیجے میں کئی طلبہ کے جسموں پر شدید زخم آئے ہیں اور ایک طالب علم اپنی ایک آنکھ کی بینائی سے بھی محروم ہوگیا ہے۔ پیلٹ گنوں کے استعمال کا معاملہ سپریم کورٹ تک بھی پہنچا، لیکن وہاں کوئی فوری راحت نہیں ملی۔ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے طلبہ پر پولیس کی بربریت آمیز کارروائی کے لیے وزیر داخلہ امت شاہ کو قصوروار قرار دے کر ان کے استعفے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ انھوں نے پارلیمنٹ کے اندر اور باہر پریس کانفرنس کرکے پوچھا ہے کہ ”کیا وزیر داخلہ نے فائرنگ یا پیلٹ گن چلانے کا حکم دیا تھا؟“ راہل کو اس سوال کا کوئی جواب نہیں مل رہا ہے اور نہ ہی وزیر داخلہ پارلیمنٹ میں منہ دکھا رہے ہیں۔ اگر آپ حکومت کے اس موقف کو تسلیم بھی کرلیں کہ اس نے طلبہ کے خلاف کارروائی کے احکامات نہیں دیئے تھے تو پھر بی جے پی اور سنگھ پریوار کے ان لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو احتجاجی طلبہ کو گولی مارنے اور خواتین کو عصمت دری پسند ہونے کی بات کہہ رہے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بی جے پی کی ایک ممبر پارلیمنٹ پوری نئی نسل کو ”گٹر جنریشن“ سے تشبیہ دے رہی ہیں۔

کیرل میں آر ایس ایس سے وابستہ سیاسی مبصر ٹی جی موہن داس کا کہنا ہے کہ ”اگر وہ اقتدار میں ہوتے تو جنتر منتر پر احتجاج کرنے والوں کو گولی مار کر ہلاک کردیا جاتا۔“ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ”احتجاج میں شامل خواتین کو عصمت دری پسند ہے اور اگر ان کے ساتھ ایسا ہو بھی جائے تو وہ شکایت نہیں کریں گی۔“ دہلی میں نیٹ پرچہ لیک معاملے میں جوابدہی کا مطالبہ کرنے والی کاکروچ جنتا پارٹی کے احتجاج میں شریک طلبہ اور دیگر شہریوں کے خلاف یہ توہین آمیز بیان ’پتریکا‘ نامی یوٹیوب چینل پر نشر ہونے والی متعدد ویڈیوز میں دیئے گئے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ٹی جی راج موہن بھارتیہ جنتا پارٹی کی ’دانشور سیل‘ کے سربراہ رہ چکے ہیں۔ ان کے بیان سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی تنظیم کی دانشورانہ سطح کیا ہے اور وہ کس انداز میں سوچتے ہیں۔ راج موہن کے بیان پر ہم آگے چل کر تفصیلی روشنی ڈالیں گے، آیئے دیکھتے ہیں کہ دھرمیندر پردھان کے استعفے کے بعد ’اندھ بھکتوں‘ کی ذہنی حالت کیا ہے اور وہ کس کرب سے دوچار ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ طلبہ تحریک کے نتیجے میں دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ مودی سرکار کی ایک ایسی شکست ہے جس کی ٹیس ہر بی جے پی کارکن محسوس کررہا ہے۔ انھیں محسوس ہوتا ہے کہ پچھلے بارہ برس کے اقتدار میں انھیں پہلی بار ذلت ورسوائی سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ حالانکہ جمہوری نظام میں فتح وشکست کا سلسلہ ساتھ ساتھ چلتا ہے اور ہمیشہ کسی کا ستارہ بلند نہیں رہتا، لیکن بی جے پی سرکار میں شامل لوگوں کو یوں لگتا ہے کہ وہ صرف سربلند رہنے کے لیے ہی پیدا ہوئے ہیں اور زوال صرف ان کے مخالفین ہی کا مقدر ہے۔ یہ بنیادی طور پر ایک غیر جمہوری سوچ ہے۔ مودی سرکار کے بارہ برس میں اگرچہ یہ دوسرا موقع ہے جب کسی مرکزی وزیر کو عوامی تحریک کے نتیجے میں استعفیٰ دینے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ پہلی بار مرکزی وزیر مملکت امور خارجہ ایم جے اکبر کو اکتوبر 2018 میں ’می ٹو‘ مہم کے تحت وزارت سے علیحدہ ہونا پڑا تھا اور اب تقریباً آٹھ سال بعد مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو کاکروچ جنتا پارٹی کی احتجاجی تحریک کے دباؤ میں مستعفی ہونا پڑا ہے۔ ظاہر ہے اس سے مودی سرکار اور اس کے خیرخواہوں کو ذلت محسوس ہورہی ہے اور وہ اس کا انتقام ان نوجوانوں سے لینا چاہتے ہیں جنھوں نے حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا ہے اور اس کے غرور کو چکنا چور کردیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف بی جے پی بلکہ آر ایس ایس کے لوگ بھی ان طلبہ کے خلاف ایسی توہین آمیز زبان استعمال کررہے ہیں جس کا تصور بھی ایک مہذب سماج میں نہیں کیا جاسکتا۔

ابھی تک سنگھ پریوار کے جو لوگ احتجاجی طلبہ کو بے ہودہ اور بدتمیز کہہ کر رہے تھے اب وہی لوگ انھیں ’گٹر جنریشن‘ کہہ کر بھی مخاطب کررہے ہیں۔ ٹی جی راج موہن کے بعد بی جے پی ممبر پارلیمنٹ اداکارہ کنگنا رناوت نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ ”پیپر لیک کے خلاف احتجاج کرنے والے کاکروچ جنتا پارٹی کی احتجاجی تحریک میں شامل نوجوانوں کا تعلق ’گٹر جنریشن‘ سے ہے۔“ انھوں نے جنتر منتر احتجاج کے بارے میں انسٹا گرام پر لکھا کہ ”میں نے کبھی ایک جگہ اتنی گندگی اور بھدا پن نہیں دیکھا۔ جین جی کے احتجاج کی ویڈیو دیکھ کر قے آتی ہے۔ انھیں کون پیدا کررہا ہے، کون شہ دے رہا ہے؟“ کنگنا رناوت نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک اور پوسٹ میں احتجاج میں شامل نوجوان لڑکیوں پر چوٹ کرتے ہوئے یہ بھی لکھا کہ ”میں انھیں گٹر جنریشن کہتی ہوں۔ یہ مغربی تہذیب والی ہندوستانی خواتین کی نئی نسل ہے، ان کی سوچ اتنی مسخ شدہ ہے کہ یہ اچھی گھریلو عورت نہیں بن سکتیں۔ یہ نشہ، شراب اور ناجائز جنسی تعلقات کو آزادی کی علامت تصور کرتی ہیں۔“ کنگنا رناوت کے اس بے ہودہ بیان پر خاصا واویلا مچا ہوا ہے اور اپوزیشن پارٹیوں نے ان سے معافی کا مطالبہ کیا ہے۔ جبکہ دوسری طرف کاکروچ جنتا پارٹی کے ترجمان سوربھ داس نے کہا کہ ”کنگنا کو ان کی پارٹی کے لوگ ہی سنجیدگی سے نہیں لیتے تو ہم کیوں لیں۔“

کنگنا رنوت کے اس انتہائی قابل اعتراض بیان کو اگر آپ ایک بڑبولی اداکارہ کا بیان کہہ کر نظر انداز بھی کردیں تو آپ اس آر ایس ایس کے بارے میں کیا کہیں گے جو خود کو سب سے زیادہ مہذب کہلوانے میں فخر محسوس کرتی ہے اور اپنی تعریفیں کروانے میں کبھی پیچھے نہیں رہتی۔ اسی آر ایس ایس کے ایک سینئر لیڈر نے کیرل میں جو کچھ کہا ہے اس کے ہر لفظ سے بدبو آرہی ہے اور یوں محسوس ہورہا ہے کہ کاکروچ پارٹی کی احتجاجی تحریک نے پورے سنگھ پریوار کی عقل ہی ماؤف کردی ہے۔ کیرل سے تعلق رکھنے والے آر ایس ایس کے سینئر لیڈر ٹی جی موہن داس نے ایک یوٹیوب ویڈیو میں جنتر منتر پر احتجاج کرنے والے طلباء کے بارے میں جو کچھ کہا ہے کہ ’طلبہ کے احتجاج سے عصمت دری جیسے واقعات پیش آسکتے ہیں اور ان کے خلاف کوئی شکایت بھی درج نہیں ہوگی کیونکہ احتجاج میں شرکت کرنے والی لڑکیاں عصمت ریزی کو پسند کرتی ہیں اور یہ ایسی لڑکیاں ہیں جنھیں عصمت ریزی میں مزا آتا ہے۔“ اسی ویڈیو میں انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ’اگر وہ بااختیار ہوتے تو جنتر منتر پر کرفیو لگادیتے۔ ہجوم کو منتشر کرنے کا حکم دیتے اور اگر وہ انکار کرتے تو فائرنگ کا حکم دیتے۔ اگرچہ بعض افراد ہلاک ہوتے یا مستقل طور پر زخمی ہوتے لیکن چند گھنٹوں میں صورتحال کو قابو میں کیا جاسکتا تھا اور لاشیں اسپتال منتقل کی جاسکتی تھیں۔

’ آر ایس ایس نے حسب عادت اس بیان سے خود کو الگ کرتے ہوئے ان کے ذاتی خیالات سے تعبیر کیا ہے۔ ایک بیان میں سینئر آر ایس ایس عہدے دار بی سری کمار نے کہا ہے کہ موہن داس کسی بھی سطح پر آر ایس ایس کے عہدے دار نہیں ہیں۔ جبکہ موہن داس کے بارے میں میڈیا رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ وہ کیرل میں دائیں بازو کے سیاسی مبصر اور آر ایس ایس کے نظریہ ساز ہیں۔ بہرحال ان کے اس بیان کے خلاف ریاستی پولیس کے سربراہ سے شکایت کرتے ہوئے اے آئی ایس ایف نے الزام لگایا کہ ’موہن داس نے احتجاجی طلبہ کو گولی مارنے پر زور دیا جو بڑے پیمانے پر ہلاکتوں اور تشدد کے لیے اکسانے کے مماثل ہے۔ شکایت کے مطابق احتجاجی طلبہ پر پولیس کی طاقت کے استعمال کی برسرعام تائید کرتے ہوئے انھوں نے خطرناک بیان دیا جس سے انسانی زندگی کی قدر کو گھٹایا گیا اور سماجی بے چینی اور خوف پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔‘ کیرل کے سابق وزیر اعلیٰ پنارائی وجین نے بھی موہن داس کے بیان کی مذمت کی اور ان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ وجین نے ایک پوسٹ میں الزام لگایا کہ موہن داس کے بیان سے ناراض عناصر کو ختم کرنے کی سنگھ پریوار کی ذہنیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ کیرل سرکار اس معاملے میں مقدمہ بھی درج کرلیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ احتجاجی طلبہ کے خلاف ایسی بے ہودہ زبان استعمال کرنے والے بیمار ذہن لوگوں کو کیا سزا ملے گی؟

masoom.moradabadi@gmail.com

ایوانِ پارلیمان بنا جنگ کا میدان

ڈاکٹر سلیم خان

حزب اختلاف کو چاہیے کہ وہ ملک بھر میں ”تلاش گمشدہ“ کی بڑی بڑی ہورڈنگس اور پوسٹر چسپاں کرکے سوال کرے یا سارے اخبارات کے پہلے صفحہ پر اشتہار دے کر پوچھے ”کیا آپ نے انہیں دیکھا ہے؟“ اس اشتہاری مہم کے دوران یہ لکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ کس جوڑی کی بات ہورہی ہے۔ سب سمجھ جائیں کیوں کہ ایوان پارلیمان کے مانسون اجلاس سے ’موٹا بھائی اور چھوٹا بھائی‘ گدھے کے سر سے سینگ کی مانند غائب ہیں۔ ملک کے جو بھولے بھالے لوگ اس معمہ کو نہیں سلجھا سکیں انہیں سمجھانے کا کام احمق بھاجپائی کردیں گے۔ وہ چیخ چیخ کر کہنے لگیں گے حزب اختلاف نے وزیراعظم اور وزیر داخلہ کی توہین وتضحیک کی ہے۔ یہ اسی طرح ہوگا جیسے جب راہل گاندھی نے تین طرح کے لوگوں کی کہانی سنائی ایک طلباء جو سوال پوچھتے ہیں اور دوسرے بیوقوف (جوان سے چھپتے پھرتے ہیں) اور تیسرے ان کے اندھے مقلد (اندھ بھگت)۔ اس کہانی میں حزب اختلاف کے رہنما نے کسی کا نام نہیں لیا مگر حزب اقتدار نے اسے خود پر اوڑھ کر ثابت کردیا کہ وہ بیوقوف ہے اور پھر سوشل میڈیا میں اندھ بھگتوں نے سونامی برپا کرکے راہل کے دوسرے الزام کو ثابت کردیا۔ اس طرح جو بات اشارے کنائے میں کہی گئی تھی ان احمقوں نے کھول کر ساری دنیا کو بتادی۔

ایوانِ زیریں میں جہاں راہل گاندھی نے حزب اختلاف کے رہنما کی حیثیت سے مورچہ سنبھال رکھا تھا وہیں ایوان بالا میں کانگریس کے صدر ملک ارجن کھڑگے نے حکومت کی بخیہ ادھیڑ دی۔ وہاں پر جب پبلک ایگزامینیشنز (غیر منصفانہ ذرائع کی روک تھام) ترمیمی بل 2026 بحث کے لیے پیش ہوا تو موصوف نے مرکزی حکومت پر طلبا کے مستقبل کے بجائے سیاست کو ترجیح دینے اور امتحانی نظام کو بہتر بنانے کے بجائے احتجاج کو دبانے کی کوشش کرنے کا الزام لگادیا۔ کھڑگے دہلی میں طلبہ پر مبینہ لاٹھی چارج اور پیلٹ گن کے استعمال کی خاطر مرکزی وزیر داخلہ امتک شاہ کو براہِ راست ذمہ دار قرار دیتے ہوئے جواب طلب کیا کیونکہ دہلی پولیس اور سی آر پی ایف دونوں وزارتِ داخلہ کے ماتحت کام کرتی ہیں۔ کھڑگے نے سخت لہجے میں کہا کہ ’طلبا پر پیلٹ گن چلانے کے ذمہ دار وزیر داخلہ ہیں۔ وہ اب بند کمروں میں چھپے بیٹھے ہیں، لیکن ایک دن ہم آپ کو وہاں سے بھی باہر کھینچ لائیں گے۔‘ انہوں نے پوچھا کہ اگر حکومت واقعی امتحانات میں شفافیت اور نقل و پرچہ لیک جیسے مسائل کے خاتمے کے لیے سنجیدہ تھی تو ایسا قانون پہلے کیوں نہیں لایا گیا؟ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے اصلاحات کے لیے نہیں بلکہ دہلی میں جاری طلبہ احتجاج کو ٹھنڈا کرنے کے لیے یہ بل پیش کیا ہے۔

ملک ارجن کھڑگے نے الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی سیاسی حکمت عملی کی وجہ سے ملک کو مسلسل پرچہ لیک، طلبہ کے احتجاج اور پولیس کی سخت کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے مطابق اگر حکومت نے بروقت مؤثر اقدامات کیے ہوتے تو نہ طلبہ کو سڑکوں پر آنا پڑتا اور نہ ہی ان پر طاقت کا استعمال ہوتا۔ کھڑگے نے کہا کہ احتجاجی طلبہ کے جسموں پر لگنے والا ہر زخم حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ان کے مطابق گزشتہ دو ماہ کے دوران پیش آنے والے واقعات نے پورے ملک کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ ملک بھر کے طلبہ اور نوجوان امتحانی نظام کی ناکامیوں کے خلاف سڑکوں پر نکلے، جبکہ اپوزیشن نے ان کی آواز کو پارلیمنٹ کے اندر اور باہر بھرپور انداز میں اٹھایا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ عوامی دباؤ میں اضافہ کے بعد حکومت کو جھکنا پڑا۔ معمر رہنما نے اس موقع پر احتجاج کرنے والے طلبہ اور نوجوانوں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ان کی جدوجہد رنگ لائی، جس کے نتیجے میں وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو بھی عہدے سے ہٹایا گیا۔ ان کے مطابق حکومت نوجوانوں کی طاقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوگئی۔ اس پسپائی کی وجہ انہوں نے اقتدار کھونے کا خوف بتایا۔ وہ بولے اگر حکومت بروقت طلبہ کے نمائندوں سے مذاکرات کرتی تو حالات اس قدر خراب نہیں ہوتے۔

راہل گاندھی نے لوک سبھا میں جب سوال کیا کہ آخر امت شاہ ایوان کا سامنا کرنے سے ”اتنے خوف زدہ“ کیوں ہیں، اور ان کی غیر حاضری قصوروار ہونے کا تاثر دیتی ہے یعنی یہ شاہ کی داڑھی میں تنکا ہے تو وزیراعظم اور وزیر داخلہ نے اپنا دفاع میں کرن رجیجو کو آگے کردیا۔ وہ بولے راہل گاندھی اس بات کا ثبوت دیں کے امیت شاہ نے فائرنگ کا حکم دیا اور پھر باہر آکر کہا کہ گولی تو چلی ہی نہیں۔ سوال یہ ہے کہ گولی نہیں چلی تو ثبوت کیوں مانگا جارہا ہے؟ اور پیلیٹ کا مطلب چھرّا ہوتا ہے گن بندوق کو کہتے ہیں۔ چھروں کی بندوق کا قریب سے استعمال جان لیوا ہوسکتا ہے یا بینائی تو جا ہی سکتی ہے۔ راہل گاندھی نے پیلیٹ گن سے زخمی ہونے ارشد سے ملاقات کی اور ان کی ویڈیو بھی دکھائی۔ راہل کاندھی کا کہنا ہے کہ طاقت کے استعمال کا فیصلہ وزیراعظم یا وزیر داخلہ ہی کرسکتے ہیں۔ اس لیے اگر ان کی اجازت کے بغیر اپنے طلباء اور نوجوانوں پر گولی چلی تو یہ وزیر داخلہ کی نااہلی ہے اس کسی نااہل فرد کو اس اہم ذمہ داری پر رہنے کے بجائے استعفیٰ دے دینا چاہیے۔

بی جے پی نے کرن رجیجو کے بعد سمبت پاترا کو آگے کیا تو انہوں نے بھی وہی غلطی دوہرائی۔ پہلے تو کہا کہ گولی نہیں چلی پھر بولے یہ کام وزیر داخلہ کا نہیں ہے۔ اس سے بی جے پی کا ایک بہت بڑا بیانیہ خطرے میں پڑ گیا جس میں ملائم سنگھ یادو کو ایودھیا میں کارسیوکوں کا قاتل ٹھہرایا جاتا تھا۔ دہلی کے اندر اگر پیلیٹ گن سے گولی یا لاٹھی چارج کے لیے اگر امیت شاہ ذمہ دار نہیں ہیں تو ایودھیا کی گولی باری کے لیے ملائم سنگھ یادو ذمہ دار کیسے ہوگئے اور ان کو بی جے پی نے پدم بھوش کے اعزاز سے کیوں نوازہ؟ ملائم سنگھ یادو کے چیف سیکریٹری نرپندر مشرا تھے۔ انہوں نے کہا، ”جی ہاں، ملائم سنگھ یادو کی حکومت کے دوران میں پرنسپل سیکریٹری تھا۔ تاہم، اس قسم کے فیصلے پرنسپل سیکریٹری کی سطح پر نہیں کیے جاتے بلکہ تقریباً 90 فیصد فیصلے سیاسی نوعیت کے ہوتے ہیں، جبکہ باقی 10 فیصد فیصلوں میں ہوم سیکریٹری، چیف سیکریٹری اور ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کی تجاویز شامل ہوتی ہیں۔ مودی سرکار نے کارسیوکوں کے خون میں لت پت مشراجی کو وزیراعظم کے دفتر میں بلایا گیا اور فی الحال وہ رام مندر کی تعمیراتی سرگرمیوں کے سربراہ ہیں۔

جنتر منتر کے احجاج نے ایک دیوہیکل آکٹوپس کی مانند بی جے پی کو چار جانب سے اپنے چنگل میں جکڑ لیا ہے۔ آگے گولی برسانا اور پیچھے نااہلی کی تہمت ہے۔ دائیں جانب راہل گاندھی اور بائیں طرف ابھیجیت دیپکے ہیں۔ اوپر چندا چوری کا الزام اور نیچے ووٹ چوری کی بنیاد ہے۔ اب یہ بیچارے لوگ کس منہ سے ایوان میں آئیں مگر بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ ایک نہ ایک دن خود چھری کے نیچے آئے گی اور یومِ جشن دن بہ دن قریب سے قریب تر ہوتا جارہا ہے۔ مودی سرکار نے پہلے تو سوچا تھا کہ یہ کاکروچ ہمارا کیا بگاڑ لیں گے۔ ہم تو کسی بھی وقت انہیں مسل کے رکھ دیں گے جیسا کے کمار وشواس کہتے تھے کہ ان کے لیے ہمارے پاس ’ہِٹ‘ ہے لیکن جب یہ بری طرح پٹ گئے تو انہوں نے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو بلی کا بکرا بنا کر سمجھ لیا کہ اب معاملہ رفع دفع ہوجائے گا مگر اب پیلیٹ گن کے چھرے رہ رہ کر اس سرکار کے سینے کو چھلنی کررہے ہیں۔ ان کے زخموں سے سرکار لہولہان ہوچکی ہے۔ ان حملوں سے بچنے کے لیے وزیراعظم اور وزیر داخلہ پر ایوان سے فرار ہونے کی نوبت آن پڑی ہے۔

وزیراعظم نریندر مودی اپنے غیر ملکی دوروں کی سنچری مکمل کرچکے ہیں مگر پچھلے سال تک ان کے 85 فیصد دورے پارلیمانی اجلاس کے دوران ہوئے تھے۔ اس لیے ان پر یہ الزام لگتا رہا ہے کہ وہ جان بوجھ کر پارلیمانی مباحث سے بچنے کے لیے ملک سے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ویسے دہلی میں رہتے ہوئے بھی وہ ایوان کے اجلاس میں کسی کی بات سننے یا کوئی جواب دینے کے لیے نہیں آتے۔ وہ تو اپنی لکھی لکھائی تقریر کو خوب مشق کے بعد پیش کرنے کی غرض سے نعروں کی گونج میں حاضر ہوتے ہیں اور اسی طرح اپنی غزل سنا کر لوٹ جاتے ہیں۔ پہلے ان کے آنے پر جئے شری رام کا نعرہ لگتا تھا اب ووٹ چور اور چندہ چور کے نعروں سے استقبال ہوتا ہے۔ ان کی غیر موجودگی میں حزب اختلاف کو ڈانٹنے ڈپٹنے اور دھمکی دینے کا کام امیت شاہ کرتے تھے اور ارکان سمجھانے بجھانے یا پچکارنے اور دلآزاری کا اظہار کرکے خاموش کرنے کی ذمہ داری راجناتھ سنگھ ادا کرتے تھے لیکن اس بار سائیکل کا ایک اور پہیہ پنکچر ہوگیا کیونکہ مودی جی کا سب سے وفادار سپہ سالار امیت شاہ بھی ایوان پارلیمان سے فرار ہوگیا۔ یہ قدرت کی عجب ستم ظریفی ہے کہ شیوسینا اور ترنمول کانگریس کے جن ارکان پارلیمان کو خرید قومی جمہوری محاذ میں شامل کرلیا گیا ہے وہ سب تو بڑے مزے سے اقتدار کی صفوں میں براجمان ہیں مگران کو لانے والا خود غائب ہے۔ اب تو انموقع پرستوں کی زبان پر ساحر لدھیانوی کا یہ نغمہ ہوگا۔

تم نہ جانے کس جہاں میں کھو گئے
ہم بھری دنیا میں تنہا رہ گئے

☆☆☆

آدمی کو چاہیے وقت سے ڈر کر رہے

کافی وقت پہلے وقت نام کی ایک فلم آئی تھی جس میں پلک جھپکتے ہی بلراج ساہنی جو ایک امیر ترین تاجر تھے۔ اور ایک موقع پر وہ بڑی بڑی باتیں کررہے تھے اور مستقبل کے منصوبے بتارہے تھے تبھی اچانک زلزلہ آجانے سے تباہ وبرباد ہوگئے۔ ان کی بیوی اور بچے بھی ان سے بچھڑ گئے اور وہ خود بھی دانے دانے کو محتاج ہوگئے اس فلم نے فلم ناظرین کو بہت متاثر کیا تھا۔ فلم کا ٹائٹل نغمہ بھی بہت مشہور ہوا تھا۔ جس کو ساحر لدھیانوی نے یوں لکھا تھا کہ

وقت سے دن اور رات وقت سے کل اور آج
وقت کی ہر شے غلام وقت کا ہر شے پہ راج
وقت کی پابند ہیں آتی جاتی رونقیں
وقت ہے پھولوں کی سیج وقت ہے کانٹوں کا تاج
آدمی کو چاہیے وقت سے ڈر کر رہے
کون جانے کس گھڑی وقت کا بدلے مزاج

اس گانے کے بول میں پوری فلم کی کہانی اور وقت کی سفاکی اور مہربانی دونوں پہلوؤں کو بہت خوبصورتی سے پیش کیا گیا تھا۔ یہ تو تھی ایک فلم کی بات لیکن یہ حقیقت ہے کہ کبھی کبھی بہت ہی شاندار، جاندار مظبوط اور مستحکم حکومتیں اور قدیم تہذیبیں اور ممالک آناً فاناً معمولی وجوہات یا زلزلوں کے جھٹکوں سے ایسے ہی زمین بوس ہوجاتے ہیں۔ صدام حسین اور کرنل قزافی نے خواب میں بھی نہیں سوچا ہوگا کہ ان کا انجام اتنا عبرتناک ہوگا۔ بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کو اپنی جان بچانے کے لئے دیکھتے ہی دیکھتے ہی اپنا ملک چھوڑ کر فرار ہونا۔ وزویلا کے سربراہ کو راتوں رات امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اٹھوالیا۔ اور یہی کچھ کچھ وقت پہلے سری لنکا میں ہوا تھا۔ لوگ صرف آنے والے زمانوں کے لئے عبرت نشان ہی بن کر رہ گیئے، یا یوں کہ ایک حقیر سی اور معمولی چنگاری نے شاہی محلات کو راکھ کے ڈھیروں میں تبدیل کیا ہے، انسانی عقل ان کے مٹنے اور اور بالکل مختصر سی مدت میں ان کے زمین بوس ہونے کی وجوہات پر اب تک حیران و پریشان ہے واقعات بہت سے ہیں بشرطیکہ انسان درسعبرت حاصل کرے۔ لیکن یہ ”وقت“ ہے، ’زمانہ‘ ہے جو ازل سے کارفرما ہے، کہتے ہیں کہ

نہیں تھا عالم امکاں میں کچھ مگر موجود
ازل سے وقت ترے نام کی اذاں میں ہے

جو اپنی تسبیح روز وشب کا احتساب کرتا رہتا ہے، بہرحال اللہ ہی کے منصوبے بہتر اور کارگر ہوتے ہیں، خاص طور اس وقت یہ وقت کروٹ لیتا ہے جب انان اپنی طاقت، دولت اور حکومت کے نشے میں خود کو ہی خدا سمجھنے لگتا ہے یا خود کو ناقابل تسخیر سمجھنے لگتا ہے۔ اسے اپنی تدابیر اور حکمت عملیوں پر غرور سا آجاتا ہے۔ مگر اللہ تعالی خیر الماکرین ہے وہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ وہ حکیم ہے اس لئے سب سے بہتر اسی حکمت ہے وہ خبیر ہے اس لئے اسے سب کی خبر ہے جو ہو چکا ہے، جو ہو رہا ہے اور وہ بھی جو ہونے والا ہے اس سے اللہ تعالی ذات باخبر ہے،، وہی وقت ہے وہی زمانہ ہے۔ اس دست قدرت سے کب کیا وقع پذیر ہوگا یہ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جب انسان کا یقین کمزور ہونے لگتا ہے تب اس کی قدرت کوئی نہ کوئی ایسا کارنامہ انجام دے دیتی ہے کہ انسانی عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ اور متکبر لوگ انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ ذرا یاد کیجئے جب ہندوستان کے چیف جسٹس محترم سوریا کانت جی نے ایک طنزیہ ریمارک میں بے روزگار نوجوانوں کو کاکروچ اور پیراسٹیز (پرجیوی) سے تشبیہ دی، ۱۶ مئی کو اس طنز اور تضحیک کے ردعمل میں ابھجیت دیپکے نے اس طنز کو اپنے گلے کا ہار بنا کر نوجوانوں اور بے روزگاروں کو سوشل میڈیا پر مجتمع ہونے کی پریرنا (تحریک) دی، حیرت انگیز بات یہ ہے کہ محض چند دنوں میں ہی اس پارٹی کے ممبران کی تعداد کروڑوں میں پہنچی، اس کی یہ تیز رفتاری دراصل حالیہ پیپر لیک اور امتحانی بے ضابطگیوں کے خلاف ایک آندھی اور طوفان تھا جس نے اپنے سامنے ہر آنے والی چیز اور رکاوٹ کو اپنے ساتھ بہا لیا، چونکہ امتحانی بے ضابطگیوں اور پیپر لیکس اس سے پہلے بھی ہوتے رہے تھے اور گزشتہ برسوں سے مقابلے کے امتحانات میں مسلسل بحران پیدا ہوتا رہا تھا، جس کی وجہ سے لاکھوں نوجوانوں کا مستقبل نہ صرف تاریک ہوتا گیا بلکہ ان کی ذہنی کیفیت بھی متاثر ہوتی رہی جس کے ردعمل میں اس بار کئی نوجوانوں نے اپنی زندگیوں کا خاتمہ ہی کرلیا۔

حضرت علیؑ کا قول ہے کہ ”کفر کے معاشرے چل سکتے ہیں لیکن ظلم و جبر کے معاشرے نہیں چل سکتے، ایسا لگتا تھا کہ موجودہ سرکار جس طرح ہر مسلے کو نظر انداز کر کے اپنے اور اپنے حواریوں کے مفادات کی رکھوالی میں کامیاب رہی ہے۔ ان کے وہم وگمان میں بھی یہ نہیں رہا ہوگا کہ صرف چند دنوں میں ان کے مظبوط درودیوار ہل جائیں گے۔ مگر وقت کروٹ لے چکا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے طلبہ تحریک نے سارے بھارت کو اپنی لپیٹ میں لیا، اور طلبا کے والدین اور مثبت سوچ کے حامل لوگ بڑی تیز رفتاری سے اس تحریک کے ساتھ جڑ گئے جنہوں نے جنتر منتر کو اپنا احتجاجی مسکن بنا کر اپنے عزائم کا اظہار کیا، اس دوران حکومت کی طرف سے وہی پرانے اور آزمائے ہوئے فرسودہ طریق کار، طاقت کے استعمال کو بروئے کار لایا گیا، مگر نگاہ چرخ نے دیکھا کہ تاریخ رقم ہوگئی۔

نیپال میں فرقہ وارانہ کشیدگی؟

پروفیسر مشتاق احمد

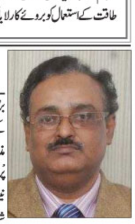

برصغیر کی تاریخ میں نیپال کو ہمیشہ ایک ایسے ملک کے طور پر دیکھا جاتا رہا ہے جہاں مختلف مذاہب، زبانوں، نسلوں اور ثقافتوں کے لوگ نسبتاً پُرامن ماحول میں ساتھ رہتے آئے ہیں۔ اگرچہ نیپال دنیا کا واحد ہندو ریاست ہونے کی شناخت رکھتا ہے، لیکن اس کے باوجود وہاں مسلمانوں، بدھ مت کے پیروکاروں، کرات، عیسائیوں اور دیگر مذہبی گروہوں کے ساتھ بقائے باہمی کی ایک مضبوط روایت موجود رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نیپال کو جنوبی ایشیا میں مذہبی رواداری اور سماجی ہم آہنگی کی ایک مثبت مثال سمجھا جاتا تھا۔ لیکن حالیہ دنوں نیپال اور ہندوستان کے سرحدی اضلاع سرہا اور دھنوشہ میں پیش آنے والے فرقہ وارانہ فسادات نے نہ صرف نیپالی معاشرے بلکہ پورے جنوبی ایشیا کو تشویش میں مبتلا کردیا ہے۔ یہ واقعات اس بات کا اشارہ ہیں کہ اگر نفرت، مذہبی انتہا پسندی اور اشتعال انگیز سیاست کو بروقت نہ روکا جائے تو وہ معاشرے بھی عدم استحکام کا شکار ہوسکتے ہیں جنہیں کبھی امن و آشتی کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ واضح ہو کہ یہ دونوں اضلاع ریاست بہار کے [illegible]

نیپال کی جغرافیائی حیثیت اسے ہندوستان اور چین کے درمیان ایک نہایت اہم ملک بناتی ہے۔ اس کی ہندوستان کے ساتھ تقریباً اٹھارہ سو کلومیٹر طویل کھلی سرحد ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان نہ صرف تجارتی بلکہ تہذیبی، خاندانی اور مذہبی تعلقات بھی صدیوں پر محیط ہیں۔ سرحد کے دونوں طرف رہنے والے لوگ ایک دوسرے کی شادی بیاہ، تہواروں اور معاشرتی تقریبات میں شریک ہوتے ہیں۔ یہی قربت دونوں ملکوں کی طاقت بھی ہے، لیکن اگر نفرت کی سیاست سرحد پار منتقل ہونے لگے تو یہی قربت ایک نئے بحران کو بھی جنم دے سکتی ہے۔ سرہا اور دھنوشہ کے حالیہ واقعات کا سب سے تشویشناک پہلو یہ ہے کہ ان میں مقامی اختلافات سے زیادہ منظم نفرت انگیز عناصر کے کردار کی بات سامنے آرہی ہے۔ مذہبی جلوس، اشتعال انگیز نعرے، سوشل میڈیا پر افواہوں کی گردش اور اشتعال پیدا کرنے والی تقاریر نے حالات کو خراب کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ جدید دور میں فساد صرف سڑکوں پر نہیں بھڑکتے بلکہ پہلے موبائل فون کی اسکرینوں پر جنم لیتے ہیں۔ ایک جھوٹی خبر، ایک پرانی ویڈیو یا ایک نفرت انگیز [illegible]

رہا۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ نیپال میں مسلمان کئی صدیوں سے آباد ہیں۔ انہوں نے تجارت، دستکاری، تعلیم، طب، زراعت اور قومی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کبھی بھی ان کی موجودگی کو ریاست کے لیے خطرہ نہیں سمجھا گیا۔ اسی طرح بدھ مت، ہندو مت اور دیگر مذاہب کے ماننے والے بھی ایک دوسرے کے ساتھ احترام کے رشتے میں بندھے رہے ہیں۔ یہی تنوع نیپال کی اصل طاقت رہا ہے۔ یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ نیپال میں پہلے کبھی کوئی کشیدگی نہیں ہوئی، لیکن یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ وہاں فرقہ وارانہ نفرت کو کبھی قومی سیاست کا بنیادی موضوع نہیں بنایا گیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہاں کے عوام نے جمہوری تبدیلیوں، بادشاہت کے خاتمے، آئینی اصلاحات اور سیاسی اتار چڑھاؤ کے باوجود سماجی ہم آہنگی کو بڑی حد تک برقرار رکھا۔ آج سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ اگر نفرت پھیلانے والی تنظیموں کو کھلی چھوٹ مل گئی تو نوجوان نسل کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہیں۔ بے روزگاری، غربت، تعلیم کی کمی اور سوشل میڈیا کا غیر ذمہ دارانہ استعمال انتہا پسند گروہوں کے لیے سازگار ماحول پیدا کرتا ہے۔ ایسے عناصر نوجوانوں کے جذبات کو مذہب کے [illegible]

رہنماؤں پر بھی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ مندر، مسجد، گرجا گھر اور خانقاہیں نفرت کی نہیں بلکہ محبت، اخلاق اور انسانیت کی تعلیم دیں۔ اگر مذہبی قیادت مشترکہ طور پر امن اور بھائی چارے کا پیغام دے تو معاشرے میں کشیدگی کو بہت حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔ تعلیمی اداروں کا کردار بھی انتہائی اہم ہے۔ نصاب میں مذہبی رواداری، آئینی اقدار، انسانی حقوق اور تنوع کے احترام کو مؤثر انداز میں شامل کیا جانا چاہیے۔ طلبہ کو یہ سکھایا جائے کہ اختلاف دشمنی نہیں ہوتا بلکہ جمہوری معاشرے کی ایک فطری حقیقت ہے۔ میڈیا کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا ہوگا۔ سنسنی خیزی اور ریٹنگ کی دوڑ میں ایسے واقعات کو اس انداز سے پیش کرنا کہ نفرت مزید بڑھے، صحافتی اخلاقیات کے خلاف ہے۔ میڈیا کو مصدقہ خبروں، ذمہ دارانہ تجزیے اور امن کے فروغ کو ترجیح دینی چاہیے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم بھی اپنی ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں ہوسکتے۔ نفرت انگیز مواد، جعلی ویڈیوز اور اشتعال انگیز مہمات کو بروقت روکنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ڈیجیٹل خواندگی کو فروغ دینا بھی ناگزیر ہے تاکہ لوگ ہر خبر پر یقین کرنے کے بجائے [illegible]

تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا جب تک خطے کے ممالک مذہبی رواداری، آئینی مساوات اور سماجی انصاف کو اپنی قومی پالیسیوں کا بنیادی حصہ نہ بنائیں۔ اقتصادی ترقی، سیاحت، سرمایہ کاری اور علاقائی تعاون کا دارومدار بھی داخلی امن پر ہوتا ہے۔ نیپال کی پہچان اس کے بلند پہاڑ، ہمالیہ، بدھ کی جائے پیدائش لمبنی، کثیر الثقافتی معاشرہ اور پُرامن عوام ہیں، نہ کہ فرقہ وارانہ کشیدگی۔ اس لیے ضروری ہے کہ ملک کی تمام سیاسی جماعتیں وقتی سیاسی فائدے سے اوپر اٹھ کر قومی یکجہتی کو ترجیح دیں۔

مختصر یہ کہ سرہا اور دھنوشہ کے حالیہ واقعات صرف نیپال کے لیے نہیں بلکہ پورے جنوبی ایشیا کے لیے ایک تنبیہ ہیں۔ نفرت کی آگ جب بھڑکتی ہے تو وہ کسی ایک مذہب، ایک برادری یا ایک علاقے کو نہیں جلاتی بلکہ پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اس کے برعکس محبت، انصاف، رواداری اور مکالمہ وہ ستون ہیں جن پر پائیدار امن کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ نیپال نے ایک صدی تک مذہبی ہم آہنگی کی جو مثال قائم کی ہے، اسے برقرار رکھنا صرف نیپالی حکومت کی ذمہ داری نہیں بلکہ ہر شہری، ہر مذہبی رہنما، ہر استاد، ہر صحافی اور ہر ذمہ دار سیاسی قائد کا فرض ہے۔ امید کی جانی چاہیے کہ دانش مندی، قانون کی حکمرانی اور عوامی بیداری کے ذریعے نفرت کے ان بادلوں کو چھانٹ دیا جائے گا اور نیپال ایک بار پھر امن، بھائی چارے اور مشترکہ تہذیب کی روشن مثال بن کر سامنے آئے گا۔ اس لئے اقلیت طبقے کے افراد کو بھی یہ سمجھنا ہوگا کہ حالیہ برسوں میں جس طرح کی [illegible]

پرنسپل ایس۔ ایم کالج، دربھنگہ (بہار)
موبائل: 9431414586
ای میل: rm.meezan@gmail.com

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

[illegible]
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

نیٹ پیپر لیک کا سنگین معاملہ
طلبہ پر کارروائی اور سیاست کا نیا محاذ

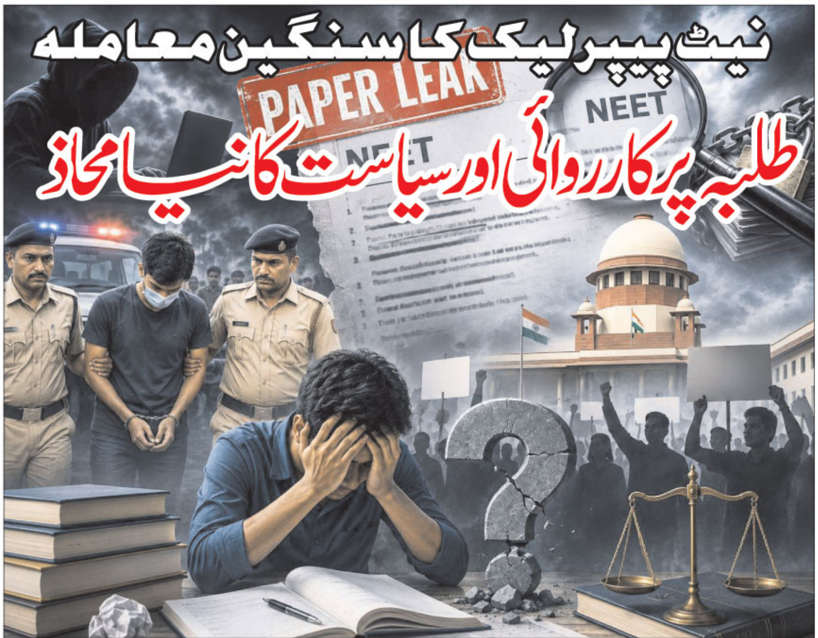

جاوید جمال الدین

ہندوستان میں نیٹ (NEET) پیپر لیک، امتحانی بے ضابطگیوں اور اس کے خلاف ملک گیر طلبہ تحریک اب محض ایک تعلیمی یا انتظامی مسئلہ نہیں رہا بلکہ یہ ملک کی سیاست، جمہوری حقوق اور نوجوانوں کے مستقبل سے جڑا ایک انتہائی حساس قومی معاملہ بن چکا ہے۔ لاکھوں طلبہ کے مستقبل سے وابستہ اس تنازع نے ایک طرف حکومت کی امتحانی نظام پر گرفت اور شفافیت کے دعووں کو سوالات کے گھیرے میں کھڑا کر دیا ہے، تو دوسری طرف احتجاج کرنے والے طلبہ کے خلاف مبینہ پولیس کارروائی، مقدمات کے اندراج، سوشل میڈیا اکاؤنٹس بند کیے جانے اور اظہارِ رائے پر قدغن جیسے الزامات نے سیاسی ماحول کو مزید کشیدہ بنا دیا ہے۔

مانسون اجلاس کے دوران پارلیمنٹ کے اندر اور باہر اپوزیشن نے ان معاملات کو پوری شدت سے اٹھایا، جبکہ لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پر براہِ راست حملہ کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ حکومت نوجوانوں کی آواز کو طاقت کے ذریعے دبانا چاہتی ہے۔ ادھر بی جے پی کی رکنِ پارلیمنٹ اور فلمی اداکارہ کنگنا رناوت کے متنازع بیان نے اس پورے تنازع کو ایک نئی سیاسی اور سماجی بحث میں تبدیل کر دیا۔

نیٹ امتحان ملک کے لاکھوں طلبہ کے لیے طبی تعلیم کا سب سے اہم دروازہ سمجھا جاتا ہے۔ ہر سال لاکھوں امیدوار برسوں کی محنت اور شدید مسابقت کے بعد اس امتحان میں شریک ہوتے ہیں۔ لیکن پیپر لیک اور امتحانی بے ضابطگیوں کے الزامات نے اس پورے نظام کی ساکھ کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ طلبہ کا کہنا ہے کہ جب امتحان کی شفافیت ہی مشکوک ہو جائے تو محنت، صلاحیت اور میرٹ کی حیثیت بے معنی ہو جاتی ہے۔ اسی احساسِ محرومی کے نتیجے میں مختلف ریاستوں سے ہزاروں طلبہ دہلی پہنچے اور جنتر منتر پر احتجاج شروع کیا۔ بعد ازاں ”پارلیمنٹ چلو مارچ“ کے ذریعے انہوں نے اپنی آواز براہِ راست حکومت اور پارلیمنٹ تک پہنچانے کی کوشش کی۔

اپوزیشن جماعتوں اور طلبہ تنظیموں کا الزام ہے کہ پرامن احتجاج کو طاقت کے ذریعے دبانے کی کوشش کی گئی۔ ان کے مطابق متعدد مقامات پر لاٹھی چارج کیا گیا، بعض مظاہرین پر پیلیٹ گن کے استعمال کے الزامات بھی سامنے آئے، جبکہ کئی طلبہ رہنماؤں کو حراست میں لے کر ان کے خلاف مقدمات درج کیے گئے۔ مزید یہ کہ احتجاج سے وابستہ متعدد سوشل میڈیا اکاؤنٹس اور صفحات کو بھی بلاک یا ٹیک ڈاؤن کیے جانے کی خبریں سامنے آئیں، جس کے بعد اظہارِ رائے کی آزادی پر بھی سوالات اٹھنے لگے۔ حکومت کے ناقدین کا کہنا ہے کہ اگر نوجوان اپنے مستقبل سے متعلق سوال بھی نہ اٹھا سکیں تو یہ جمہوری نظام کے لیے نیک شگون نہیں ہو سکتا۔ دوسری جانب حکومت کا موقف یہ رہا ہے کہ قانون و انتظام برقرار رکھنا ریاست کی ذمہ داری ہے اور اگر کسی احتجاج کے دوران قانون شکنی یا تشدد کے واقعات پیش آئیں تو کارروائی ناگزیر ہو جاتی ہے۔

لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی نے اس معاملے کو حکومت کے لیے ایک بڑا اخلاقی اور سیاسی چیلنج قرار دیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ”ایکس“ پر لکھا:

وزیر اعظم مودی اور امت شاہ! آپ جین زی کو دھمکا کر خاموش نہیں کرا سکتے۔ پہلے آپ نے ان کی ہڈیاں توڑیں، اب ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی جا رہی ہیں اور ان کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس بند کرائے جا رہے ہیں۔ یاد رکھیے، آپ ہندوستان کا ماضی ہیں جبکہ یہ نوجوان ہندوستان کا مستقبل ہیں۔ راہل گاندھی نے حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کے ساتھ طاقت کا استعمال کسی بھی صورت میں مسئلے کا حل نہیں ہو سکتا۔ ان کے مطابق جو نسل ملک کا مستقبل ہے، اگر وہی ریاستی اداروں پر اعتماد کھو بیٹھے تو اس کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔

انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ اس پورے معاملے کی سپریم کورٹ کی نگرانی میں ایک آزاد، غیر جانب دار اور اعلیٰ سطحی کمیٹی سے تحقیقات کرائی جائیں تاکہ تمام حقائق سامنے آ سکیں اور ذمہ دار عناصر کے خلاف کارروائی ہو۔ مانسون اجلاس کے دوران انڈیا بلاک نے اس معاملے کو پوری شدت سے اٹھایا۔ پارلیمنٹ کے احاطے میں اپوزیشن اراکین نے نہ صرف احتجاج کیا بلکہ حکومت کے خلاف شدید نعرے بازی بھی کی۔ احتجاج کا دوسرا اہم موضوع ایودھیا کے رام مندر میں عطیات کی مبینہ چوری تھا۔ اپوزیشن کا موقف تھا کہ دونوں معاملات میں شفاف تحقیقات ہونی چاہئیں اور حکومت کو جواب دہ بنایا جانا چاہیے۔ پرینکا گاندھی واڈرا نے کہا کہ اگر طلبہ پر واقعی ضرورت سے زیادہ طاقت استعمال کی گئی ہے تو وزیر داخلہ امت شاہ کو ایوان میں آکر اس کی وضاحت کرنی چاہیے۔ ان کا سوال تھا کہ آخر وہ کون سا افسر یا اتھارٹی تھی جس نے احتجاجی طلبہ کے خلاف سخت کارروائی کا حکم دیا۔ پارلیمنٹ کے مکر دوار کے سامنے ہونے والے احتجاج میں اپوزیشن کے تمام اراکین ایک ایسے بینر کے پیچھے کھڑے تھے جس پر بڑے حروف میں لکھا تھا: ”کس نے حکم دیا؟“

یہ سوال دراصل پورے تنازع کا مرکزی نکتہ بن چکا ہے۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ اگر طلبہ پر طاقت کا استعمال ہوا، اگر مقدمات درج کیے گئے اور اگر سوشل میڈیا اکاؤنٹس بند کیے گئے تو اس کی منظوری کس سطح پر دی گئی؟ حکومت کو اس کا واضح جواب دینا ہوگا۔

احتجاج کے دوران ایک علامتی ”دان پیٹی“ بھی رکھی گئی، جس میں اراکین پارلیمنٹ نے رقم ڈال کر رام مندر میں عطیات کی مبینہ چوری کے معاملے کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کی۔ اسی دوران بی جے پی رکنِ پارلیمنٹ اور اداکارہ کنگنا رناوت نے احتجاج کرنے والی نسل کے بارے میں سخت الفاظ استعمال کیے، جس سے ایک نئی بحث چھڑ گئی۔ انہوں نے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر احتجاج سے متعلق وائرل ویڈیوز پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ان ویڈیوز میں استعمال ہونے والی زبان انتہائی غیر مہذب ہے۔ انہوں نے نئی نسل کو ”گٹر جنریشن“ قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی میں اس قدر غیر شائستہ رویہ نہیں دیکھا۔

ان کا کہنا تھا کہ بھارت اپنی تہذیب، شائستگی اور ثقافتی روایات کے لیے دنیا بھر میں پہچانا جاتا ہے، لیکن احتجاج کے دوران استعمال ہونے والی زبان ان روایات سے مطابقت نہیں رکھتی۔

کنگنا رناوت کے بیان پر کانگریس، آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے شدید ردعمل ظاہر کیا۔ اے آئی ایم آئی ایم کے رہنما وارث پٹھان نے کہا کہ کسی پوری نسل کو توہین آمیز الفاظ سے مخاطب کرنا انتہائی افسوسناک ہے اور ایک منتخب رکنِ پارلیمنٹ کو اپنے منصب کے وقار کا خیال رکھنا چاہیے۔ کانگریس رہنماؤں نے بھی کہا کہ عوامی نمائندوں کو اختلافِ رائے کے باوجود مہذب زبان اختیار کرنی چاہیے، کیونکہ ایسے بیانات نوجوانوں اور سیاسی ماحول میں مزید تلخی پیدا کرتے ہیں۔ طلبہ تحریک سے وابستہ سوربھ داس نے کنگنا رناوت کے بیان پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ جنریشن زی نے ملک میں جمہوریت، آئینی اقدار اور عوامی مسائل کو اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

ان کے مطابق اگر نوجوان اپنے مستقبل کے تحفظ کے لیے آواز بلند کر رہے ہیں تو انہیں بدنام کرنے کے بجائے ان کے سوالات کا جواب دیا جانا چاہیے۔ اس پورے معاملے نے سوشل میڈیا پر بھی شدید بحث چھیڑ دی ہے۔ ایک طبقے نے احتجاج کے دوران بعض مظاہرین کی سخت زبان اور نعرے بازی پر اعتراض کیا، جبکہ دوسرے طبقے نے احتجاج کو جمہوری حق قرار دیتے ہوئے کنگنا رناوت کے بیان کو غیر ذمہ دارانہ قرار دیا۔ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ اس بحث نے صرف طلبہ تحریک ہی نہیں بلکہ نئی نسل، اظہارِ رائے، جمہوری احتجاج اور عوامی نمائندوں کی زبان جیسے اہم موضوعات کو بھی قومی سطح پر زیر بحث لا کھڑا کیا ہے۔

سیاسی حلقوں کا ماننا ہے کہ اگر یہ تنازع اسی شدت سے جاری رہا تو اس کے اثرات پارلیمنٹ کی کارروائی سے لے کر آئندہ انتخابی سیاست تک محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ نوجوان ووٹروں کا اعتماد کسی بھی سیاسی جماعت کے لیے انتہائی اہم ہوتا ہے، اس لیے حکومت اور اپوزیشن دونوں اس معاملے کو اپنے سیاسی بیانیے کے مطابق پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

نیٹ پیپر لیک کا معاملہ اب صرف ایک امتحان یا چند بے ضابطگیوں کا مسئلہ نہیں رہا بلکہ یہ نوجوانوں کے مستقبل، ریاستی جواب دہی، تعلیمی نظام کی شفافیت، اظہارِ رائے کی آزادی اور جمہوری اقدار کے تحفظ کا ایک بڑا امتحان بن چکا ہے۔ حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام الزامات کا شفاف اور حقائق پر مبنی جواب دے، جبکہ اپوزیشن پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس حساس معاملے کو محض سیاسی فائدے کے بجائے لاکھوں طلبہ کے مستقبل کے تناظر میں اٹھائے۔ اگر تمام فریق ذمہ داری، شفافیت اور آئینی تقاضوں کو پیشِ نظر رکھ کر آگے بڑھتے ہیں تو اس بحران سے نہ صرف تعلیمی نظام بلکہ جمہوری اداروں پر عوام کے اعتماد کو بھی مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔ بصورت دیگر یہ تنازع مستقبل میں مزید گہرا ہو کر قومی سیاست کا ایک مستقل موضوع بن سکتا ہے۔

javedjamaluddin@gmail.com

جمہوریت: احتجاج، گالیاں اور سنسکار کی دُہائی

اختر جمال عثمانی۔ بارہ بنکی

گزشتہ چند برسوں میں ہندوستان کی سیاسی زبان میں ایک نمایاں تبدیلی دیکھی گئی ہے اور ایک افسوس ناک پہلو یہ سامنے آیا ہے کہ انتخابی جلسوں، ٹیلی ویژن مباحثوں، سوشل میڈیا پلیٹ فارموں اور عوامی گفتگو میں تلخی، اشتعال انگیزی اور شخصی حملوں کا اضافہ ہوا ہے اور گفتگو کا معیار مسلسل گرتا چلا گیا ہے جس نے سیاسی ماحول کو غیر معمولی حد تک متاثر کیا ہے۔ پہلے پارلیمنٹ میں سخت ترین اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کا احترام ملحوظ رکھا جاتا تھا۔ اب پالیسیوں پر بحث کم اور شخصیات پر حملے زیادہ دکھائی دیتے ہیں۔ دلیل کی جگہ طنز، مکالمے کی جگہ تحقیر اور اختلاف کی جگہ دشمنی نے لینا شروع کر دیا ہے۔ حالیہ دنوں میں جب جنریشن زی (Gen-Z) کے بعض احتجاجی مظاہروں اور سوشل میڈیا سرگرمیوں میں سخت اور نازیبا زبان استعمال ہوئی تو ملک کے مختلف حلقوں میں شدید ردعمل سامنے آیا۔ کئی سیاسی رہنماؤں، ٹی وی مبصرین اور سماجی شخصیات نے سوال اٹھایا کہ نوجوان نسل کے اخلاق اور تہذیب کو کیا ہو گیا ہے۔ انہیں سنسکار، تہذیب، قومی اقدار اور شائستگی کا سبق یاد دلایا جانے لگا۔ سیاسی لیڈران خصوصاً حکمراں جماعت کے لیڈران اور ان کا آئی ٹی سیل اپنا برسوں سے کیا جا رہا گالی گلوج بھول کر نئی نسل کو سنسکار یاد دلانے لگے۔ نوجوان وہی کچھ سیکھتے ہیں جو وہ اپنے اردگرد دیکھتے اور سنتے ہیں۔ اگر سیاست میں تلخی بڑھے، ٹی وی مباحثوں میں چیخ و پکار معمول بن جائے، اور سوشل میڈیا پر گالم گلوچ کو سیاسی وفاداری کی علامت سمجھا جانے لگے تو اس کے اثرات نئی نسل تک پہنچنا لازمی ہے گزشتہ ایک دہائی میں سوشل میڈیا نے سیاست کا مزاج بدل دیا ہے۔ پہلے سیاسی کارکن جلسوں، ریلیوں اور اخبارات کے ذریعے اپنی بات کہتے تھے، لیکن اب ہر شخص کے ہاتھ میں موبائل فون ہے اور ہر لمحہ سیاسی تبصرہ ممکن ہے۔ اس نئی دنیا نے اظہارِ رائے کو آسان ضرور بنایا، لیکن اس کے ساتھ بدزبانی، افواہوں، ذاتی حملوں اور کردار کشی کے دروازے بھی کھول دیے ہیں۔

سوشل میڈیا کے پلیٹ فارم اکثر ایسی زبان کو زیادہ پھیلاتے ہیں جو اشتعال انگیز ہو۔ سنجیدہ تجزیہ نسبتاً کم لوگوں تک پہنچتا ہے، جبکہ تضحیک، طنز، غصہ اور توہین آمیز مواد اور مذہبی نفرت پر مبنی مواد زیادہ تیزی سے وائرل ہوتا ہے۔ نتیجتاً سیاست بھی آہستہ آہستہ اسی طرزِ اظہار کی طرف مائل ہونے لگتی ہے۔ مختلف سیاسی جماعتوں پر یہ الزام بھی لگتا رہا ہے کہ انہوں نے منظم انداز میں آئی ٹی سیل کے ذریعے اپنے سیاسی بیانیے کو آگے بڑھایا ہے۔ ان کی مہمات میں بعض اوقات مخالفین کے خلاف سخت زبان، ذاتی حملوں اور منظم ٹرولنگ کا استعمال بھی دیکھنے میں آیا ہے، حالانکہ یہ بحث صرف حکمراں جماعت تک محدود نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وقت کے ساتھ مختلف سیاسی جماعتوں کے حامی بھی ایک دوسرے کے خلاف سخت زبان استعمال کرتے رہے ہیں۔ گزشتہ برسوں میں متعدد صحافیوں، سماجی کارکنوں، خواتین لکھاریوں، طلبہ رہنماؤں اور اپوزیشن سیاست دانوں نے یہ شکایت کی کہ سوشل میڈیا پر انہیں مسلسل گالیوں، دھمکیوں اور ذاتی حملوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کئی خواتین نے خاص طور پر اس بات کی نشاندہی کی کہ اختلافِ رائے کی قیمت انہیں انتہائی غیر مہذب زبان اور ہراسانی کی صورت میں ادا کرنا پڑی ہے۔ اصل مسئلہ یہی ہے کہ سیاسی اختلاف آہستہ آہستہ دشمنی میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے۔ مخالف صرف سیاسی حریف نہیں رہتا بلکہ اسے ملک دشمن، غدار، بے ایمان یا کسی سازش کا حصہ قرار دینا آسان ہو جاتا ہے۔ جب مخالف کو ایک بار برا قرار دے دیا جائے تو پھر اس کے خلاف گالیوں کا استعمال کرنا بھی بہت سے لوگوں کو غلط محسوس نہیں ہوتا۔ اسی دوران ایک اور تبدیلی بھی سامنے آئی ہے۔ عوامی مسائل جیسے تعلیم، صحت، روزگار، معیشت، مہنگائی، کسانوں کے مسائل، نوجوانوں کے مستقبل اور عدالتی اصلاحات پر گفتگو کم ہونے لگی، جبکہ مذہبی جذبات کو ابھارنے کی کوشش اور مسلسل سیاسی محاذ آرائی نے زیادہ جگہ حاصل کر لی۔ یہاں زبان صرف سیاسی اختلافات تک محدود نہیں رہتی بلکہ مذہب، ذات، برادری، علاقائی شناخت اور قوم پرستی کے جذبات بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک معمولی سیاسی اختلاف بھی بعض اوقات شدید گالی گلوچ کا محرک بن جاتا ہے۔ حالیہ دنوں میں جنریشن زی کے احتجاجی نعروں اور سخت زبان پر ہونے والی بحث نے دراصل اسی بڑے مسئلے کو دوبارہ سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ ایک طرف نوجوانوں کو سنسکار یاد دلائے جا رہے ہیں، تو دوسری طرف یہ سوال بھی پوچھا جا رہا ہے کہ کیا گزشتہ برسوں میں سیاسی لیڈروں، جماعتوں، ٹی وی مباحثوں اور سوشل میڈیا نے خود وہ ماحول پیدا نہیں کیا جس میں گالیوں کو فوقیت حاصل ہو گئی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ یک طرفہ طور پر مہذب نہیں ہوا جا سکتا۔ اگر زبان کی شائستگی ایک قومی قدر ہے تو اس کا اطلاق ہر شہری، ہر جماعت، ہر رہنما اور ہر کارکن پر یکساں ہونا چاہیے۔ اگر ایک فریق کی بدزبانی قابلِ مذمت ہے تو دوسرے فریق کی بدزبانی بھی قابلِ مذمت ہے۔ یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ تمام نوجوان گالی گلوچ کرتے ہیں یا پوری ایک نسل کو بدتمیز قرار دے دیا جائے۔ اسی لیے اگر ہم واقعی اس بحران کو سمجھنا چاہتے ہیں تو صرف الفاظ پر نہیں بلکہ ان حالات پر بھی غور کرنا ہوگا جنہوں نے اس طرح کی گالی گلوج کی زبان کو جنم دیا۔ ہر نسل اپنے دور کے حالات سے متاثر ہوتی ہے، ۔جنریشن زی وہ نسل ہے جو تقریباً سن 1997 کے بعد پیدا ہوئی۔ اس نسل نے بچپن سے ہی انٹرنیٹ، اسمارٹ فون اور سوشل میڈیا کی دنیا میں آنکھ کھولی۔ اس کے لیے معلومات تک رسائی، اظہارِ رائے اور دنیا سے رابطہ ایک معمول کی بات ہے۔ لیکن یہی سہولتیں اس نسل کو مسلسل ذہنی دباؤ، سیاسی کشیدگی اور سماجی تقسیم سے بھی دوچار کرتی ہیں۔ اس نسل کی زندگی کا بڑا حصہ ڈیجیٹل دنیا میں گزرتا ہے، جہاں ہر لمحہ سیاسی بحث، مذہبی تنازع، نفرت انگیز تبصرے، ٹرولنگ اور کردار کشی دیکھنے کو ملتی ہے۔ نوجوان اسی ماحول میں سیاسی شعور حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے ان پر اس ماحول کے اثرات کا پڑنا فطری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ معاشی مسائل بھی اس نسل کے غصے کو بڑھاتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے باوجود لاکھوں نوجوان مناسب روزگار کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ سرکاری ملازمتوں کی تعداد محدود ہے، نجی شعبے میں بھی مقابلہ شدید ہے کئی نوجوان برسوں تیاری کرنے کے باوجود مقابلے کے امتحانات میں کامیاب نہیں ہو پاتے۔ مجموعی طور پر نوجوانوں میں مستقبل کے بارے میں بے یقینی ایک اہم حقیقت ہے۔ لیکن اسی دوران سوشل میڈیا نوجوانوں کو مسلسل یہ احساس بھی دلاتا رہتا ہے کہ دوسرے چند لوگ ان سے زیادہ کامیاب، زیادہ خوشحال اور زیادہ بااثر ہیں۔ یہ موازنہ ذہنی دباؤ، بے چینی اور احساسِ محرومی کو مزید بڑھاتا ہے۔ یہی احساسِ محرومی کبھی احتجاج، کبھی طنز، کبھی میمز اور کبھی گالی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ بھی قابلِ غور ہے کہ جنریشن زی روایتی سیاسی زبان استعمال نہیں کرتی ہے۔ وہ مختصر ویڈیوز، میمز، طنزیہ جملوں، ہیش ٹیگز اور علامتی احتجاج کے ذریعے اپنی بات کہنا پسند کرتی ہے۔ اس کے اظہار کا انداز سابقہ نسلوں سے مختلف ہے، جسے بڑی عمر کے لوگ بعض اوقات بدتمیزی یا بے ادبی سمجھتے ہیں۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب مل کر سیاسی گفتگو کو دوبارہ شائستگی، دلیل، احترام اور برداشت کی طرف لے جائیں۔ گالی وقتی غصہ تو ظاہر کر سکتی ہے، مگر کسی مسئلے کا حل نہیں بن سکتی۔ اسی طرح اقتدار میں بیٹھے لوگوں کو بھی تنقید برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کرنا ہوگا اور مخالفین کو دشمن سمجھنے کے بجائے جمہوری روایت کے مطابق اختلافِ رائے کا احترام کرنا ہوگا۔ سوال یہ نہیں ہے کہ گالی کس نے پہلے دی بلکہ یہ ہے کہ رکتا کون ہے۔ ایک دوسرے کو سنسکار کی دہائی دیتے رہنے سے یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ جنریشن زی کو بھی یہ سمجھنا ہوگا گالی وقتی تسکین تو دے سکتی ہے مگر کسی نظریے کی مظبوط بنیاد نہیں بن سکتی۔ اگر گفتگو کا معیار گر جائے تو ادارے کمزور ہو جاتے ہیں جو انجام کار جمہوریت کی کمزوری کا سبب بنتے ہیں۔ آخرکار، ایک مہذب معاشرہ وہی ہوتا ہے جہاں حکومت، اپوزیشن، میڈیا، کارکن اور عوام سب کے لیے زبان اور اخلاق کے ایک ہی معیار ہوں۔ اگر ہم واقعی آنے والی نسلوں کو بہتر سیاسی ثقافت دینا چاہتے ہیں تو اس کی شروعات سب سے پہلے اپنی زبان، اپنے رویے اور اپنے طرزِ عمل سے کرنی ہوگی۔ نوجوان نسل کو سنسکار یاد دلانے کے ساتھ ساتھ خود بھی سنسکار یاد رکھنے ہونگے۔ یہی جمہوریت، تہذیب اور قومی وقار کا تقاضا ہے۔

> آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب مل کر سیاسی گفتگو کو دوبارہ شائستگی، دلیل، احترام اور برداشت کی طرف لے جائیں۔ گالی وقتی غصہ تو ظاہر کر سکتی ہے، مگر کسی مسئلے کا حل نہیں بن سکتی۔ اسی طرح اقتدار میں بیٹھے لوگوں کو بھی تنقید برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کرنا ہوگا اور مخالفین کو دشمن سمجھنے کے بجائے جمہوری روایت کے مطابق اختلافِ رائے کا احترام کرنا ہوگا۔ سوال یہ نہیں ہے کہ گالی کس نے پہلے دی بلکہ یہ ہے کہ رکتا کون ہے۔ ایک دوسرے کو سنسکار کی دہائی دیتے رہنے سے یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ جنریشن زی کو بھی یہ سمجھنا ہوگا گالی وقتی تسکین تو دے سکتی ہے مگر کسی نظریے کی مظبوط بنیاد نہیں بن سکتی۔

Mb.919450191754

درد مسلسل کی نفسیات: عادتِ اَلم اور بازیابی عظمت رفتہ

محمد لقمان ندوی، ممبئی

دل زخم کا خوگر ہے، مرہم سے عداوت ہے
آرزوئے شفا بھی اب، کہنے کو حلاوت ہے

ہر زخم خوردہ قوم کی تاریخ ایک جیسی نہیں ہوتی۔ کچھ قومیں زخم کھاتی ہیں، مگر مرہم کی تلاش میں سرگرداں رہتی ہیں اور بالآخر اپنے حال کو بدل ڈالتی ہیں، جبکہ کچھ قومیں زخم کو ہی اپنی شناخت بنا لیتی ہیں اور مرہم سے وہی عداوت پال لیتی ہیں جس کا اظہار اوپر کے شعر میں ہوا ہے۔ ہندوستان کی دو بڑی محروم اکائیاں، دلت اور مسلمان، کی تاریخ کا تقابل اسی فرق کو نہایت واضح انداز میں سامنے لاتا ہے۔ ہزاروں برس تک ذات پات کے نظام میں دلتوں کا جو حال رہا، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، مگر اس محرومی کے باوجود ایک ٹھوس، منظم اور مسلسل سیاسی و آئینی جدوجہد نے ان کے حالات میں معمولی ہی سہی، مگر قابلِ ذکر سدھار پیدا کیا۔ یہ سدھار کسی معجزے سے نہیں آیا، بلکہ دستور میں محفوظ نمائندگی، تعلیمی مواقع اور مسلسل سیاسی جدوجہد کا نتیجہ تھا۔ انہیں ایسی قیادت میسر آئی جس نے محرومی کو محض نوحہ نہ بننے دیا، بلکہ اسے تعلیم، تنظیم اور آئینی حقوق کی زبان میں ڈھال دیا۔ زخم موجود رہا، مگر مرہم سے دشمنی مول نہ لی گئی، بلکہ مرہم کو اپنا حق سمجھ کر حاصل کیا گیا۔

اس کے بالمقابل، مسلم سیاست کی گزشتہ ۷۵ / برس کی تاریخ زوال کی ایک مسلسل داستان ہے۔ نہ کوئی ایسی قیادت ابھری جو محرومی کو تنظیم اور حکمتِ عملی میں بدل سکتی، نہ کوئی ایسا اجتماعی شعور پروان چڑھا جو خود احتسابی پر آمادہ کرتا۔ نتیجہ یہ ہے کہ قوم بتدریج حاشیے پر پہنچتی گئی، اور اب صورتِ حال یہ ہے کہ محض دھکا دیا جانا ہی گویا مقدر بن چکا ہے۔ دوئم درجے کی شہریت پر قناعت ایک طرح کی خاموش رضا میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے۔ اور یہیں وہ نفسیاتی گرہ کھلتی ہے جو شعر میں پنہاں ہے۔ زخم سے یہ طویل رفاقت خود ایک عادت بن چکی ہے۔ شکایت کی زبان تیز ہے، مگر اصلاح کی طلب میں وہ حقیقی حرارت مفقود ہے جو کبھی حرکت کو جنم دیتی تھی۔ آرزوئے شفا اب محض ایک رسمی نعرہ رہ گئی ہے؛ کہنے کو حلاوت ہے، مگر عمل کو للکارنے کی سکت باقی نہیں رہی۔

ناقدین کا کہنا ہے کہ آر ایس ایس کی ہم عصر مسلم تنظیم نے جو غلطیاں کیں، ان میں سب سے بڑی یہ تھی کہ اپنی سیاسی جماعت کو ٹھنڈے بستے میں ڈال دیا اور پوری سیاسی سوچ کو کانگریس کی داشتہ بنا دیا۔ سیاسی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے اسی کے در پر جبیں سائی کو قابلِ قبول سمجھا۔ دوسری بڑی غلطی یہ ہوئی کہ تنظیم نے کبھی ذیلی تنظیموں کے قیام پر کام نہیں کیا، نہ موجودہ تنظیموں کی رہنمائی کی ضرورت محسوس کی، بلکہ انہیں رفیق کے بجائے فریق سمجھ کر ختم کرنے میں اپنی ساری توانائی صرف کر دی۔ ”ہم چوں دیگرے نیست“ کی اس غیر دانشمندانہ پالیسی نے اسے ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی میں تبدیل کر دیا، جو گویا قومی اثاثے کے دم پر بازآبادکاری کا باقاعدہ ٹھیکہ لیتی ہو۔ اس کے برعکس، آر ایس ایس کی درجنوں براہِ راست تنظیمیں ہیں اور سیکڑوں لے پالک تنظیمیں۔ ہر ایشو کے لیے الگ تنظیم، ایک باقاعدہ پروفیشنل ماڈل کے تحت۔ ان کے یہاں ہر کام درجہ بہ درجہ ہوتا ہے: دربان، چپراسی، کلرک، سینئر کلرک، ڈپٹی مینیجر، مینیجر، ڈائریکٹر، پھر مالک۔ اسی طرح میدان میں کام کرنے والوں کی بھی واضح ترتیب ہے: جھنڈا بردار، صفِ اوّل کی لیبر، جس کی ذمہ داری کام انجام دینا ہے؛ صفِ دوم کی لیبر، جو کارآمد مواد فراہم کرتی ہے؛ گراؤنڈ سپروائزر، اسٹاک سپروائزر، پروموٹر اور کیپٹن، جو براہِ راست مین باس کو رپورٹ کرتا ہے۔

مسلم تنظیموں کا حال اس کے برعکس بکھرا ہوا ہے۔ جہاں انار سو بیمار۔ مسجد کا معاملہ آئے تو فلاں تنظیم، (آر ایس ایس کی ہم عصر)، مدرسے کا معاملہ ہو تو فلاں تنظیم، فساد ہو جائے تو وہی، احتجاج کرنا ہو تو وہی، ماب لنچنگ ہو تو وہی، اوقاف کی بات ہو تو وہی؛ کیونکہ اس نے کسی دوسرے کو کھڑا ہونے ہی نہیں دیا، اور اگر کوئی کسی طرح ابھر بھی آیا تو اس کا دائرۂ کار اتنا محدود کر دیا گیا کہ۔

گھٹ کے مر جاؤں، یہی مرضی ہے میرے صیاد کی۔

مسلم اُمت روایتی جبہ و دستار کی اسیر ہو کر رہ گئی۔ عصائے پیری کو عصائے موسیٰ اور سرِ مرشد کو نفسِ عیسیٰ سمجھ بیٹھی، اور جس نے بھی اس سے ہٹ کر کچھ سمجھنے کی کوشش کی، اس پر کفر و الحاد کی شمشیر براں سونت دی گئی۔ اس کے باوجود قوم انہی اصحابِ لحوم و شحوم پر دولت کی برسات کرتی رہی۔ نہ مسلم قوم نے خود کچھ سمجھنے کی کوشش کی، نہ انہوں نے سمجھانے کی ضرورت محسوس کی۔ (نہ کوئی طلب، نہ تڑپ؛ تو پھر ”آ بیل مجھے مار“ آخر کون سی عقلمندی ہے؟)

بالکل اُس پرائیویٹ کچرا اٹھانے والی کمپنی کی طرح، جسے اس سے کوئی سروکار نہیں ہوتا کہ کس گھر کا ملبہ ہے یا کس دکان کا اسکریپ؛ اسے تو بس صفائی کرنی ہے اور حکومت سے معاوضہ وصول کرنا ہے۔ یہاں بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ مسلم اُمت سے بھر بھر کر پیسے لیے گئے، اس پر قومی یکجہتی اور جمہوریت بچاؤ کا جھنڈا لگا دیا گیا۔ قومی یکجہتی اور جمہوریت بچاؤ کے نام پر بڑے بڑے، مگر غیر ضروری، اجلاس خود منعقد کیے گئے، خود سنا گیا، خود ہی سنایا گیا، کھانا تناول فرمایا گیا، اطمینان سے پیٹ پر ہاتھ پھیرا گیا، اور پھر اگلے اجلاس کی تیاری شروع کر دی گئی۔ ابھی پانی گلے تک پہنچا ہے، سر سے اوپر نہیں ہوا۔ وقت اب بھی ہے، کچھ بہتر کیا جا سکتا ہے۔ نئے خون کی ضرورت ہے، نئی تنظیموں کی ضرورت ہے، نئے، باصلاحیت اور ہوشیار افراد کی ضرورت ہے۔ وکلاء کی ایک مضبوط ٹیم تشکیل دینے کی ضرورت ہے، جو ان بے گناہ افراد کے حق میں ان لوگوں کے خلاف مقدمات لڑے، جنہوں نے ان پر ظالمانہ اور معاندانہ کارروائیاں کیں، جھوٹے مقدمات قائم کیے اور انہیں جیلوں میں ٹھونس دیا۔ دھواں پکڑنے سے آگ نہیں بجھتی۔

مزید ایسے افراد کی ضرورت ہے جو مشکل وقت میں عملی طور پر ساتھ کھڑے ہوں۔ ہم عصر تنظیم کی ذمہ داری ہے کہ چند افراد کو صرف اسی کام پر مامور کرے کہ وہ ہندوستان بھر کی چھوٹی بڑی تنظیموں سے رابطہ کریں، انہیں ہیڈ آفس بلا کر ساتھ لیں، ہر ایک کو ایک مخصوص ایشو سونپیں، اور اپنی مانیٹرنگ ٹیم کو متحرک رکھیں۔ رہی بات فنڈ کی، تو اس کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ لہٰذا کچھ فنڈ وہ خود جمع کریں، کچھ مرکز فراہم کرے، اسی طرز پر جیسے ہم عصر تنظیم نے اپنی حکمتِ عملی ترتیب دی کہ ”سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔“ اگر ایسا ہو جائے تو یہ قوم کے لیے یقیناً نہایت مفید ثابت ہوگا۔ رہی بات سیاست کی، تو یہاں بھی وہ مسلم قیادت، جو قوم کو کچھ دینے کی صلاحیت رکھتی تھی، تقریباً ختم کر دی گئی ہے۔ اب جو قیادت سامنے شور مچاتی نظر آتی ہے، اس کے پاس شور و غوغا کے سوا کچھ نہیں۔ وہ ایسا فروخت شدہ مال ہے، جو نہ واپس ہو سکتا ہے اور نہ تبدیل۔ مذہبی چوغہ بردار رہنماؤں کا سیاسی مواقع یا سیاسی قیادت کے حصول کی کوشش کرنا، بقولِ منٹو، ایسا ہی ہے جیسے ”جیل میں جمعے کی نماز“۔ ☆☆☆☆

امرناتھ یاترا کے دوران کلگام حملہ کے ٹائمنگ اٹھے سوالات

فاروق عبداللہ، محبوبہ مفتی نے دہشت گردانہ حملے کی جانچ کا مطالبہ کیا، سیاسی رہنماؤں کا شدید ردعمل

سرینگر، (یواین آئی) جموں وکشمیر کے سابق وزرائے اعلیٰ فاروق عبداللہ اور محبوبہ مفتی نے ہفتہ کے روز کلگام میں ایک دہشت گردانہ حملے میں دو غیر مقامی مزدوروں کے قتل کی سخت مذمت کی اور اس واقعے کی مکمل تفتیش کا مطالبہ کیا۔ جہاں محبوبہ مفتی نے اسے سکیورٹی کی چوک قرار دیا، وہاں فاروق عبداللہ نے حملے کی ٹائمنگ پر سوال اٹھائے۔ جمعہ کی شام کلگام ضلع کے کیلام علاقے میں دہشت گردوں کی فائرنگ میں چھتیس گڑھ کے رہنے والے دو مزدور مارے گئے تھے۔ نیشنل کانفرنس کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے حملے کی مذمت کرتے ہوئے تفتیش کا مطالبہ کیا اور کہا کہ ابھی تک یہ صاف نہیں ہے کہ ان قتل کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے۔ فاروق عبداللہ نے کہا کہ "ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ انہیں کس نے مارا اور اس کے پیچھے کون مجرم ہیں۔ اس کی پوری ایمانداری سے جانچ ہونی چاہیے۔"

انہوں نے ایسے واقعات کے وقت پر بھی سوال اٹھایا، خاص طور پر جب جموں وکشمیر کے لیے مکمل ریاست کے درجے کی بحالی کا مطالبہ زور پکڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا، "میں نہیں جانتا کہ جب بھی ہم اسٹیٹ ہڈ کی مانگ کرتے ہیں، تو ایسی چیزیں کیوں ہونے لگتی ہیں۔ پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر محبوبہ مفتی نے کہا کہ اس واقعے کی مذمت کے لیے الفاظ کم ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بیرونی ریاستوں کے لوگ جموں وکشمیر میں روزی روٹی کمانے اور اپنے خاندانوں کا پیٹ پالنے آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "لوگ یہاں کام کرنے اور اپنے خاندانوں کا پیٹ پالنے آتے ہیں۔ وہ ہماری ہی طرح ہیں جو اتنی دور آکر کام کرتے ہیں۔ وہ اس لیے آتے ہیں کیونکہ انہیں وہاں روزگار نہیں ملتا، بلکہ یہاں کشمیر میں ملتا ہے۔"

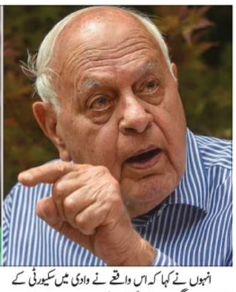

انہوں نے کہا کہ اس واقعے نے وادی میں سکیورٹی کے انتظامات پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں، خاص طور پر امرناتھ یاترا کے لیے بڑے پیمانے پر کی گئی فورسز کی تعیناتی کے پیش نظر۔ انہوں نے کہا کہ "یہاں اتنی سکیورٹی کے باوجود یہ واقعہ پیش آیا۔ مجھے لگتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح سکیورٹی میں چوک (لاپرواہی) ہوئی ہے،" انہوں نے اس بات کی تفتیش کرنے کا مطالبہ کیا کہ سکیورٹی فورسز کی موجودگی کے باوجود حملہ آور حملہ کرنے میں کیسے کامیاب رہے۔ محبوبہ مفتی نے سوال اٹھایا کہ فوج، سی آر پی ایف اور پولیس کی موجودگی کے باوجود دہشت گرد اس حملے کو انجام دینے میں کیسے کامیاب رہے۔ انہوں نے کہا، "اتنی سخت سکیورٹی، فوج، سی آر پی ایف اور پولیس کے ہوتے ہوئے بھی دہشت گرد یہاں کیسے آئے؟ انہوں نے دو بے گناہ لوگوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ انہوں نے جموں وکشمیر حکومت سے متاثرین

کے خاندانوں کو معاوضہ دینے کی بھی اپیل کی۔

محبوبہ مفتی نے نامہ نگاروں سے کہا، "میں گزارش کرتی ہوں کہ جموں وکشمیر حکومت کو ان لوگوں کو معاوضہ دینا چاہیے۔ انہیں ہرجانہ ملنا چاہیے۔ اور دوسری بات یہ کہ اس معاملے کی جانچ ہونی چاہیے۔ یاترا کی وجہ سے یہاں اتنی سکیورٹی ہونے کے باوجود ایسے واقعات کیوں ہو رہے ہیں؟ سابق وزیر اعلیٰ نے گزشتہ حملے کے بعد، جس میں اننت ناگ میں ایک پولیس کانسٹیبل مارا گیا تھا، لوگوں کو حراست میں لینے اور ان سے پوچھ گچھ کرنے پر انتظامیہ کی مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کی کرتوتوں کے لیے بے گناہ کشمیریوں کو نشانہ نہیں بنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا، کشمیری عوام کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ وہ خود شرمندہ ہیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟" انہوں نے مزید کہا کہ بہت سے کشمیری بچے یونین ٹیریٹری سے باہر تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ایسے واقعات سے پیدا ہونے والے تناؤ کی وجہ سے وہ دوبارہ اس کا شکار بن سکتے ہیں۔ بی جے پی لیڈر اور جموں وکشمیر اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف سنیل شرما نے ہفتہ کے روز پولیس کنٹرول روم (پی سی آر) کشمیر میں کلگام دہشت گردانہ حملے کے متاثرین کے غمزدہ خاندانوں سے ملاقات کی اور ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں، مسٹر شرما نے کہا کہ انہوں نے خاندانوں سے ملاقات کی اور انہیں اس مشکل وقت میں ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا، "ان کا غم ہمارا غم ہے، اور ہم اس مشکل گھڑی میں ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔"

مسٹر شرما نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے متاثرہ خاندانوں کے لیے ہر ممکن مدد یقینی بنانے کے واسطے چھتیس گڑھ کے نائب وزیر اعلیٰ سے بات کی ہے۔ انہوں نے انتباہ دیا کہ اس حملے کے ذمہ دار لوگوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔ شرما نے کہا، مجرموں کو بخشا نہیں جائے گا۔ اس دوران، حریت چیئرمین اور کشمیر کے میرواعظ عمر فاروق نے ہفتہ کے روز کلگام میں دو غیر مقامی مزدوروں کے قتل پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا، "اسلام ہر بے گناہ انسانی جان کے تقدس کا احترام کرتا ہے اور بے گناہ انسانوں کے قتل کی واضح طور پر مذمت کرتا ہے۔ ایمانداری سے روزی روٹی کمانے آئے ان غریب مزدوروں کو نشانہ بنانا اسلام کی تعلیمات اور انسانی اقدار کے سراسر منافی ہے۔ میرواعظ نے کہا کہ چاہے یہاں ہو یا کہیں اور، بے گناہ خون بہانے سے صرف درد اور تکلیف ہی پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا، تشدد کا راستہ ترک کرنا ہوگا۔ اس کے بجائے مفاہمت اور مذاکرات کی پالیسی ہی آگے بڑھنے کا واحد راستہ ہے، تاکہ جنوبی ایشیا اپنے تمام باشندوں کے لیے ایک پرامن اور بہتر خطہ بن سکے۔

'اس سے بڑا کوئی غم نہیں'، نیٹ سے متعلق خودکشی کرنے والے طلبا کے اہل خانہ سے راہل گاندھی نے کی ملاقات

کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے آج تمل ناڈو میں نیٹ سے متعلق خودکشی کرنے والے طلبا کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے بعد انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی پر سخت حملہ کیا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ "اپنے بچوں کو کھونے والے والدین کے آنسو اور ان کی سسکیاں، اس سے بڑا کوئی غم نہیں۔ یہ غم ان کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہے گا اور اس کے ساتھ ہی اس ٹوٹے ہوئے اور بدعنوان تعلیمی نظام سے متعلق کئی سوالات بھی باقی رہ جائیں گے۔" راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ "پیپر لیک، منسوخ امتحانات اور برسوں کی تیاری کا ایک لمحے میں برباد ہو جانا، یہ طلبا کے لیے انتہائی تکلیف دہ صورتحال ہے۔ ہمارے طلبا سے ایسے نظام میں ایمانداری سے محنت کرنے کو کہا جاتا ہے جو خود بے ایمان ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ نظام امتحان کی ناکامیوں، پیپر لیک اور امتحانات کی منسوخی کی قیمت طلبا اور ان کے خاندانوں کو ادا کرنی پڑ رہی ہے۔ ان کے مطابق طلبا برسوں تک اپنے مستقبل کے لیے تیاری کرتے ہیں، لیکن پیپر لیک یا امتحان کی منسوخی ان کی برسوں کی محنت کو ایک لمحے میں برباد کر دیتی ہے۔ راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعہ طلبا کو 'معاف' کرنے کے بیان پر بھی سخت سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ "اس سب کے بعد بھی وزیر اعظم میں یہ کہنے کی ہمت ہے کہ وہ طلبا کو 'معاف' کرنے کی بات کرتے ہیں۔ کیا وہ ایک بھی ایسے سوگوار خاندان سے ملے ہیں جنہوں نے اپنے بچے کو کھویا ہے؟" انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ کیا وزیر اعظم ان لوگوں سے ملاقات کی ہے جن کی جمع پونجی، زندگی، وقت اور خواب، سب کچھ پیپر لیک کی وجہ سے چھین لیا گیا؟ سوال پوچھنے کے بعد وہ خود ہی لکھتے ہیں کہ "جواب ہے، نہیں۔" راہل گاندھی نے وزیر اعظم پر براہ راست حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے طلبا کو وزیر اعظم کی معافی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ مودی جی طلبا سے معافی مانگیں۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے اپنی اس سوشل میڈیا پوسٹ کے ساتھ کچھ تصویریں بھی شیئر کی ہیں، جن میں دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ خودکشی کرنے والے طلبا کے اہل خانہ سے کچھ بات چیت کر رہے ہیں۔ تصویروں میں کچھ والدین کی آنکھوں میں آنسو بھی صاف دیکھا جا سکتا ہے۔

میں چندرکانت پاٹل کے دماغ کے فنگر پرنٹس دیکھنا چاہتا ہوں: راج ٹھاکرے

ممبئی، (یواین آئی) مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے نے مہاراشٹر کے اعلیٰ وتکنیکی تعلیم کے وزیر چندرکانت پاٹل کے حالیہ بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے محکمہ تعلیم کی قیادت کے لیے ان کی اہلیت پر سوال اٹھایا۔ مہاراشٹر نونرمان ودیارتھی سینا کی 20 ویں یوم تاسیس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے چندرکانت پاٹل کے اس بیان کا مذاق اڑایا، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ احتجاج کے دوران استعمال ہونے والے پتھروں پر موجود پیروں کے نشانات کو آدھار ریکارڈ سے جوڑا جا سکتا ہے۔ راج ٹھاکرے نے طنزیہ انداز میں کہا، میں چندرکانت پاٹل کے دماغ کے فنگر پرنٹس دیکھنا چاہتا ہوں۔" ان کے اس تبصرے پر تقریب میں موجود افراد قہقہے لگانے لگے۔ انہوں نے کہا کہ چندرکانت پاٹل کو علم حاصل کرنے کی امید میں کولہاپور سے پونے بھیجا گیا تھا، جو مہاراشٹر کا تعلیمی مرکز سمجھا جاتا ہے، لیکن اس سے ان پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے بیانات سے ریاست کے نوجوانوں، خصوصاً جین زی کا مایوس ہونا فطری ہے۔ راج ٹھاکرے نے وزیر اعظم نریندر مودی کے اس حالیہ بیان کا بھی حوالہ دیا، جس میں انہوں نے سوشل میڈیا پر اپنے اور اپنی والدہ کے خلاف نازیبا زبان کے استعمال کی مذمت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس بات سے مکمل اتفاق کرتے ہیں کہ کسی کے خلاف توہین آمیز زبان استعمال نہیں کی جانی چاہیے۔ انہوں نے وزیر اعظم سے اپیل کی کہ وہ اپنی پارٹی کے رہنماؤں اور حامیوں کو بھی آن لائن گالم گلوچ اور ٹرولنگ سے باز رہنے کی تلقین کریں۔

'تاریخی شناخت کو بدلنے کی ضرورت کیوں پڑی؟'

ہندوستانی ہاکی کی جرسی کا رنگ 'بھگوا' کیے جانے پر کھڑگے برہم

نئی دہلی۔ ہندوستانی ہاکی ٹیم کی جرسی کا رنگ نیلے سے بدل کر بھگوا کیے جانے کے فیصلہ پر کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے سخت اعتراض کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہندوستانی ہاکی ٹیم کی جرسی کا رنگ بدلنے کا فیصلہ صرف ایک کھیل سے متعلق فیصلہ نہیں ہے، بلکہ یہ کروڑوں ہندوستانیوں کے جذبات اور ہماری کھیل کی روایت سے جڑا ہوا معاملہ ہے۔ کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنے ردعمل میں کہا کہ "ہندوستانی کھلاڑی برسوں سے دنیا بھر میں 'مین اِن بلو'، 'دی بلوز' اور 'دی بلو ٹائیگرس' کے نام سے پہچانے جاتے رہے ہیں۔ یہ شناخت صرف جرسی کے رنگ کی نہیں ہے، بلکہ ہندوستانی کھیلوں کی ایک وراثت ہے۔" ان کے مطابق آج یہ سمجھنا مشکل ہے کہ اس تاریخی شناخت کو بدلنے کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی۔

کانگریس صدر کا کہنا ہے کہ سوال کسی رنگ کا نہیں ہے، بلکہ فیصلہ لینے کے عمل، شفافیت اور عوامی جذبات کے احترام کا ہے۔ انہوں نے اس بات پر

بھی زور دیا کہ جرسی کے رنگ میں تبدیلی جیسے اہم فیصلے کے پیچھے اختیار کردہ طریقۂ کار کو عوام کے سامنے واضح کیا جانا چاہیے۔ وہ کہتے ہیں کہ "زعفرانی، سفید اور سبز، تینوں رنگ ہمارے ترنگے میں موجود ہیں اور انڈین نیشنل کانگریس کے پرچم میں بھی انہیں احترام کے ساتھ جگہ حاصل ہے۔" انہوں نے موجودہ حکومت کی نظریاتی سیاست پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ بدقسمتی یہ ہے کہ جن لوگوں کی نظریاتی روایت کا آزادی کی تحریک میں کوئی بھی تعاون نہیں رہا، وہ آج ہر قومی علامت اور ہر عوامی ادارے پر اپنی نظریاتی چھاپ چھوڑنے کی جلد بازی میں دکھائی دیتے ہیں۔ ملکارجن کھڑگے نے تاریخی حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "تاریخ جانتی ہے آر ایس ایس نے ترنگے کی سخت مخالفت کی تھی اور سردار پٹیل نے اسے وارننگ بھی دی تھی۔" انہوں نے الزام لگایا کہ اب قومی شناخت سے جڑی مختلف چیزوں پر بغیر وسیع عوامی رضامندی کے نظریاتی رنگ چڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کبھی سڑکوں کے پیومنٹ پر، کبھی پارلیمنٹ کے ملازمین کے لباس میں، کبھی دوردرشن کے لوگو پر اور اب کھلاڑیوں کی جرسی میں، بغیر عوامی رضامندی کے ایسے فیصلے کیے جا رہے ہیں۔ کانگریس صدر نے اس معاملے کو محض ہاکی ٹیم کی جرسی تک محدود رکھنے کے بجائے قومی علامات اور کھیلوں سے جڑا وسیع مسئلہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ "قومی علامات، کھیلوں اور کھلاڑیوں کو تنگ نظری سے بھرے سیاسی تجربات کا ذریعہ نہیں بنایا جانا چاہیے۔"

'ملک پہلے، باقی سب بعد میں'، قومی سلامتی مشیر اجیت ڈوول نے جین-زی کو دیا خاص پیغام

اجیت ڈوول نے لوک مانیہ تلک کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ "وہ نہ صرف ایک آزادی پسند تھے، بلکہ ایک سماجی مصلح اور فلسفی بھی تھے

ممبئی (ایجنسی) قومی سلامتی کے مشیر (این ایس اے) اجیت ڈوول نے ہفتہ (یکم اگست) کے روز ملک کے نوجوانوں یعنی جین-زی سے اپیل کی کہ وہ قوم کے مفاد کو سب سے مقدم رکھتے ہوئے فرض، قربانی اور قومی خدمت کے جذبہ کے ساتھ آگے بڑھیں۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کا عزم اسی وقت حقیقت بنے گا جب ہر شہری اسے اپنی ذاتی ذمہ داری سمجھے۔ پونے میں 'لوک مانیہ تلک نیشنل ایوارڈ 2026' حاصل کرنے کے بعد ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈوول نے یہ بیان دیا۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل کو صرف ملک کے مفاد میں کام کرنے کا عزم کرنا چاہیے اور اپنے چھوٹے اور مختصر مدتی مفادات کو نظر انداز کرنا چاہیے۔

ڈوول نے کہا کہ جین-زی طبقہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ "آج کے نوجوانوں کو خود کو پوری طرح وقف کر دینا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ وہ صرف ملک کے مفاد کے لیے کام کریں گے۔ انہیں اپنے چھوٹے ذاتی مفادات کو چھوڑنے کے لیے تیار رہنا چاہیے، اور اگر ایسی کوئی بات سامنے بھی آئے تو انہیں اسے نظر انداز کر دینا چاہیے۔" انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان اپنی تاریخ کے ایک اہم دور سے گزر رہا ہے اور اسے موجودہ موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "ہمارے ملک کی تاریخ میں موقع کی ایک کھڑکی ہے۔ ہم اسے کھونے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ اس وقت ہماری ترجیح ملک بنانا ہے۔" ہندوستان کے مستقبل پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ڈوول نے کہا کہ ملک اپنے مشن میں کامیاب ہوگا اور اپنی تاریخ میں ایک نیا باب لکھے گا۔

اجیت ڈوول نے نوجوانوں کی سوچ کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ "نوجوان شاید سوچتے ہیں ہندوستان ہمیشہ سے ایسا ہی تھا۔ نوجوان شاید سوچتے ہیں کہ آزادی کا مطلب وہ کرنا ہے جو اُن کی مرضی ہو۔ حالانکہ آزادی کا مطلب یہ قطعی نہیں ہے۔ آزادی صرف مہاتما گاندھی کے جواب میں نہیں ملی، بلکہ ان کی وجہ سے بھی ملی جنھوں نے آزادی کے لیے اپنی جان دی، جنھوں نے اس کے لیے جدوجہد کی... مثلاً لوک مانیہ تلک۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "ایسے لوگوں میں درد تھا... وہ بولنا چاہتے تھے۔ تلک نے انہیں ایسا کرنے کی طاقت دی اور ان میں ایک نئی 'بیداری' پیدا کی۔" ڈوول نے لوک مانیہ تلک کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ "وہ نہ صرف ایک آزادی پسند تھے، بلکہ ایک سماجی مصلح اور فلسفی بھی تھے۔" انہوں نے مزید کہا کہ جب پونے میں طاعون پھیلا اور ان کے 21 سالہ بیٹے کی موت ہوگئی تو تلک شہر چھوڑ کر نہیں گئے بلکہ وہیں رک گئے۔ ڈوول نے کہا کہ آج کل لوگ اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں، لیکن وہ نہیں جانتے کہ اگر حقوق کا غلط استعمال کیا گیا تو ان لوگوں کو کتنا درد ہوگا جنہوں نے اس کے لیے سب کچھ قربان کر دیا۔ تلک نے صرف یہ نہیں کہا تھا کہ 'سوراج میرا پیدائشی حق ہے اور میں اسے لے کر رہوں گا'، بلکہ وہ چاہتے تھے کہ ہر شہری بھی ایسی ہی سوچ رکھے۔

ریاست کا درجہ بحال ہونے تک تحریک جاری رہے گی: عمر عبداللہ

بنگلورو، (یواین آئی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ مرکز کے زیر انتظام علاقے کو مکمل ریاست کا درجہ بحال ہونے تک تحریک جاری رہے گی اور مرکز حکومت کو پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ میں کیے گئے اپنے وعدے پر عمل کرنا چاہیے۔ مسٹر عبداللہ نے ہفتہ کو آئی آئی ایم بی اے اے لیڈرشپ کنکلیو-2026 کے موقع پر صحافیوں سے بات چیت میں کہا کہ جنتر منتر پر ہوا احتجاج صرف شروعات ہے اور ریاست کا درجہ بحال ہونے تک جموں وکشمیر اور قومی دارالحکومت میں تحریک جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں پہلے سے معلوم تھا کہ جنتر منتر پر ایک دن کے احتجاج سے ریاست کا درجہ واپس نہیں ملے گا۔ یہ تحریک جموں وکشمیر اور دہلی دونوں جگہ جاری رہے گی، کیونکہ ہم صرف وہی مطالبہ کر رہے ہیں جس کا وعدہ ہم سے کیا گیا تھا۔ مسٹر عبداللہ نے کہا کہ مرکز حکومت نے پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ سمیت کئی مواقع پر جموں وکشمیر کو دوبارہ ریاست کا درجہ دینے کا یقین دلایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ "ہم صرف مرکز حکومت کو اس کا وعدہ یاد دلا رہے ہیں۔ دہلی میں حال کے طالب علموں کے احتجاج کے سلسلے میں وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے کارروائی نہ کیے جانے کے مبینہ یقین دہانی پر مسٹر عبداللہ نے کہا کہ حکومت کو اپنے وعدے پر قائم رہنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے یقین دہانی کرائی ہے کہ ان طالب علموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔

پریم چند روشن خیال اور وژنری شخصیت کے حامل تھے: ڈاکٹر شانتنو مکھرجی

پریم چند کا فکشن انسان دوستی کا نمونہ ہے: پروفیسر صغیر افراہیم، پریم چند کا فکشن تمام ہندوستانی ادب پر اثر انداز ہوا: ڈاکٹر محمد شمس اقبال

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی کے زیر اہتمام انڈیا انٹرنیشنل سینٹر نئی دہلی میں بعنوان آج کے تناظر میں پریم چند کی معنویت پینل ڈسکشن کا اہتمام

نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی کے زیر اہتمام لکچر روم 2 انیکسی انڈیا انٹرنیشنل سینٹر نئی دہلی میں 31 جولائی 2026 کو ایک پینل ڈسکشن بعنوان آج کے تناظر میں پریم چند کی معنویت کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت پروفیسر صغیر افراہیم (ممتاز ناقد ومحقق، سابق صدر شعبہ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) نے کی جبکہ بحیثیت مہمان خصوصی ڈاکٹر شانتنو مکھرجی (ریٹائرڈ آئی پی ایس، سابق مشیر برائے قومی سلامتی ماریشس وڈائرکٹر خسرو فاؤنڈیشن، نئی دہلی) اور بطور پینلسٹ پروفیسر شہزاد انجم (کارگذار ڈائرکٹر، جے پی اے ایل سی، سابق صدر شعبہ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی) اور محترمہ سائرہ مجتبیٰ (معروف مترجم و نیوز اینکر، آل انڈیا ریڈیو نئی دہلی) شریک ہوئے، جبکہ اس پروگرام کی نظامت نہاں رباب (اسسٹنٹ ایڈیٹر این سی پی یو ایل) نے کی۔

استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد شمس اقبال (ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی) نے کہا کہ پریم چند ایک ایسے ادیب ہیں جنھوں نے اس ملک کی پچاس فیصد آبادی پر اثر ڈالا ہے۔ ان کا فکشن نہ صرف اردو اور ہندی بلکہ تمام ہندوستانی ادبیات پر اپنا اثر رکھتا ہے اور دنیا کی تمام ترقی یافتہ زبانوں میں ان کی تخلیقات شائع ہو چکی ہیں۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو پریم چند اردو فکشن کے سب سے موثر ادیب کے طور پر ابھرتے ہیں۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے پریم چند کی تمام تخلیقات پر مشتمل چوبیس جلدوں میں کلیات منشی پریم چند شائع کیا، اس کے علاوہ کمل کشور گوئنکا اور دیگر پریم چند شناس ادیبوں کی تحریریں بھی کونسل شائع کر چکی ہے۔ بطور ڈائرکٹر پریم چند کے یوم پیدائش کی مناسبت سے اس پینل ڈسکشن کا اہتمام کرتے ہوئے مجھے حد درجہ مسرت ہو رہی ہے۔

مہمان خصوصی ڈاکٹر شانتنو مکھرجی نے اپنی گفتگو میں کہا کہ ہندوستانی ادب میں جو ان کی خدمات ہیں وہ نمایاں ہیں اور ان کے نقوش انمٹ ہیں، انھوں نے پریم چند کی مختلف کہانیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ پریم چند کسی بھی مسئلے میں بنیاد کو پکڑتے ہیں اور پھر اس کو تمام باریکیوں کے ساتھ آگے بڑھاتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ عورتوں کے مسائل میں بھی پریم چند نے جس روشن خیالی کا مظاہرہ کیا وہ وہی کر سکتے تھے ان کی شخصیت وژنری تھی۔ انھوں نے گفتگو کے آخر میں پریم چند کی کہانی دنیا کا سب سے انمول رتن بھی اپنے مخصوص لہجے میں پڑھ کر سنائی۔ صدارتی کلمات پیش کرتے ہوئے پروفیسر صغیر افراہیم نے کہا کہ پریم چند احساسات اور جذبات کے ادیب ہیں، پریم چند نے اپنے کو دولت کے لیے نہیں بلکہ ادب اور سماج کے لیے وقف کر دیا تھا، پریم چند پہلے فکشن نگار ہیں جن کے اندر حب الوطنی کا جذبہ نمودار ہوا۔ ان کی کہانیاں بظاہر سادہ معلوم ہوتی ہیں لیکن ان کی تہ بہ تہ جزئیات ان کو خاصی معنی خیز بناتی ہیں۔ پریم چند سماج کے کسی بھی طبقے کو نشانہ نہیں بناتے بلکہ وہ ان چیزوں پر انگلی رکھتے ہیں جن سے سماج میں تبدیلی پیدا ہو۔ پریم چند کو آج تقریباً دنیا کے تمام ممالک میں پڑھایا جا رہا ہے، جس کی بنیادی وجہ ان کا تصور انسان وانسان دوستی ہے۔ اس پروگرام کے پینلسٹ پروفیسر شہزاد انجم نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قومی اردو کونسل مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس نے پریم چند پر اس اہم مذاکرے کا انعقاد کیا۔ انھوں نے کہا کہ دنیا میں شاید ہی کوئی زبان ہو جس میں پریم چند کا ترجمہ نہ ہوا ہو، پریم چند نجی زندگی میں بہت سادگی پسند تھے، مشکلات کا سامنا بھی کیا لیکن سماج کے مسائل کو واشگاف کرنے کے معاملے میں بہت ہی زیادہ حساس تھے، انھوں نے پریم چند کے کرداروں پر روشنی ڈالتے ہوئے موجودہ سماجی تناظر کو بھی ان سے جوڑ کر دیکھنے کی کوشش کی۔ انھوں نے کہا کہ پریم چند نے زبان کی سطح پر بھی اس وقت ایک بڑی تبدیلی پیدا کی تھی جس میں انھوں نے مشترکہ تہذیب کی جھلک پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔ پریم چند ہندوستانی ادب کے معمار اور سرخیل تھے، جن پر گفتگو ہوتی رہنی چاہیے۔ پریم چند کی شخصیت اور فن کی معنویت آج بھی برقرار ہے۔ سائرہ مجتبیٰ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پریم چند نے جس سماج کا منظرنامہ اپنی تخلیقات میں پیش کیا تھا موجودہ منظرنامہ اس سے بہت مختلف نہیں ہے، اب بھی سماج میں ایسی فکر موجود ہے جس کو بدلنے کے لیے محنت کی ضرورت ہے، پریم چند کا تصور ایک بہتر انسانی سماج کی تشکیل کا تصور تھا، آج بھی ہمیں اس تصور کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔

'بیرون ملک قوانین کی پیروی کرتے ہیں، ہندوستان میں کوڑا پھیلاتے ہیں'

بامبے ہائی کورٹ کا شہریوں کے رویے پر اظہار ناراضگی

ممبئی (ایجنسی) بامبے ہائی کورٹ نے ہندوستان میں عوام کے ذریعہ گندگی پھیلانے اور بیرون ممالک جا کر قوانین کی پیروی کرنے کی عادت پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ جسٹس جی ایس کلکرنی اور جسٹس آرتی ساٹھے کی بنچ نے جمعہ کے روز کہا کہ "لوگ بیرون ملک میں چاکلیٹ کا ریپر بھی کوڑے دان میں ڈالتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں لاپروائی کا عالم یہ ہے کہ سڑکوں پر کوڑا پھینک دیا کرتے ہیں۔" عدالت نے پوچھا کہ "کیا یہ آزادی اور جمہوریت کی قیمت ہے۔" کورٹ 'کانجر مارگ ڈمپنگ گراؤنڈ' کے قریب رہنے والے لوگوں کی صحت اور آلودگی سے متعلق عرضیوں پر سماعت کر رہا تھا۔ کورٹ نے کہا کہ "اگر کوئی شخص صاف ستھرا ماحول چاہتا ہے تو معاشرے کے تئیں اس کی بھی ذمہ داریاں بنتی ہیں کہ وہ صاف صفائی پر خصوصی توجہ دے۔" بنچ نے کہا کہ سول حکام کو اس معاملے میں سخت کارروائی کرنی چاہئے۔ عدالت نے شہر کے ساحلوں پر پھیلے پلاسٹک کے کچرے کا بھی حوالہ دیا اور سوال اٹھایا کہ کیا ہم ایک مہذب معاشرے میں رہ رہے ہیں۔ کورٹ نے کہا کہ ممبئی کی اہم سڑکوں اور گلیوں میں روزانہ کوڑا پھیلا رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے صحت اور صاف صفائی سے متعلق سنگین پریشانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے 'سوچھ ممبئی، سندر ممبئی، آپلی ممبئی' لوگو کا حوالہ دیتے ہوئے عدالت نے کہا کہ "اس کا مقصد واضح ہے۔ لیکن شہریوں کی لاپروائی اور انتظامیہ کی تساہلی سے یہ مقصد پورا نہیں ہو پا رہا ہے۔

یوسف انصاری کی تقرری پر اے آئی پی ایم ایم کا چندر شیکھر آزاد سے اظہارِ تشکر

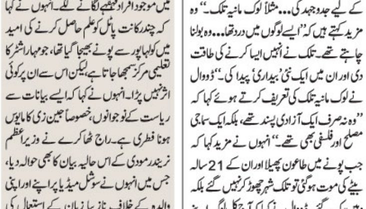

نئی دہلی: آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ (اے آئی پی ایم ایم) نے آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) کے قومی صدر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے یوسف انصاری کو پارٹی کا قومی ترجمان مقرر کر کے پسماندہ مسلم سماج کو باوقار سیاسی نمائندگی فراہم کی ہے۔ محاذ نے اپنے بیان میں کہا کہ یہ صرف ایک فرد کی تقرری نہیں بلکہ اس بڑے سماجی طبقے کی امنگوں کا احترام ہے، جو طویل عرصے سے سماجی، تعلیمی، معاشی اور سیاسی طور پر نظر انداز ہوتا رہا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ پسماندہ سماج جمہوری نظام میں اپنی جائز شراکت کا خواہاں ہے اور اس طرح کے اقدامات سماجی انصاف اور جامع سیاست کو مضبوط بناتے ہیں۔

اے آئی پی ایم ایم نے کہا کہ ہندوستانی جمہوریت اسی وقت حقیقی معنوں میں مضبوط ہوگی جب معاشرے کے ہر طبقے کو اس کی اہلیت اور آبادی کے تناسب سے قیادت اور فیصلہ سازی میں مناسب حصہ ملے۔ پسماندہ مسلم سماج ملک کی ترقی، آئین اور جمہوری اقدار کے تئیں مکمل وفاداری رکھتا ہے اور ہمیشہ قوم کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرتا رہا ہے۔ محاذ نے ملک کی تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ بھی پسماندہ مسلم سماج کے اہل، تعلیم یافتہ اور سماجی طور پر سرگرم افراد کو تنظیمی ڈھانچے اور انتخابی سیاست میں باعزت مقام دیں۔ بیان میں کہا گیا کہ صرف انتخابات کے وقت ووٹ مانگنا کافی نہیں، بلکہ پارٹی تنظیم، اسمبلیوں، پارلیمنٹ، بلدیاتی اداروں اور اہم عہدوں پر بھی پسماندہ سماج کی موثر نمائندگی یقینی بنائی جائے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ سیاسی نمائندگی سماجی انصاف کی بنیاد ہے۔ جب تک محروم اور پسماندہ طبقات کو فیصلہ سازی کے عمل میں مناسب حصہ نہیں ملے گا، تب تک جامع ترقی کا خواب پورا نہیں ہو سکتا۔ آخر میں اے آئی پی ایم ایم نے ایک بار پھر چندر شیکھر آزاد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ دیگر سیاسی جماعتیں بھی اس مثبت اقدام سے سبق لیتے ہوئے پسماندہ مسلم سماج کو اس کا جائز سیاسی حق فراہم کریں گی، کیونکہ یہی جمہوریت، سماجی انصاف اور آئین کی روح کے مطابق ہے۔

اے ایم یو میں اے اے اے ڈی سی اسکالرشپ ٹیم کی چار دہائیوں پر محیط تعلیمی خدمات کا اعتراف

علی گڑھ، یکم اگست: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے واشنگٹن ڈی سی کی علی گڑھ ایلومنائی ایسوسی ایشن (AAADC) کی اسکالرشپ ٹیم کو مستحق طلبہ کے لیے تعلیمی مواقع کو فروغ دینے اور مادرِ علمی کے لیے سابق طلبہ کی بے لوث خدمات کے اعتراف میں تہنیت پیش کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے اے اے اے ڈی سی اسکالرشپ پروگرام کو "اپنی مادرِ علمی سے محبت اور وابستگی کے بہترین مظاہر میں سے ایک" قرار دیا۔ انہوں نے اس تنظیم کو یونیورسٹی کے سابق طلبہ کی جانب سے چلائے جانے والے سب سے مؤثر فلاحی اقدامات میں سے ایک کو مسلسل جاری رکھنے پر سراہا، ساتھ ہی اے ایم یو اسکالرشپ ٹیم کی ان خدمات کی بھی ستائش کی جن کی بدولت انتخابی عمل شفاف، منصفانہ اور مکمل طور پر میرٹ پر مبنی رہا۔ یہ تہنیتی تقریب اے ایم یو اسکالرشپ ٹیم کی ان مسلسل خدمات کے اعتراف کے لیے منعقد کی گئی جن کے ارکان گزشتہ کئی برسوں سے ہزاروں درخواست گزاروں کے انٹرویوز لے کر مستحق ترین طلبہ کا انتخاب کرتے رہے ہیں۔ صرف 2026 میں ہی 700,1 سے زائد طلبہ کے انٹرویوز لیے گئے، جن میں سے 431 طلبہ کو اے اے اے ڈی سی اسکالرشپ پروگرام کے تحت اسکالرشپ کے لیے منتخب کیا گیا۔ اے اے اے ڈی سی اسکالرشپ کمیٹی کے چیئرمین مسٹر افضال عثمانی نے اپنے خطاب میں وائس چانسلر، اے ایم یو اسکالرشپ ٹیم، فنانس آفس اور آفس آف ایلومنائی افیئرز کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہی کے تعاون سے یہ پروگرام مؤثر اور شفاف انداز میں جاری ہے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ اے ایم یو کے پراسپیکٹس میں بھی اس اسکالرشپ پروگرام کی تفصیلات شامل کی جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ طلبہ اس اہم موقع سے واقف ہوسکیں۔ انہوں نے ایسوسی ایشن کے عہدیداران اور رضا کاروں کی بے لوث خدمات کو بھی خراجِ تحسین پیش کیا، جن کی بدولت یہ پروگرام مسلسل ترقی کر رہا ہے۔ مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے اے ایم یو ایلومنائی افیئرز کمیٹی کے چیئرمین پروفیسر سرتاج تبسم نے یونیورسٹی اور اس کے عالمی سابق طلبہ کے درمیان مضبوط روابط کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اے ایم یو اسکالرشپ ٹیم کے کوآرڈینیٹر پروفیسر اکرم خان نے وسیع انتخابی عمل کے انتظام سے متعلق اپنے تجربات بیان کیے، جبکہ ایلومنائی افیئرز کمیٹی کے سابق چیئرمین پروفیسر سہیل صابر اور پروفیسر محمد سفیان بیگ نے اسکالرشپ پروگرام کو مزید مؤثر بنانے کے لیے مفید تجاویز پیش کیں۔ چار دہائیوں سے زائد عرصہ قبل قائم ہونے والی علی گڑھ ایلومنائی ایسوسی ایشن، واشنگٹن ڈی سی برصغیر سے باہر اے ایم یو کے سابق طلبہ کی قدیم ترین انجمن ہے، جو یونیورسٹی کا سب سے بڑا سابق طلبہ کی مالی معاونت سے چلنے والا اسکالرشپ پروگرام چلا رہی ہے۔ اپنے قیام سے اب تک یہ تنظیم 500,5 سے زائد اے ایم یو طلبہ کو اسکالرشپ فراہم کر چکی ہے۔ مستقل اوقافی فنڈ کے نظام پر مبنی اس پروگرام کو اس انداز میں ترتیب دیا گیا ہے کہ یہ ہمیشہ جاری رہے، جبکہ طلبہ کو مؤثر مالی معاونت فراہم کرنے کے لیے اسکالرشپ کی رقم وقتاً فوقتاً مہنگائی کے تناسب سے نظرثانی کی جاتی ہے۔ تقریب کے دوران اے ایم یو اسکالرشپ ٹیم کے ارکان، جن میں پروفیسر اکرم خان، پروفیسر عمر فاروق، پروفیسر اطہر علی معین الدین، پروفیسر سہیل صابر، ڈاکٹر محمد زین خان، ڈاکٹر عبدالعزیز خان، ڈاکٹر ایس جاوید علی، ڈاکٹر شامہ عثمانی، ڈاکٹر سیمیں عثمانی، ڈاکٹر مصائب احمد، مسٹر بچن علی خان، مسٹر اشہد جمال، مسٹر محمد ارقم، مسٹر شارق عثمانی، مسٹر توقیر خان اور مسٹر عقیب عثمانی شامل تھے، کو اسکالرشپ پروگرام کی کامیاب انجام دہی میں ان کی گرانقدر خدمات کے اعتراف میں تہنیت پیش کی گئی۔ اس کے علاوہ اے ایم یو کے پبلک ریلیشنز آفیسر عمر پیرزادہ اور آفس آف ایلومنائی افیئرز کے عملے کے ارکان مسٹر محمد بلال اختر، مسٹر شہباز خان اور مسٹر محمد اختر علی کو بھی پروگرام کی مؤثر ہم آہنگی اور انتظامی تعاون پر اعزاز سے نوازا گیا۔ اس تقریب میں یونیورسٹی کے اعلیٰ عہدیداران، اساتذہ، سابق اساتذہ، سابق طلبہ کے نمائندوں اور دیگر معزز مہمانوں نے شرکت کی، جس سے سابق طلبہ کی فیاضی، مادرِ علمی سے وابستگی اور خدمت کے جذبے کے لیے یونیورسٹی کی اجتماعی قدردانی کا اظہار ہوا۔

جے این ایم سی کے شعبہ فارماکولوجی کے زیر اہتمام او آر ایس ہفتہ، بچوں کی صحت سے متعلق آگاہی پروگرام

علی گڑھ، یکم اگست: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج کے شعبہ فارماکولوجی کے زیر اہتمام فارماکو ویجیلنس پروگرام آف انڈیا کے ریجنل ٹریننگ سینٹر کے اشتراک سے او آر ایس ہفتہ 2026 کے سلسلے میں "او آر ایس سب سے پہلے: ہر بچہ، ہر اسہال، ہر بار" کے موضوع پر ایک آگاہی پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر علی گڑھ کے کلکاری اسپتال کے کنسلٹنٹ ڈاکٹر وکاس مہروترا نے "اورل ری ہائیڈریشن سلوشن: صدی کی زندگی بچانے والی دوا ایک جائزہ" کے عنوان پر خصوصی خطبہ پیش کیا۔ انہوں نے جسم میں پانی کی کمی سے بچاؤ، اسہال کے مؤثر علاج اور بالخصوص بچوں میں اسہال سے ہونے والی بیماری اور اموات کی شرح کم کرنے میں او آر ایس کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کی صدارت انڈین اکیڈمی آف پیڈیاٹرکس، علی گڑھ کے صدر ڈاکٹر پردیپ بنسل نے کی۔ شعبہ فارماکولوجی کے چیئرمین اور فارماکو ویجیلنس پروگرام آف انڈیا و میٹیریو ویجیلنس پروگرام آف انڈیا کے ریجنل ٹریننگ سینٹر کے کوآرڈینیٹر پروفیسر سید ضیاء الرحمٰن نے کہا کہ بچوں کی صحت بہتر بنانے اور اسہال کے باعث ہونے والی قابلِ تدارک اموات کی روک تھام کے لیے او آر ایس کے بروقت اور درست استعمال کے بارے میں عوامی بیداری پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نیشنل میڈیکل کمیشن نے اپنی اہلیت پر مبنی طبی تعلیم کے نصاب میں طبی طلبہ کو او آر ایس کی درست تیاری اور استعمال کی عملی تربیت کو خصوصی اہمیت دی ہے، تاکہ مستقبل کے معالجین اس حوالے سے مطلوبہ علم اور مہارت حاصل کر سکیں۔ پروگرام میں اساتذہ، ریزیڈنٹ ڈاکٹرز، انٹرنز اور طلبہ نے شرکت کی اور آگاہی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا۔

مدارس میں تعلیم وتدریس کا معیار مزید بہتر بنانا ہوگا

تعلیمی نصاب عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق تیار ہو

سہارنپور (احمد رضا) ملی تعلیمی ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام جامعۃ الطیبات، حبیب گڑھ میں طالبات کے تعلیمی نظام اور نصابِ تعلیم سے متعلق ایک اہم مشاورتی اجلاس منعقد ہوا، جس کی صدارت آل انڈیا دینی مدارس بورڈ کے چیئرمین اور جامعۃ الطیبات کے ناظم، جانشینِ فقیہ الاسلام حضرت مولانا محمد یعقوب بلندشہری نے فرمائی۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ بعدازاں طالبات کے نصابِ تعلیم کو موجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ، جامع اور مؤثر بنانے، تدریسی معیار میں بہتری لانے اور مدارسِ نسواں کے درمیان باہمی تعاون کو مضبوط کرنے جیسے اہم موضوعات پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اپنے صدارتی خطاب میں حضرت مولانا محمد یعقوب بلندشہری نے کہا کہ طالبات کے مدارس کے ذمہ داران کو باہمی رابطہ برقرار رکھتے ہوئے نصابِ تعلیم اور تدریسی نظام پر مسلسل مشاورت کرنی چاہیے، تاکہ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق تعلیمی نظام کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ معیاری تعلیم و تربیت کیلئے مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی بچیوں کی دینی، اخلاقی اور عصری تعلیم پر فراخ دلی سے خرچ کریں اور انہیں بہترین تعلیمی ماحول فراہم کریں۔ انہوں نے دینی علوم کے ساتھ عصری علوم کے حصول کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات، گنگوہ کے مہتمم مولانا محمد اقبال صاحب نے طالبات کی اردو تحریر و تقریر کو مضبوط بنانے اور قرآنِ کریم کی تعلیم میں مزید معیار پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہر مدرسہ میں ماہر قاری کا تقرر ہونا چاہیے تاکہ طالبات قرآنِ کریم کو صحیح مخارج اور تجوید کے ساتھ پڑھ سکیں، اور صرف معلمات پر اکتفا نہ کیا جائے۔ جامعہ سمیہ، کیلاش پور کے شیخ الحدیث مولانا محمد طیب ندوی صاحب نے تجویز پیش کی کہ طالبات کے نصابِ تعلیم کو سہل، متوازن اور مفید بنایا جائے، غیر ضروری اور زائد کتابوں کو نصاب سے خارج کیا جائے اور مشاورتی اجلاس میں ہونے والے فیصلوں پر عملی طور پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔ مولانا محمد اقبال اور مولانا محمد قاسم لوہاروی جامعہ فلاح دارین بلاسپور مظفرنگر نے اپنی تجاویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ اردو کے ساتھ فارسی زبان کو بھی نصابِ تعلیم میں شامل کیا جائے، کیونکہ فارسی کی تعلیم اردو زبان و ادب کو بہتر انداز میں سمجھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ اجلاس میں شریک دیگر علماء کرام نے بھی اپنے قیمتی تاثرات اور تجاویز پیش کرتے ہوئے طالبات کی دینی و عصری تعلیم کے فروغ، تدریسی معیار کی بہتری اور مدارس کے درمیان باہمی تعاون کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ اجلاس میں مولانا محمد عثمان قاسمی (جامعہ رحمانیہ، نانکہ گندیوڑا)، مولانا محمد شاہد مظاہری (نعمت پور)، مفتی محمد شعیب مظاہری (مدرسہ کنز العلوم، ٹڈولی)، مفتی محمد صادق مظاہری، قاری محمد یامین (ناظم، مدرسہ ذکر القرآن، حبیب گڑھ)، مولانا محمد سعود الظفر مظاہری، مولانا محمد ذاکر مظاہری، مفتی محمد زکریا مظاہری، مولانا محمد سلیمان مظاہری، مولانا مسعود الظفر مظاہری، قاری شاہجہاں مظاہری، قاری عبد السبحان رحمانی، قاری محمد نعمان رحمانی چوک سہارنپور اور دیگر علماء و ذمہ داران نے شرکت کی۔

نامعلوم گاڑی ڈرائیور کے خلاف پولیس نے مقدمہ درج کیا

دیوبند، یکم/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند مظفرنگر ہائیوے پر واقع سبزی منڈی کے نزدیک ہونے والے سڑک حادثہ میں مرنے والے بائک سوار کے اہل خانہ کے ذریعہ کوتوالی دیوبند میں دی گئی تحریر کی بنیاد پر نامعلوم گاڑی ڈرائیور کے خلاف پولیس نے مقدمہ درج کرلیا ہے۔ کوتوالی میں دی گئی تحریر میں گاؤں باستم کی رہنے والی متاثرہ خاتون گیتا اہلیہ جے کشن نے بتایا ہے کہ اس کا شوہر جے کشن 25 جولائی 2026 کی صبح اپنی اسپلینڈر پلس بائک پر سوار ہوکر گاؤں ڈانڈی تھامنا کی جانب جا رہے تھے صبح قریب پانچ اور چھ بجے کے درمیان جب وہ دیوبند مظفرنگر ہائیوے پر واقع سبزی منڈی کے نزدیک پہنچے تو اچانک غلط سمت سے آنے والی گاڑی نے جے کشن کی بائک کو ٹکر ماردی اور موقع سے فرار ہوگیا۔ تحریر کے مطابق سڑک حادثہ میں جے کشن کی موقع پر ہی موت واقع ہوگئی۔

بی ایس سی کے طالب علم نے گھر میں طمنچے سے خود کو گولی مار کر خودکشی کی

پانچ بہنوں کے اکلوتے بھائی کی موت سے اہل خانہ میں کہرام، پولیس تفتیش جاری

بلندشہر یکم اگست (پریس ریلیز) بلندشہر میں ایک بی ایس سی کے طالب علم نے جمعہ کی رات گھر میں خود کو سینے میں گولی مار کر خودکشی کرلی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ فورنسک ٹیم نے شواہد اکٹھے کرکے جانچ کے لیے بھیج دیے ہیں۔ نوجوان کی موت سے اہل خانہ میں کہرام مچا ہوا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق کوتوالی علاقے کے اورنگ آباد کسیر گاؤں کا رہنے والا 22 سالہ دھرمیندر علی گڑھ میں بی ایس سی کا طالب علم تھا۔ 29 جولائی کو دھرمیندر کے خلاف نروره پولیس تھانے میں ایک لڑکی کو اغوا کرنے کی رپورٹ درج کرائی گئی تھی۔ پولیس نے جمعرات کو لڑکی کو ڈبائی کوتوالی علاقے کے چلما پور سے برآمد کرلیا تھا۔ جمعہ کی رات تقریباً 8 بجے دھرمیندر نے گھر میں طمنچے سے خود کو سینے میں گولی مار لی۔ گولی کی آواز سن کر گھر والے کمرے کی طرف بھاگے۔ دھرمیندر خون میں لت پت تھا اور طمنچہ بھی پاس ہی میں پڑا تھا۔ اہل خانہ اسے علاج کے لیے اسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی گاؤں والوں کی بھیڑ دھرمیندر کے گھر جمع ہوگئی۔ بتایا گیا کہ دھرمیندر پانچ بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا۔ اکلوتے بیٹے کی موت سے خاندان پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ بیٹے کی موت پر اہل خانہ کا رو رو کر برا حال ہے۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی اور جائے وقوعہ کا معائنہ کرکے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ گاؤں میں یہ بھی چرچا ہے کہ دھرمیندر نے کسی نامعلوم شخص کا فون آنے کے بعد خودکشی کی ہے۔ ایس پی دیہات انترکش جین نے بتایا کہ دھرمیندر کے ذریعہ گھر میں طمنچے سے خود کو گولی مار کر خودکشی کرنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ لاش کے پاس سے طمنچہ، کارتوس اور ایک خول برآمد ہوا ہے۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ پولیس واقعے کی باریک بینی سے تفتیش کر رہی ہے۔ تحقیقات کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔

پارنچ دنوں کی مشقت کے بعد 11 سالہ چارو کشیپ کی لاش کالی ندی سے برآمد

باغپت کے مشہور غوطہ خوروں کی ٹیم کو ملی کامیابی، پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجا

بلندشہر یکم اگست (پریس ریلیز) اتر پردیش کے ضلع بلندشہر میں مامن روڈ پر واقع بھوتیشور مندر کے قریب پانچ روز قبل بارش کے دوران تیز بہاؤ والے نالے میں بہہ جانے والی چوتھی جماعت کی طالبہ چارو کشیپ کی لاش حادثے کے پانچویں روز ہفتہ کو کالی ندی سے برآمد کرلی گئی ہے۔ طالبہ کی لاش جائے حادثہ سے تقریباً تین کلومیٹر دور گاؤں چاؤلی کے قریب کالی ندی میں جھاڑیوں میں پھنسی ہوئی ملی، بچی کی لاش ملنے کی خبر سن کر اہل خانہ مزید غم میں ڈوب گئے اور پورے علاقے میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ واضح ہو کہ پانچ روز قبل یعنی 28 جولائی کو بلندشہر کے ساٹھا محلے کے رہنے والے رنکو کشیپ کی 11 سالہ بیٹی چارو کشیپ اسکول سے چھٹی کے بعد گھر لوٹتے وقت تیز بارش کے دوران گہرے نالے میں گر کر بہہ گئی تھی۔ اس وقت اسے بچانے کی کوشش کی گئی مگر کوئی کامیابی نہیں مل سکی۔ حادثے کے بعد سے پولیس، میونسپلٹی کا عملہ، این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف، فائر بریگیڈ عملہ اور باغپت سے بلائے گئے غوطہ خوروں کی ٹیمیں مسلسل پانچ روز سے چارو کی تلاش میں مصروف تھیں۔ ادھر چارو کے اہل خانہ بھی گزشتہ پانچ دنوں سے اس امید میں ہر لمحہ انتظار کر رہے تھے کہ ان کی بیٹی زندہ واپس آجائے گی، مگر ہفتہ کی صبح لاش ملنے کی اطلاع نے ان کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اتنا ہی نہیں بچی کی سلامتی کے لیے مندر و مسجد میں دعائیں بھی کی گئی تھیں۔ لاش ملنے کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور لاش کو اپنی تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ سی او سٹی پرکھر پانڈے کے مطابق طالبہ کی لاش جائے حادثہ سے تقریباً تین کلومیٹر دور گاؤں چاؤلی کے نزدیک کالی ندی سے برآمد ہوئی ہے، جو ابتدائی جانچ کے مطابق جھاڑیوں میں پھنس جانے کی وجہ سے وہیں اٹکی ہوئی تھی۔ غور طلب ہے کہ اس معاملے میں طالبہ کے والد رنکو کی تحریر پر اسکول کی پرنسپل، منیجر اور آیا کے خلاف مبینہ لاپرواہی کا مقدمہ بھی درج کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی اس واقعہ کے بعد ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے نگر پالیکا کے لاپرواہ افسران کے خلاف کارروائی کی سفارش حکومت کو بھیجی تھی، جس پر حکومت نے نگر پالیکا کے دو صفائی انسپکٹروں اور دو جونیئر انجینئروں کو معطل کر دیا تھا۔

نئ تعمیر مسجد بلال کی افتتاحی تقریب

اناؤ: محمد جنید قاسمی مسجد کی تعمیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے، اتحاد پیدا کرنے اور معاشرے کو جوڑنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ یہ مسلمانوں کی عبادت گاہ، اخلاقی تربیت کا مرکز اور دینی وسماجی سرگرمیوں کا اہم ترین مقام ہے۔ مذکورہ باتیں موضع جھر تیرا میں نئی تعمیر کی گئی مسجد کی افتتاحی تقریب علماء نے خطاب کرتے ہوئے کہیں، تفصیلات کے مطابق اناؤ ضلع کا مزرعہ جھر تیرا میں نئی تعمیر کی گئی مسجد بلال کے موقع پر نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے نامور عالم دین مفتی عبدالرشید قاسمی استاذ حدیث مدرسہ جامع العلوم پٹکا پور کانپور نے کہا کہ مسجد کی تعمیر یہ مسلمانوں کی اولین شناخت ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مسجد کا باطن اور ظاہر دونوں درست ہونا چاہئے۔ مسجد کا باطن یہ ہے کہ نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو، قرآن کریم کے حلقے قائم ہوں، مسجد کا ظاہر یہ ہے کہ اس کو بہتر سے بہتر بنایا جائے، آنے والوں کو ہر طرح کی سہولیات فراہم ہوں۔ بعد نماز جمعہ پیر طریقت مولانا افضال الرحمن قاسمی شیخ الحدیث مدرسہ اشرف المدارس ہردوئی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسجد، سجدہ کرنے کی جگہ ہے، یہ ہمیں وحدانیت کا پیغام دیتی ہے۔ مساجد سے بچوں اور بڑوں کو دینی تعلیم، اخلاق اور اچھے کاموں کی سمجھ ملتی ہے۔ مسجد کے ماحول سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔ دریں اثنا مفتی محمد جنید قاسمی کنوینر اصلاح معاشرہ جمعیۃ علماء ضلع اناؤ نے کہا کہ مسجدوں کے ذریعہ مسلمانوں کو قوت، رہنمائی ملتی ہے، مسجدیں اسلامی تعلیمات کا آئینہ ہیں، عقیدۂ توحید جو اسلام کی بنیاد ہے، اس کی عملی شکل مسجد سے ملتی ہے۔ جمعہ کی نماز مفتی عبدالرشید قاسمی کی اقتداء میں ادا کی گئی، افتتاحی تقریب کی صدارت مولانا مختار عالم مظاہری صدر جمعیۃ علماء ضلع اناؤ نے کی جبکہ نظامت کے فرائض مولانا سفیان جامعی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع اناؤ نے انجام دئے۔ اس موقع پر مفتی محمد بلال قاسمی ہردوئی، مولانا سلیم مظاہری، مولانا نفیس مظاہری، حافظ محمد جاوید کانتا گلزار پور، حافظ محمد عباس مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام حیدرآباد، مولوی شفاعت علی ناظم مدرسہ جامعۃ الفلاح لکھواں، ڈاکٹر سفیل، محمد عیاض، حافظ محمد نفیس، حافظ محمد افشان، عبدالقیوم اتردھنی،

رکن اسمبلی اوشا موریہ نے سمدا، سہودر پور نالے کا معائنہ کیا، پل تعمیر کرانے کی یقین دہانی

فتح پور۔ حسین گنج اسمبلی حلقے کے بھٹیورا ترقیاتی بلاک کے تحت سیر ابراہیم پور اور سمدا۔ سہودر پور دیہات کے درمیان واقع بڑے نالے کے مسئلے کو لے کر سماج وادی پارٹی کی رہنما اور رکن اسمبلی اوشا موریہ نے مقامی باشندوں کے ہمراہ موقع پر پہنچ کر معائنہ کیا۔ رکن اسمبلی نے نالے کی صورتحال کا جائزہ لیا اور دیہی باشندوں سے ان کی مشکلات اور مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ مقامی باشندوں نے بتایا کہ سمدا۔ سہودر پور کے قریب واقع بڑے نالے پر پل نہ ہونے کی وجہ سے انہیں گنیش پور، مئوئی اسپتال، بازار اور تعلیمی اداروں تک پہنچنے کے لیے جمرواں سڑک کے راستے تقریباً دس کلومیٹر کا اضافی سفر طے کرنا پڑتا ہے۔ برسات کے موسم میں نالے میں پانی کا بہاؤ تیز ہوجاتا ہے اور یہ نالہ ایک چھوٹی ندی کی شکل اختیار کرلیتا ہے، جس کے باعث تقریباً تین ماہ تک آمد و رفت مکمل طور پر متاثر رہتی ہے۔ دیہی باشندوں نے بتایا کہ اس مسئلے سے سب سے زیادہ مشکلات اسکول جانے والے طلبہ، مریضوں اور روزمرہ ضروریات کے لیے سفر کرنے والے لوگوں کو پیش آتی ہیں۔ انہوں نے رکن اسمبلی سے مطالبہ کیا کہ نالے پر جلد از جلد پل تعمیر کرایا جائے تاکہ برسوں پرانی پریشانی کا خاتمہ ہو سکے۔ معائنہ کے دوران رکن اسمبلی اوشا موریہ نے دیہی باشندوں کو یقین دلایا کہ سمدا۔ سہودر پور نالے پر پل کی تعمیر ان کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سرمائی اجلاس میں بھی اس پل کی تعمیر کے سلسلے میں اسمبلی میں تجویز پیش کی گئی تھی اور آئندہ اجلاس میں اس مسئلے کو دوبارہ پوری قوت کے ساتھ اٹھایا جائے گا، تاکہ علاقے کے لوگوں کو درپیش مشکلات کا مستقل حل نکالا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ پل کی تعمیر سے دیہی باشندوں کو اسپتال، اسکول اور بازار تک پہنچنے میں سہولت حاصل ہوگی، جبکہ وقت اور فاصلے دونوں کی بچت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ عوامی مسائل کا حل ان کی اولین ترجیح ہے اور وہ اس کے لیے مسلسل جدوجہد کرتی رہیں گی۔ اس موقع پر سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما تیج سنگھ یادو، پردھان لوہاری، جے پرکاش یادو پردھان سمدا۔ سہودر پور، بھیم سین، رنکو یادو، ببلو، گڈو، تری بھون موریہ سمیت بڑی تعداد میں مقامی باشندے موجود تھے۔

مدرسوں کے طلبہ کی سو فیصد اسکالرشپ درخواستیں یقینی بنانے کی ڈی ایم او کی ہدایت

شاہجہاں پور: یکم اگست (پی این ایس) ضلع اقلیتی بہبود دفتر میں ضلع کے عالیہ اور اعلیٰ عالیہ سطح کے تمام مدارس کے پرنسپل صاحبان کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی، جس کی صدارت ضلع اقلیتی بہبود افسر پرسون رائے نے کی۔ اجلاس میں ضلع اقلیتی بہبود افسر نے ریاستی حکومت کی جانب سے چلائی جارہی اقلیتی طلبہ کی اسکالرشپ اسکیموں کا جائزہ لیتے ہوئے ہدایت دی کہ پری میٹرک اور پوسٹ میٹرک اسکالرشپ اسکیموں کے تحت تمام اہل طلبہ و طالبات کے سو فیصد آن لائن درخواستیں مقررہ مدت کے اندر مکمل کرائی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی مستحق طالب علم اسکالرشپ کے فائدے سے محروم نہ رہے۔ مسٹر پرسون رائے نے تمام مدارس کے پرنسپل صاحبان اور نامزد نوڈل افسران کو ہدایت دی کہ وہ آئندہ دو دن کے اندر لازماً اپنا ڈیجیٹل سگنیچر سرٹیفکیٹ (DSC) بنوا لیں، تاکہ اسکالرشپ درخواستوں کی تصدیق اور دیگر آن لائن کارروائیوں میں کسی قسم کی رکاوٹ پیش نہ آئے۔ انہوں نے واضح کیا کہ بروقت ڈی ایس سی دستیاب ہونے سے پورٹل پر تصدیقی عمل آسانی اور شفافیت کے ساتھ مکمل کیا جا سکے گا۔ اجلاس میں اسکالرشپ درخواست کے طریقہ کار، ضروری دستاویزات، آن لائن تصدیق، مقررہ وقت اور حکومتی ہدایات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔ اس کے ساتھ ہی تمام پرنسپل صاحبان کو ہدایت دی گئی کہ وہ طلبہ اور ان کے سرپرستوں کو اسکالرشپ اسکیموں کے بارے میں آگاہ کریں اور مقررہ وقت کے اندر درخواستیں جمع کرانا یقینی بنائیں۔ ضلع اقلیتی بہبود افسر نے کہا کہ حکومت کی منشا کے مطابق تمام مستحق طلبہ کو اسکالرشپ کا فائدہ پہنچانا متعلقہ افسران اور تعلیمی اداروں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

میرٹھ میں مذبح خانے کی جگہ پر بنا 'پی ایم شری اسکول' بدحالی کا شکار

گندگی اور بدبو کے درمیان پڑھنے پر مجبور ہیں بیٹیاں

میرٹھ: یکم اگست (پی این ایس) تقریباً دس سال قبل، سماج وادی پارٹی کے دور حکومت میں وزیر اعظم خان کے ذریعہ ایک سلاٹر ہاؤس (جانوروں کے ذبح خانے) کو بند کرنے کے بعد میرٹھ میں گریڈ 12 تک لڑکیوں کے لیے ایک اسکول قائم کیا گیا تھا۔ تاہم، جب کہ اسکول اب پی ایم شری سرکاری اسکول کا درجہ حاصل کر چکا ہے، لڑکیاں وسائل کی کمی کے ساتھ گندگی اور بدبو میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ طلباء اور والدین بنیادی سہولیات کی شدید کمی کا رونا رو رہے ہیں۔ اسکول کے 13 سیکشن ہیں جن میں 11 اساتذہ ہیں، اور ایک قائم مقام پرنسپل ہیں۔ کئی اہم مضامین کے اساتذہ برسوں سے ندارد ہیں۔ 11ویں جماعت کی طالبہ منشا کہتی ہیں کہ وہ اسکول جاتی ہے، لیکن اسے بہت گرمی لگتی ہے۔ پانی کی بھی دقت ہے۔ اسکول کے قریب ایک نالہ ہے جس سے بدبو آتی ہے۔ اس کے علاوہ اسکول کے قریب کچرے کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ بدبو سے نہ صرف ہر ایک کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ اسکول میں رہنا اور پڑھنا بھی مشکل ہوجاتا ہے۔ ایک وقت تھا جب اس اسکول میں 2000 سے زیادہ لڑکیاں پڑھتی تھیں، لیکن گزشتہ چند سالوں سے لڑکیوں کی تعداد میں مسلسل کمی واقع ہو رہی ہے۔ اس وقت یہاں صرف 800 لڑکیاں زیر تعلیم ہیں۔ ایس پی ایم ایل اے رفیق انصاری نے اسکول کی حالت کے لیے موجودہ حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ ان کا کہنا ہے کہ گورنمنٹ گرلز انٹر کالج 2016 میں سماج وادی پارٹی کے دور حکومت میں اعظم خان کی کوششوں سے قائم ہوا تھا۔ ایم ایل اے کا کہنا ہے کہ لڑکیوں کے اسکول کے قریب کتوں کی نس بندی کا مرکز قائم کیا گیا ہے جو کہ نامناسب ہے۔ مزید برآں، میونسپل کارپوریشن نے اگلے دروازے پر ایک ڈپو قائم کیا ہے، جہاں سے کچرے کے ٹرک لے جایا جاتا ہے۔ سکول سے متصل ایک نالہ ہے جہاں سے بدبو پھیلتی ہے۔

پریاگ راج میں ایک گھنٹے سے مسلسل تیز بارش

کل اتر پردیش مانسون کی واپسی، پانچ دن ہوسکتی ہے نان اسٹاپ بارش

پریاگ راج: یکم اگست (پی این ایس) اتر پردیش میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ہلکی بارش ہوئی۔ بعض علاقوں میں گرج چمک اور شدید بارش کی بھی اطلاع ہے۔ بیشتر علاقوں میں 20 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلیں۔ مغربی اتر پردیش کے کچھ علاقوں میں بھی موسلا دھار بارش ہوئی۔ ہفتہ کے روز، پریاگ راج اور آس پاس کے علاقوں میں گزشتہ ایک گھنٹے سے مسلسل تیز بارش ہوئی، جس سے شدید گرمی اور نمی سے جدوجہد کرنے والوں کو کافی راحت ملی۔ بارش کے ساتھ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے موسم کو خوشگوار بنا دیا۔ جنوب مغربی مانسون 2 اگست سے اپنی سرگرمیاں دوبارہ شروع کرے گا۔ ریاست کے تقریباً تمام علاقوں میں 3-4 دنوں تک موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔ اب تک معمول سے 27 فیصد کم بارش ہوئی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ہفتہ کو اتر پردیش کے دونوں ڈویژنوں میں بعض مقامات پر گرج چمک کے ساتھ ہلکی بارش کا امکان ہے۔ دن میں 20 سے 30 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلتی رہیں گی جس سے زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوگا۔ ان سات اضلاع کے لیے بارش کے لیے "اورنج الرٹ" جاری کیا گیا ہے: پریاگ راج، جونپور، پرتاپ گڑھ، سلطان پور، سدھارتھ نگر، بلرام پور اور گونڈا کے لیے شدید بارش کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ یکم جون سے 31 جولائی تک، اتر پردیش میں تخمینہ 357.6 ملی میٹر کے مقابلے میں 261 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جو کہ معمول سے 27 فیصد کم ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹوں میں 1.8 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی جو کہ اندازے کے مطابق 6.7 ملی میٹر ہے جو کہ معمول سے 76 فیصد کم ہے۔

حج 2027 کے تمام 86 درخواست گزاروں کا انتخاب

شاہجہاں پور: یکم اگست (پی این ایس) حج 2027 کے لیے ضلع شاہجہاں پور سے درخواست دینے والے تمام 86 عازمینِ حج کا انتخاب کرلیا گیا ہے۔ یہ اطلاع حج ای سہولت مرکز کے انچارج اور مدرسہ نورالہدیٰ، بجلی پورہ کے پرنسپل اقبال حسین عرف پھول میاں نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ منتخب تمام عازمینِ حج کو 10 اگست 2026 تک 1,52,300 روپے کی پہلی قسط لازمی طور پر جمع کرانی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ حج کمیٹی کی جانب سے مقررہ وقت کے اندر پہلی قسط جمع کرانا نہایت ضروری ہے۔ اگر کوئی منتخب امیدوار مقررہ تاریخ تک رقم جمع نہیں کراتا تو اس کا انتخاب منسوخ ہونے کا امکان ہے۔ اقبال حسین عرف پھول میاں نے تمام منتخب عازمینِ حج سے اپیل کی ہے کہ وہ مقررہ وقت کے اندر بینک میں پہلی قسط جمع کرا کر اپنی حج سفر کی کارروائی بروقت مکمل کریں، تاکہ آئندہ مراحل میں کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے۔

خودامدادگروپوں کی طاقت سے مضبوط ہورہا یوپی کا دیہی علاقہ

ریاستی دیہی گزربسر مشن خواتین کی خودانحصاری کے لیے ایک مضبوط بنیاد

لکھنؤ: یکم اگست۔ملک کے نامور وزیراعظم جناب نریندر مودی نے خود انحصار ہندوستان کے عزم کو عملی جامہ پہنانے کے لیے متعدد تاریخی اور بصیرت انگیز اقدامات کیے ہیں۔'سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس اور سب کا پریاس' کے نعرہ کے ساتھ مرکزی اور ریاستی حکومتیں سماج کے ہر فرد تک ترقی کی روشنی پہنچانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہیں۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلی جناب کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور رہنمائی میں، اتر پردیش میں دیہی ترقی کا محکمہ خواتین کی معاشی اور سماجی بااختیار بنانے کے لیے بڑے پیمانے پر کام کررہاہے۔دین دیال انتیودیا یوجنا' قومی دیہی گزربسر مشن (این آر ایل ایم) ذریعے دیہی خواتین کو خودانحصاری، آزادی اور معاشی طاقت کے ساتھ بااختیار بنانے کی مہم مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔پنڈت دین دیال اپادھیائے کے انتودیا کے ویژن اور ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کے ملک کی تعمیر کے خواب پر مبنی، یہ مشن دیہی غریب خاندانوں کی خواتین کو منظم کر کے انہیں ترقی کے مرکزی دھارے سے جوڑ رہا ہے۔ 2013 سے اتر پردیش میں کام کررہاہے، یہ مشن دیہی معیشت کو نئی شکل دینے کے لیے ایک اہم گاڑی بن گیا ہے۔مشن کا بنیادی مقصد کم از کم ایک خاتون ممبر کو خودامدادگروپ سے جوڑ کر دیہی غریب خاندانوں کو خودروزگار، ہنرمندی کی ترقی، مالی امداد، اور کاروبار کے مواقع فراہم کرنا ہے۔یہ اقدام نہ صرف خواتین کو منظم کرتا ہے بلکہ انہیں خود اعتمادی، قائدانہ صلاحیتوں اور معاشی فیصلہ سازی سے بھی بااختیار بناتا ہے۔اس مہم کے تحت، جو ریاست کے تمام 75 اضلاع اور 826 ترقیاتی بلاکس میں چلائی جا رہی ہے، فی الحال 1 کروڑ 19 لاکھ سے زیادہ دیہی خاندانوں کی خواتین کو 10 لاکھ سے زیادہ خودامداد گروپوں 66 ہزار سے زیادہ گاؤں کی تنظیموں اور 3298 کلسٹر سطح کی انجمنوں سے جوڑا گیا ہے۔یہ اپنے آپ میں خواتین کو بااختیار بنانے کی جانب ایک بڑی سماجی تبدیلی ہے۔دیہی خواتین کی روزی روٹی کو مضبوط بنانے کے لیے، مشن مختلف بینکوں کے ساتھ رابطہ قائم کررہاہے اور کم شرح سود پر فوری اور اپنی مرضی کے مطابق قرضے فراہم کر رہا ہے۔ریاستی دیہی روزی روٹی مشن صرف مالی امداد تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ دیہی خواتین کو عزت نفس، سماجی شناخت اور پائیدار معاش فراہم کرنے کا ایک طاقتور ذریعہ بھی بن رہا ہے۔اس مشن کا مقصد خواتین کو زراعت، مویشی پالنے، فوڈ پروسیسنگ، دستکاری، چھوٹی صنعتوں، ڈیجیٹل خدمات اور خود روزگار پر مبنی سرگرمیوں سے جوڑ کر ان کی آمدنی میں اضافہ کرنا ہے۔اتر پردیش کی حکومت دیہی خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے اور گاؤں کی معیشت کو مضبوط بنانے کی مسلسل کوشش کر رہی ہے۔ریاستی دیہی روزی روٹی مشن ہر گاؤں میں تبدیلی کی ایک نئی کہانی لکھ رہا ہے، جہاں خواتین خودانحصاری کے نئے ماڈل بن کر ابھر رہی ہیں۔

ماڈل کلسٹر لیول یونین کے ایم آئی ایس اسسٹنٹ اور اکاؤنٹنٹ کی دس روزہ رہائشی تربیت کا آغاز

ایس آئی آر ڈی میں مختلف موضوعات پر ماہرین کی طرف سے تربیت دی جارہی

لکھنؤ: یکم اگست۔نائب وزیراعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور ہدایت پر دین دیال اپادھیائے ریاستی دیہی ترقیاتی ادارہ، بخشی کا تالاب سرکاری، نیم سرکاری محکموں، اداروں کے افسران اور ملازمین اور تخلیقی کام سے وابستہ لوگوں کو تربیت دے کر ماہر اور بہ صلاحیت بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہاہے۔اس سلسلے میں، اتر پردیش ریاستی دیہی گزربسر مشن: اتر پردیش ریاستی دیہی گزربسر مشن اور ریاستی دیہی ترقیاتی ادارہ لکھنؤ کے مشترکہ زیراہتمام، ماڈل کلسٹر لیول یونین کے ایم آئی ایس اسسٹنٹ اور اکاؤنٹنٹ کی دس روزہ رہائشی تربیت ہفتہ کو دیہی ترقیاتی ادارہ، بخشی کا تالاب میں شروع ہوئی۔اتر پردیش اسٹیٹ رورل لائیولی ہڈ مشن کے مشن ڈائرکٹر جناب ارون کمار کی رہنمائی میں منعقد کی گئی اس تربیت کا مقصد ماڈل کلسٹر لیول فیڈریشن کیڈر کو تکنیکی اور مالی طور پر مجاز بنانا ہے۔سیشن کا افتتاح علاقائی دیہی ترقیاتی ادارہ کے پروفیسر انوج کمار شریواستو نے کیا۔سیشن انچارج ڈاکٹر سیماجی، مشن ہیڈکوارٹر سے ڈاکٹر نند کشور ساہ، ٹریننگ ریسورس پرسن مورس کمار، اور ضلع ریسورس پرسن راگھویندر کمار سنگھ موجود تھے۔سنت روی داس نگر، پریاگ راج، سدھارتھ نگر اور بارہ اضلاع کے شرکاء نے ٹریننگ میں شرکت کی۔شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر نند کشور ساہ نے کہا کہ اس دس روزہ تربیت کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیاہے۔بنیادی کورس کے پہلے چار دنوں میں نیشنل رورل لائیولی ہڈ مشن، کلسٹر لیول فیڈریشن، کلسٹر لیول فیڈریشن پالیسی، ماڈل کلسٹر لیول فیڈریشن اسٹینڈرڈز، کلسٹر لیول فیڈریشن کا ڈھانچہ اور کلسٹر لیول فیڈریشن کا پانچ سالہ ویژن کے بارے میں معلومات شامل ہیں۔آئندہ چھ دنوں کے دوران، تکنیکی سیشن ہر قسم کی بک کیپنگ، قرض کے انتظام، مالیاتی انتظام، مالیاتی معیارات، مالیاتی بیانات، آڈٹ پالیسیوں، قانونی تعمیل، اندرونی کنٹرول اور نگرانی کے مختلف آلات کے بارے میں تفصیلی تربیت فراہم کریں گے۔شرکاء کو موبائل ایپس اور پورٹل پر ڈیٹا انٹری، ماہانہ پروگریس رپورٹس، گروپ، آن لائن مانیٹرنگ، دیہی ادارہ اور کلسٹر لیول یونین ریکارڈ، ایجنڈا، ممبر شپ رجسٹر، اور ریزولوشن پاس کرنے کا طریقہ کار بھی سکھایا جائے گا۔خواتین کے لیے فوائد: یہ تربیت کلسٹر سطح کی یونینوں کی خواتین کو تکنیکی اور مالی طور پر خود کفیل بننے کے لیے بااختیار بنائے گی۔ایم آئی ایس معاونین ڈیٹا کے ذریعے منصوبوں کی نگرانی کر سکیں گے، اور اکاؤنٹنٹس یونین فنڈز کا شفاف حساب کتاب برقرار رکھنے کے قابل ہوں گے۔اس سے بروقت رپورٹنگ، بینک قرضوں تک تیزی سے رسائی اور سرکاری اسکیم کے فوائد کو یقینی بنایا جائے گا۔آخرکار، اس کا براہ راست فائدہ گاؤں کے سیلف ہیلپ گروپوں کی خواتین کو روزگار، آمدنی میں اضافہ اور بااختیار بنانے کی صورت میں ملے گا۔عہدیداران نے کہا کہ تربیت یافتہ ایم آئی ایس معاونین اور اکاؤنٹنٹ کلسٹر سطح کی فیڈریشن میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔انہیں بااختیار بنانے سے ہی 'غربت سے پاک گاؤں' کے مشن کا ہدف حاصل کیا جاسکےگا۔

لکھنؤ میں کانوڑ روٹ پر کھلے عام نہیں بکےگا مٹن اور چکن

جوس کارنر پر ملے کیمیکل سے رنگے انار

لکھنؤ: یکم اگست (پی این ایس) عقیدہ کا سب سے بڑا تہوار مانی جانے والی کانوڑ یاترا کو لے کر اتر پردیش حکومت پوری طرح چوکس ہے۔محکمانہ اور انتظامی میٹنگوں کے سلسلہ میں افسران کو کانوڑ یاترا کو سنجیدگی سے لینے کی ہدایت دی جارہی ہے۔ ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے، فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (FSDA) کی ٹیم ہر ضلع میں چھاپے مار رہی ہے اور کنور کے راستوں پر ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن کررہی ہے۔نتیجتاً، جمعہ کے روز، ایف ایس ڈی اے کی ٹیم نے کنور کے راستوں پر ایک بڑی کارروائی شروع کی، جس میں ہوٹلوں، ریستورانوں اور جوس کارنر کی آڑ میں چلائی جانے والی گھناؤنی چالوں کو بے نقاب کیا۔فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ایس ڈی اے) کی جانب سے چلائی گئی اس معائنہ مہم کے دوران چنہٹ میں 'عمران جوس کارنر' کا منظر چونکا دینے والا تھا۔انسپکشن ٹیم نے موقع سے 10 کلوگرام کیمیکل رنگ کے انار، 30 کلو سڑے ہوئے آم کا گودا، بڑی مقدار میں سیکرین، اور خطرناک نا قابل خوردنی رنگ قبضے میں لے کر تلف کر دیا۔مزید برآں، اس سنگین لاپروائی کی وجہ سے جوس کارنر کو فوری طور پر سیل کر دیا گیا۔مزید برآں، چھاپے کے دوران، انورا کلا میں "مٹن جنکشن" کو بغیر کسی جائز لائسنس کے کام کرتے ہوئے پایا گیا۔کانوڑ روٹ کو مکمل طور پر گوشت اور مچھلی سے پاک رکھنے کے سرکاری احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس مٹن کی دکان کو فوری طور پر بند کر دیا گیا تھا۔لکھنؤ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایف ایس ڈی اے کمشنر کی سخت ہدایات کے بعد، چھاپے کے دوران 'فوڈ سیفٹی آن وہیلز' (ایف ایس ڈبلیو)، ایک جدید ترین موبائل لیبارٹری کو تعینات کیا گیا تھا۔سلطان پور روڈ، موہن لال گنج، چنہٹ، بی بی ڈی، انورا کلا، مٹیاری سے لے کر بھیتھولی-ٹیڑھی پلیا تک کے علاقوں میں 59 سے زیادہ کھانے پینے کی اشیاء کی موقع پر جانچ کی گئی۔ چھاپے کے دوران ایف ایس ڈی اے کی ٹیم نے دکانوں سے بھاری مقدار میں ایکسپائر شدہ کالی مرچ پاؤڈر، کھانے کے قابل گلابی اور غیر معیاری پرفیوم قبضے میں لے کر تلف کر دیا۔شراون کے مقدس مہینے کے دوران عقیدت مندوں کے مذہبی جذبات کا احترام کرتے ہوئے، ایف ایس ڈی اے نے ایک واضح انتباہ جاری کیا ہے کہ کانوڑ یاترا کے راستے میں تمام چکن اور مٹن کی دکانوں کے مالکان کو پورے مہینے میں نان ویجیٹیرین کھانے کی کھلے عام فروخت پر مکمل پابندی عائد کرنی چاہیے۔حکام نے واضح طور پر کہا ہے کہ قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔کنور یاترا کے مکمل ہونے تک ایف ایس ڈی اے کی خصوصی ٹیمیں کنور راستوں پر دن رات متحرک رہیں گی۔

سہارنپور کے کانوڑ سیوا کیمپ میں عمران مسعود، ہندو مسلم بھائی چارے کی شاندار روایت

سہارنپور: یکم اگست (پی این ایس) سہارنپور میں مختلف مقامات پر کانوڑ سیوا کیمپ قائم کیے گئے ہیں تا کہ ساون کے مہینے میں ہریدوار سے گنگا کا پانی لے کر اپنی منزلوں کی طرف جانے والے شیو عقیدت مندوں کی خدمت کی جاسکے۔ یہ کیمپ عقیدت مندوں کے لیے کھانا، ٹھنڈا پانی، طبی دیکھ بھال، آرام اور دیگر ضروری سہولیات مہیا کرتے ہیں۔ہفتہ کو کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے کنور سیوا کیمپ کا افتتاح کیا۔انہوں نے ذاتی طور پر شیو بھکتوں کی خدمت کی، انہیں تازگی اور دیگر سہولیات فراہم کیں۔ کانوڑ سیوا کیمپ میں مقامی باشندوں، سماجی کارکنوں اور کانگریس کے حامیوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ آنے والے کانوڑیوں کا پھولوں کی پتیاں نچھاور کر کے استقبال کیا گیا اور حوصلہ افزائی کی گئی۔ایم پی عمران مسعود نے شیو بھکتوں سے ملاقات کی، ان کے سفر کے بارے میں دریافت کیا اور ان کی خیریت دریافت کی۔اس موقع پر ایم پی عمران مسعود نے کہا کہ سہارنپور کی سب سے بڑی پہچان اس کی گنگا جمنی ثقافت اور آپسی بھائی چارہ ہے۔ یہاں کے تمام مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کے تہواروں اور مذہبی تقریبات میں جوش و خروش سے حصہ لیتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ کنور یاترا کے دوران سروس کیمپوں کا دورہ کرنا، شیو بھکتوں کا خیر مقدم کرنا اور ان کی خدمت کرنا ایک دیرینہ روایت کا حصہ ہے جس پر سب مل کر عمل کرتے رہے ہیں۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہریدوار سے گنگا کا پانی لے جانے والے ہزاروں عقیدت مند اپنی منزلوں تک پہنچنے کے لیے لمبی دوری کا سفر کرتے ہیں۔

نگر پنچایت ملیح آباد میں بار بار پائپ لائن خراب ہونے سے آبی بحران سنگین

آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے قومی جنرل سکریٹری معروف انصاری نے سمپورن سمادھن دیوس میں یادداشت پیش کرکے مستقل حل کا مطالبہ کیا

ملیح آباد، لکھنؤ: تحصیل ملیح آباد میں منعقدہ سمپورن سمادھن دیوس کے موقع پر آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے قومی جنرل سکریٹری معروف انصاری نے نگر پنچایت ملیح آباد میں مسلسل پیدا ہونے والے پینے کے پانی کے بحران کے سلسلے میں ایک عرضداشت پیش کرتے ہوئے مسئلے کے مستقل حل کا مطالبہ کیا۔معروف انصاری نے بتایا کہ نگر پنچایت ملیح آباد کے چودھرانہ علاقے سے گزرنے والی مرکزی پینے کے پانی کی پائپ لائن آئے دن خراب ہو جاتی ہے، جس کے باعث چودھرانہ، سمدہ تالاب، منشی گنج، سید باڑہ، بستی دھونت رائے سمیت متعدد وارڈوں میں پانی کی فراہمی شدید متاثر رہتی ہے۔ کئی مرتبہ صورتِ حال ایسی ہو جاتی ہے کہ ایک ایک ہفتے تک پانی کی سپلائی معطل رہتی ہے، جس سے ہزاروں شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔انہوں نے کہا کہ شدید گرمی کے موسم میں بار بار پائپ لائن پھٹنے کے واقعات سے پینے کے پانی کا بحران مزید سنگین ہو جاتا ہے۔حال ہی میں پائپ لائن خراب ہونے کے باعث ایک ہفتے سے زائد عرصے تک پانی کی فراہمی بند رہی، جس کے نتیجے میں متاثرہ علاقوں میں پانی کے لیے ہاہاکار مچ گئی اور لوگوں کو دور دراز علاقوں سے پانی کا انتظام کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔معروف انصاری نے الزام عائد کیا کہ نگر پنچایت انتظامیہ اس مسئلے کے مستقل حل میں مکمل طور پر ناکام ثابت ہوئی ہے۔انہوں نے کہا کہ خراب پائپ لائن کی مرمت تکنیکی ماہرین کی نگرانی میں کرانے کے بجائے عام صفائی کارکنوں سے کرائی جا رہی ہے، جس کے باعث مسئلے کا پائیدار حل نہیں نکل پا رہا اور پائپ لائن بار بار خراب ہو رہی ہے۔انہوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ متاثرہ علاقے کی پائپ لائن کا تکنیکی سروے کرایا جائے، بار بار خرابی کی اصل وجوہات معلوم کی جائیں اور ضروری تکنیکی اصلاحات و مرمتی کام انجام دے کر پینے کے پانی کی بلا رکاوٹ فراہمی کو یقینی بنایا جائے، تاکہ مقامی شہریوں کو اس سنگین مسئلے سے مستقل نجات مل سکے۔

ایل ڈی اے میں رشوت خور جونیئر انجینئر سمیت تین گرفتار

لکھنو: یکم اگست (پی این ایس) ہفتہ کے روز اتر پردیش وجیلنس اسٹیبلشمنٹ نے لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) کے جونیئر انجینئر دنیش کمار ورما، سپروائزر چندر پرکاش، اور ایک پرائیویٹ فرد شراون کمار کو 50.7 لاکھ روپے کی رشوت لیتے ہوئے گرفتار کیا۔شکایت کنندہ کے مطابق وہ ایک عمارت بنا رہا تھا۔اسی دوران ایل ڈی اے کے جونیئر انجینئر دنیش کمار ورما پہنچے اور انہیں کام روکنے کو کہا۔شراون کمار نے پھر آئی جی آر ز پورٹل پر ایک شکایت کا حوالہ دیتے ہوئے 15 لاکھ روپے کی رشوت طلب کی۔انہوں نے کہا کہ رقم ادا کرنے پر کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔بعد میں ایل ڈی اے آفس میں دنیش کمار ورما اور سپروائزر چندر پرکاش نے 15 لاکھ روپے کا مطالبہ دہرایا۔شکایت کنندہ نے 50.7 لاکھ روپے دو قسطوں میں ادا کرنے پر رضامندی ظاہر کی اور اس معاملے کی اطلاع وجیلنس اسٹیبلشمنٹ کو دی۔ وجیلنس اسٹیبلشمنٹ نے خفیہ تحقیقات کی۔تحقیقات میں تینوں کی ملی بھگت اور آئی جی آر ز پورٹل کے غلط استعمال کی تصدیق ہوئی۔

نشہ سے پاک معاشرے کی تعمیر میں یوگا کلیدی کردار ادا کرسکتا ہے: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی میں آٹھ روزہ یوگ مشق پروگرام کا آغاز

لکھنؤ، 01 اگست 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں انسداد منشیات مہم کے تحت صحت مند، باشعور اور نشہ سے پاک معاشرے کی تشکیل کے عزم کے ساتھ ایک اہم اقدام کرتے ہوئے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں شعبۂ فزیکل ایجوکیشن کے زیر اہتمام ہفتہ کے روز چندر شیکھر آزاد جمنازیم میں واقع یوگ مرکز پر آٹھ روزہ یوگ مشق پروگرام کا باقاعدہ افتتاح کیا گیا۔اس پروگرام کی افتتاحی تقریر میں وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ موجودہ دور میں منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان نوجوان نسل اور معاشرے کے لیے ایک سنگین چیلنج ہے، جس کا مقابلہ صرف قانونی اقدامات سے نہیں بلکہ جسمانی، ذہنی اور اخلاقی تربیت کے ذریعے بھی کیا جاسکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ یوگ ایک ایسا مؤثر ذریعہ ہے جو انسان کو جسمانی صحت، ذہنی یکسوئی، خود نظم وضبط اور مثبت طرزِ فکر عطا کرتا ہے۔ اگر نوجوان یوگ کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں تو وہ نہ صرف منشیات جیسی سماجی برائیوں سے خود کو محفوظ رکھ سکتے ہیں بلکہ دوسروں کے لیے بھی ایک مثبت مثال بن کر نشہ سے پاک معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ انسدادِ منشیات مہم کو عوامی تحریک بنانے کے لیے تعلیمی اداروں کا فعال کردار نہایت ضروری ہے، اور یونیورسٹی اس مقصد کے لیے مسلسل آگاہی اور صحت افزا سرگرمیوں کا انعقاد کرتی رہے گی۔ اس موقع پر شعبۂ فزیکل ایجوکیشن کے صدر ڈاکٹر محمد شارق نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے پروگرام کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ یوگ جسمانی صحت، ذہنی سکون اور روحانی توازن کا بہترین ذریعہ ہے۔ باقاعدہ یوگ انسان کو نہ صرف جسمانی طور پر توانا بناتا ہے بلکہ ذہنی دباؤ، اضطراب اور منفی رجحانات سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں نوجوانوں کو منشیات جیسی سماجی برائیوں سے دور رکھنے کے لیے یوگ ایک مؤثر اور مثبت ذریعہ ہے۔ اگر طلبہ اپنی روزمرہ زندگی میں یوگ کو شامل کریں تو وہ صحت مند، بااعتماد اور باکردار شخصیت کے حامل بن سکتے ہیں اور ایک نشہ سے پاک، صحت مند اور ترقی یافتہ معاشرے کے قیام میں مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ بعدازاں یوگ ٹریز اور شعبۂ فزیکل ایجوکیشن کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر حسن مہدی نے اساتذہ، طلبہ، افسران اور ملازمین کو مختلف یوگ آسنوں، سانس لینے کی درست تکنیکوں اور مراقبے کے طریقوں کی عملی مشق کرائی۔ انھوں نے باقاعدہ یوگ کرنے کے سائنسی اور عملی فوائد سے بھی شرکا کو آگاہ کیا اور بتایا کہ یوگ نہ صرف جسمانی فٹنس کو بہتر بناتا ہے بلکہ ذہنی تناؤ کو کم کر کے صحت مند اور متوازن طرزِ زندگی اختیار کرنے میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ شعبۂ ہندی میں ڈاکٹر جہاں آرا کی نگرانی انسداد منشیات مہم کے تحت پروگرام کا بھی انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد شارق نے یہ خبر بھی دی کہ یہ یوگ مشق پروگرام یکم اگست سے 8 اگست 2026 تک روزانہ صبح 00:11 بجے چندر شیکھر آزاد جمنازیم واقع یوگ مرکز میں منعقد ہوگا۔ یونیورسٹی کے تمام افسران، ملازمین اور طلبہ سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ باقاعدگی سے اس پروگرام میں شرکت کر کے صحت مند اور نشہ سے پاک کیمپس کی تعمیر میں اپنا بھرپور تعاون کریں۔

ڈینگی ودیگر متعدی بیماریوں کے خلاف کے جی ایم یو کا بیداری پیغام

ماہرین نے کہا: ہر ہفتے دس منٹ کی احتیاط مچھروں کی افزائش روک سکتی ہے

لکھنؤ: یکم اگست۔کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (کے جی ایم یو) لکھنؤ میں مائکروبایولوجی کے شعبہ نے اتر پردیش حکومت کی خصوصی مواصلاتی بیماریوں کے کنٹرول اور دستک مہم کے ایک حصے کے طور پر 'مانسون کی حفاظت آپ کی ذمہ داری ہے - متعدی بیماریوں کی روک تھام ہماری ترجیح ہے' کے موضوع پر ایک خصوصی عوامی بیداری پروگرام کا انعقاد کیا۔اس پروگرام کا مقصد مون سون کے موسم میں متعدی بیماریوں کی روک تھام اور کنٹرول کے بارے میں عوام میں شعور اجاگر کرنا تھا۔ پروگرام کا افتتاح مائیکرو بیالوجی شعبہ کی سربراہ پروفیسر وملا وینکٹیش نے کیا۔ اپنے خطاب میں، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کمیونٹی کی شرکت متعدی بیماریوں کو روکنے میں سب سے اہم ستون ہے۔اس نے ایک اہم حقیقت شیئر کی: ایڈیس مچھر، جو ڈینگی پھیلاتا ہے، مروجہ عقیدے کے باوجود، گندے پانی میں نہیں بلکہ صاف، ٹھہرے ہوئے پانی میں افزائش کرتا ہے۔انہوں نے تمام شہریوں سے اپیل کی کہ وہ ہر ہفتے اپنے گھروں کے اندر اور اس کے اردگرد کولروں، گملوں، بالٹیوں، اوور ہیڈ ٹینکوں، پرانے ٹائروں اور پانی ذخیرہ کرنے کی دیگر جگہوں کا باقاعدگی سے معائنہ کریں تا کہ کسی بھی طرح کے ٹھہرے ہوئے پانی کو دور کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا، صرف دس منٹ کا ہفتہ وار معائنہ مچھروں کی افزائش کو نمایاں طور پر روک سکتا ہے اور پورے خاندان کو ڈینگی جیسی سنگین بیماری سے بچا سکتا ہے۔اس پروگرام میں محکمہ کے ایم ڈی کے رہائشیوں کی جانب سے متعدی امراض کی روک تھام اور کنٹرول کے حوالے سے ایک پوسٹر پریزنٹیشن بھی شامل تھی۔ اس کے بعد ہاتھ کی مناسب حفظان صحت، ORS (Organ Rehydration System) کی تیاری، مچھروں کی افزائش کی جگہوں کی روک تھام اور مچھروں کو بھگانے والی ادویات کے درست استعمال کا لائیو مظاہرہ کیا گیا۔ ایک انٹرایکٹو کوئز، ایک 'افسوس بمقابلہ حقائق' سیشن، اور ماہرانہ گفتگو نے متعدی بیماریوں کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کیا اور شرکاء کو سائنسی بصیرت فراہم کی۔ ماہرین کی گفتگو کے دوران مون سون میں ہونے والے عام انفیکشن کی جلد شناخت، بروقت طبی مشاورت، اینٹی بائیوٹکس کا درست استعمال، جراثیم کش مزاحمت اور خاندانی اور کمیونٹی کی سطح پر اپنائے جانے والے آسان احتیاطی تدابیر پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اپنے اختتامی خطاب میں، ڈاکٹر شیتل ورما، ایڈیشنل پروفیسر، مائیکرو بیالوجی ڈیپارٹمنٹ نے کہا کہ مانسون کے موسم میں بخار کے پہلے 24 گھنٹے بہت اہم ہوتے ہیں۔ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ مسلسل بخار کو نظرانداز نہ کریں اور خود ادویات سے پرہیز کریں۔ اس نے کافی مقدار میں سیال پینے، اینٹی بائیوٹک کے غیر ضروری استعمال سے گریز کرنے اور بروقت طبی معائنہ کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ بروقت جانچ ڈینگی، ملیریا، ٹائیفائیڈ، لیپٹوسپائروسس اور وائرل انفیکشن کی درست تشخیص کی اجازت دیتی ہے، جس سے مناسب علاج کے بروقت آغاز اور سنگین پیچیدگیوں سے بچا جا سکتا ہے۔ پروفیسر آر کے کلیان، پروفیسر پرشانت گپتا، ڈاکٹر پارول جین، ڈاکٹر سوروچی شکلا، ڈاکٹر سودھا کیسروانی، ڈاکٹر سرودیا ترپاٹھی کے علاوہ شعبہ کے فیکلٹی ممبران، ریزیڈنٹ ڈاکٹر، طلباء، سائنسدان، محققین اور عملہ اس تقریب میں موجود تھا۔ تقریب تمام شرکاء کی بھرپور شرکت کے ساتھ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ پروگرام کے آخر میں، مائیکرو بیالوجی ڈیپارٹمنٹ نے عام لوگوں سے اپیل کی کہ وہ سادہ مگر مؤثر عادات اپنائیں جیسے کہ مون سون کے دوران گھر کے اندر اور اردگرد کھڑے پانی کو نکالنا، ہاتھ کی صفائی کو برقرار رکھنا، محفوظ خوراک اور پینے کے صاف پانی کا استعمال، خود ادویات سے پرہیز اور بخار اور دیگر انتباہی علامات کی صورت میں بروقت طبی مشورہ لینا۔ پروگرام کا اختتام ایک صحت مند، محفوظ اور باشعور معاشرے کی تعمیر کے اجتماعی عہد کے ساتھ ہوا۔ مون سون کی حفاظت آپ کی ذمہ داری ہے۔متعدی بیماریوں سے بچاؤ ہماری ترجیح ہے۔

بزمِ خواتین کے زیرِ اہتمام ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی برسی پر تعزیتی اجلاس اور مفت ڈینٹل کیمپ کا انعقاد

لکھنؤ: بزمِ خواتین کے زیرِ اہتمام آج فرنگی محل چوک پر بھارت کے سابق صدر اور "میزائل مین" ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی برسی کے موقع پر ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ مقررین نے ڈاکٹر عبدالکلام کی سائنسی خدمات، قومی کردار اور ان کی بے مثال شخصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آج ہندوستانی مسلمانوں کو ڈاکٹر عبدالکلام جیسے کرداروں کی ضرورت ہے جو دنیا اور آخرت دونوں کو ساتھ لے کر چلنے کا عملی نمونہ تھے۔ بزمِ خواتین کی صدر بیگم شہناز سدرت نے اپنے خطاب میں کہا کہ آزادی کے بعد سے مسلمانوں کا قیمتی وقت نام نہاد سیکولر سیاسی جماعتوں پر اعتماد کرتے ہوئے ضائع ہوا، جبکہ یہی وقت قوم کی تعلیمی، سماجی اور معاشی ترقی پر صرف ہونا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا کہ آج قوم جن حالات سے دوچار ہے، اس کے لیے وہ تمام سیاسی جماعتیں ذمہ دار ہیں جو خود کو مسلمانوں کا ہمدرد کہتی رہی ہیں، تاہم اس سے بھی زیادہ ذمہ داری ان مسلم قائدین پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے اقتدار میں رہتے ہوئے قومی مفاد کے بجائے اپنے ذاتی اور سیاسی مفادات کو ترجیح دی۔ انہوں نے موجودہ حالات کو نہایت نازک قرار دیتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ جذبات کے بجائے عقل ودانش سے فیصلے کریں اور بھیڑ کا حصہ بننے کے بجائے بصیرت کے ساتھ اپنے مستقبل کا تعین کریں۔ اس موقع پر بزمِ خواتین کی سینئر رکن اقراء رئیس جعفری کی کنوینر شپ میں ایک مفت ڈینٹل کیمپ بھی منعقد کیا گیا، جس میں ڈاکٹر محمد عامر، ڈاکٹر زیبا آمرین، ڈاکٹر فروغ عالم اور ڈاکٹر نبیلہ ابراہیم نے بڑی تعداد میں خواتین اور بچوں کے دانتوں کا معائنہ کیا اور مفت ادویات تقسیم کیں۔ تقریب کی نظامت نشت حیات اللہ نے انجام دی۔ اس موقع پر انور جہاں، رضوانہ مجید، چاند عثمانی، ڈاکٹر کلکرنی سمیت متعدد معزز شخصیات موجود تھیں۔

لکھنؤ میں اونچے ٹاور پر چڑھ کر چلانے لگی آگرہ سے آئی خاتون، پولیس پر مارپیٹ اور پیسے چھیننے کا لگایا الزام

لکھنؤ: یکم اگست (پی این ایس) اتر پردیش کے مختلف اضلاع میں تعینات پولیس افسران کے ساتھ بدتمیزی کے کئی معاملے مسلسل سامنے آرہے ہیں۔ ہفتہ کی صبح لکھنؤ میں بھی ایسا ہی ایک معاملہ پیش آیا، جب آگرہ کی ایک خاتون، جو لکھنؤ پہنچی تھی، حضرت گنج میں پارک روڈ پر واقع ایک ٹاور پر چڑھ گئی، اور پولیس پر سنگین الزامات لگائے۔ ٹاور پر خاتون کو دیکھ کر راہگیروں میں کھلبلی مچ گئی۔ پولیس اور فائر فائٹرز جائے وقوعہ پر پہنچے اور اسے پرسکون کیا اور اسے نیچے لایا گیا۔ آگرہ کے کنٹونمنٹ علاقے کے شیام وہار چھوٹی کالونی کی رہنے والی تلسی نامی خاتون ٹاور پر چڑھ گئی۔ وہ اسٹیل پلیٹ فارم پر بیٹھ کر چلاتی رہی۔ اس کا نابالغ بیٹا ٹاور کے نیچے کھڑا رہا۔ بتایا جاتا ہے کہ خاتون آگرہ پولیس کے خلاف شکایت لے کر وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ سے ملنے لکھنؤ آئی تھی۔ خاتون کا دعویٰ ہے کہ آگرہ پولیس نے اس کے بچے سے پیسے چھین لیے اور اسے مارا پیٹا۔ متاثرہ لڑکی کا دعویٰ ہے کہ اس نے اپنے بچے کو کچھ سامان لینے آگرہ کے ریلوے اسٹیشن پر بھیجا تھا۔ واقعے کے دوران، پولیس نے اس کے بچے پر چوری کا جھوٹا الزام لگایا، اسے مارا پیٹا، 2000 روپے چھین لیے، اور اس کا موبائل فون توڑ دیا۔ خاتون نے احتجاج کیا تو انہوں نے اسے جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کی دھمکی دی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی حضرت گنج انسپکٹر وکرم سنگھ پولیس کے ساتھ پہنچے۔ فائر بریگیڈ کی کافی ترغیب اور مدد کے بعد خاتون کو بحفاظت نیچے لایا گیا۔

مئو میں ایئرگن سے بندر کی موت، ملزم گرفتار، لاش کو سینے سے چمٹائے بیٹھی رہی بندریا

مئو: یکم اگست (پی این ایس) ضلع کے گھوسی تھانہ علاقے کے رگھولی گاؤں سے انسانیت اور حساسیت کو ہلا دینے والا ایک دلخراش معاملہ سامنے آیا ہے۔ یہاں معصوم بندر کی ایئرگن سے گولی مار کر ہلاک کرنے کے بعد اس کی ماں اپنی گود میں مردہ بچے کو گھنٹوں چمٹائے رہی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود ہر شخص کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ عینی شاہدین کے مطابق مادہ بندر واردات کے بعد اپنے مردہ بچے کو چھوڑنے کو بالکل تیار نہیں تھی۔ اس نے نہ کھایا اور نہ پانی پیا۔ گاؤں والوں نے کافی دیر تک اسے تسلی دینے کی کوشش کی لیکن اس نے اپنے بچے کو چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ ماں اور اس کے مردہ بچے کے درمیان یہ جذباتی منظر پورے گاؤں میں موضوع بحث بن گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ گاؤں کے امرود کے باغ میں ملزم کی جانب سے ایئرگن سے کئے شاٹ سے معصوم بندر شدید زخمی ہوگیا۔ بندر مادہ بندر کی آنکھوں کے سامنے تڑپتا رہا اور کچھ ہی دیر بعد مر گیا۔ بچے کی موت کے بعد بندروں کی بڑی تعداد جائے وقوعہ پر جمع ہوگئی جس سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی گھوسی کوتوالی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور فوری طور پر محکمہ جنگلات کو اطلاع دی۔ پولیس اور محکمہ جنگلات کی ایک مشترکہ ٹیم نے گاؤں والوں کی مدد سے مردہ بندر کی لاش برآمد کی۔ رسمی کارروائیوں اور پوسٹ مارٹم کے بعد بندر کو پورے احترام کے ساتھ دوہری گھاٹ پر ندی کے کنارے سپرد خاک کر دیا گیا۔ سی او گھوسی جتیندر کمار سنگھ نے بتایا کہ پولیس کو اطلاع ملی کہ رگھولی گاؤں میں کسی نے بندر کے بچے کو ایئرگن سے گولی ماردی ہے جس کے نتیجے میں اس کی موت ہوگئی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس فوراً جائے وقوعہ پر پہنچ گئی۔